راحت القلوب

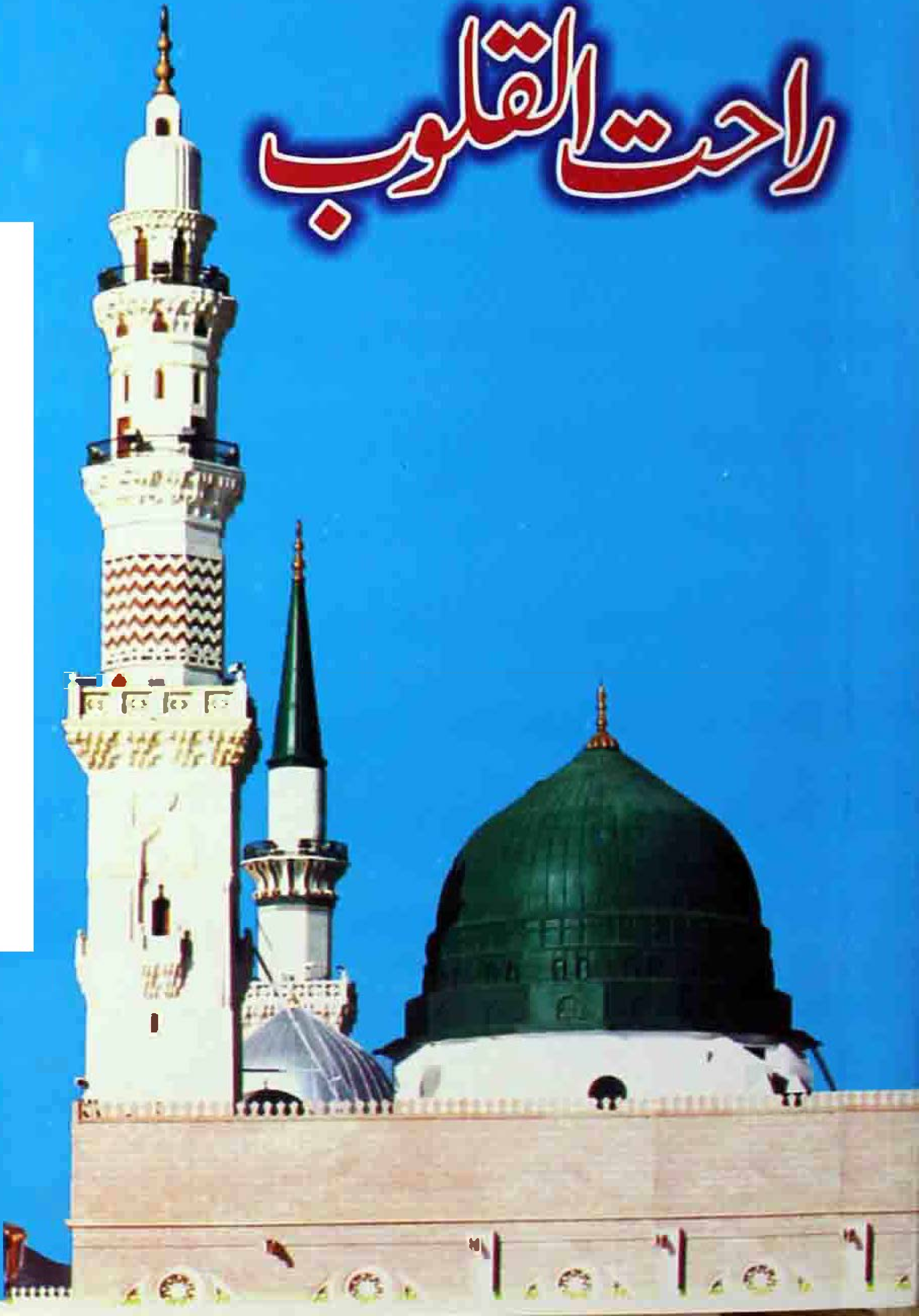

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے ایمان والو! حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو

راحت القلوب

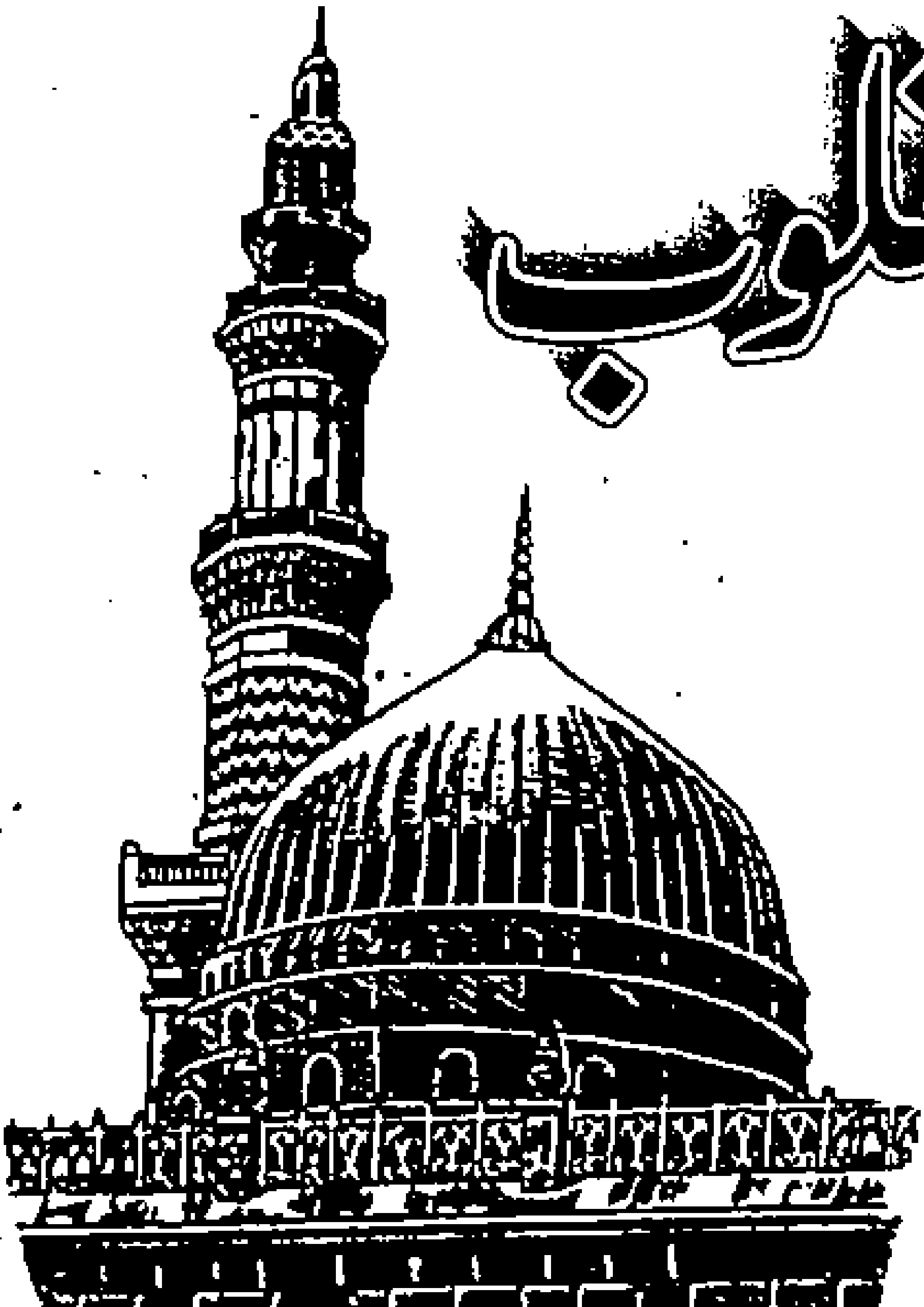

مؤلفہ

پروفیسر حاجی ارشاد علی

ایم۔ ایس سی (ریاضی)

گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں

نام کتاب ـــــــــــ راحت القلوب
مؤلف ـــــــــــ پروفیسر حاجی ارشاد علی
ایم۔ایس سی (ریاضی)
کمپوزنگ ـــــــــــ عرفات کمپیوٹر لائنز میاں چنوں
مطبع ـــــــــــ شیر ربانی پرنٹنگ پریس ملتان
اشاعت اوّل ـــــــــــ اگست 1995ء (ایک ہزار)
اشاعت دوم ـــــــــــ جنوری 1996ء (ایک ہزار)
اشاعت سوم ـــــــــــ اگست 1996ء (ایک ہزار)
اشاعت چہارم ـــــــــــ جولائی 1997ء (ایک ہزار)
اشاعت پنجم ـــــــــــ جون 1998ء (ایک ہزار)
اشاعت ششم ـــــــــــ مئی 1999ء (ایک ہزار)
اشاعت ہفتم ـــــــــــ اپریل 2000ء (دو ہزار)
اشاعت ہشتم ـــــــــــ جون 2002ء (ایک ہزار)
اشاعت نہم ـــــــــــ جولائی 2003ء (دو ہزار)
اشاعت دہم ـــــــــــ اپریل 2004ء (دو ہزار)
ہدیہ ـــــــــــ فی سبیل اللہ

نوٹ:- (۱) اگر کوئی صاحب اس کتاب کو لینے کا خواہش مند ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کر کے یا خط تحریر کر کے یہ کتاب مفت طلب کر سکتے ہیں۔

دیگر شہروں کے حضرات مؤلف کی تالیف کردہ دیگر کتب کا سیٹ منگوانے کیلئے ڈاک خرچ (مبلغ-/15 روپے کے ڈاک ٹکٹ) ارسال کریں۔

(۲) ہر سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر پروفیسر حاجی ارشاد علی کی تالیف کردہ کتب ہزاروں کی تعداد میں اہالیان میاں چنوں کو بطور تحفہ دی جاتی ہیں۔

پروفیسر حاجی ارشاد علی (شعبہ ریاضی)
گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون
1	پیش لفظ
4	پہلا باب: درود شریف کا حکم مقاصد اور اہمیت
9	دوسرا باب: درود شریف کے فوائد اور برکات
16	تیسرا باب: فضائل درود شریف (احادیث کی روشنی میں)
	چوتھا باب: فضائل درود شریف کے بارے میں صحابہ کرام اور
24	اولیائے کرام کے اقوال مبارکہ
32	پانچواں باب: درود شریف کے فضائل و برکات کے متعلق حکایات
67	چھٹا باب: درود شریف پڑھنے کے آداب
70	ساتواں باب: برکات درود شریف
70	حضور اکرم ﷺ سے منسوب درود شریف
78	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منسوب درود شریف
82	درود فقری
83	درود مقرب
84	درود مشاہدہ
84	درود انعام
85	درود ابن کثیر

درود امام شافعی	86
درود حضوری	86
درود تاج	87
درود مصطفیٰ ﷺ	91
درود کشف	92
درود تعلق	92
درود فوائد کثیرہ	93
درود غوثیہ	95
درود قدسی	97
درود قرآنی	98
درود محمود	99
درود روحی	99
آٹھواں باب: مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اطہر	102
نواں باب: روضہ اطہر پر حاضری کے آداب	106
دسواں باب: روضہ اطہر پر زائرین کے مشاہدات و واقعات	113
گیارہواں باب: عشق مصطفےٰ ﷺ	126

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحۡمَةً اللِّلۡعَالَمِیۡنَ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں اور ہر طرح کا درود وسلام حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی کیلئے ہے کہ جنہیں اللہ عزوجل نے سب سے برگزیدہ ہستی اور محبوب قرار دیا۔ حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس تمام بنی نوع انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت کا راستہ دکھایا۔ انسان کو پستی سے نکال کر بلندی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اور معرفت الٰہی سے ان کو وہ قوت حاصل ہوئی کہ جہاں تک ممکن ہوا وہ منتہاء کو پہنچ گئے۔ ایمان والوں کے دل جگمگا اٹھے۔ شکوک وشبہات کے بادلوں کی گھٹاؤں کو اس طرح دور فرمایا جیسے چودھویں کا چاند دنیا کو منور کرتا ہے۔

انسان کو جو عظمت اور عزت ملی ہے وہ حضور اکرم ﷺ کی وساطت سے ہی ملی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے اس احسان کا شکریہ ادا کرے اور شکریہ ادا کرنے اور اپنے پروردگار کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور اقدس ﷺ پر درود پاک کا تحفہ بھیجنا ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہم جتنی کثرت سے درود پاک بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہمارے لئے کثرت رحمت کو لازم فرمادیں گے۔

بندہ ناچیز نے مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو درود پاک پڑھنے کی طرف راغب کرنے کیلئے درود شریف کے فضائل و برکات کے بارے میں 1994ء میں ''انوار القلوب'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کی تھی۔ جس کے تقریباً سولہ ہزار نسخے شائع کروا کر مسلمانوں میں مفت تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ جس دن بندہ ناچیز کی پہلی کتاب

''انوار القلوب'' مکمل ہوگئی اور اسے شائع کروانے کیلئے چھاپہ خانہ کے حوالے کر دیا اسی رات بندہ ناچیز کو خواب میں آئندہ سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کی بشارت دی گئی۔

حالانکہ بندہ ناچیز کو تیسری مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد سعودی عرب سے آئے ہوئے ابھی ساڑھے تین ماہ ہی ہوئے تھے۔اس کے بعد بندہ ناچیز کے دل میں درود پاک کے فضائل و برکات کے بارے میں ایک اور کتاب تالیف کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور اکرم ﷺ کی خصوصی عنایت وشفقت کی بدولت بندہ ناچیز کی تالیف کردہ یہ دوسری کتاب چوتھی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے سے پہلے ہی مکمل ہوگئی اور بندہ ناچیز یہ کتاب مکمل کر کے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے مکہ معظّمہ روانہ ہوگیا اور مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ اطہر پر چوتھی مرتبہ حاضری دی۔ یہاں سرکار دو عالم ﷺ نے بندہ ناچیز پر خصوصی شفقت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور اکرم ﷺ کے خصوصی کرم کی بدولت احقر شب و روز اپنے مشن کی تکمیل کیلئے کوشاں ہے۔بندہ ناچیز کے مشن میں غریب اور مستحق طلباء کی مالی امداد اور کالج کے تمام مستحق طلباء کو نئی درسی اور امدادی کتب کی مفت فراہمی شامل ہے۔احقر کی دلی خواہش ہے کہ کالج کا کوئی غریب طالب علم محض غربت کی بنا پر تعلیم حاصل کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔

اسکے علاوہ بندہ ناچیز کے مشن میں نوجوان طلباء کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی محبت پیدا کرنا اور ان کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف راغب کرنا شامل ہے۔ اسی مقصد کے حصول کیلئے بندہ ناچیز ہر سال اپنے کالج کے طلباء کے مابین کثرت سے درود شریف پڑھنے کے مقابلے کروانے کا اہتمام کرتا ہے جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے انعامات کے علاوہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے تبرکات بھی دیئے جاتے ہیں۔

طلباء کو پابندی سے روزانہ پانچوں وقت کی فرض نماز ادا کرنے کی طرف راغب

کرنا بھی احقر کے مشن میں شامل ہے۔اسی مقصد کے حصول کیلئے احقر ہر سال اپنے کالج کے طلباء کے مابین ''مقابلہ پابندی صلوٰۃ'' کا اہتمام کرتا ہے۔اسی مقابلے کی بدولت اب تک بہت سے نوجوان جو پہلے غفلت اور لاپرواہی کی بنا پر نماز نہیں پڑھتے تھے اب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پابندی سے تمام نمازیں ادا کر رہے ہیں۔

بندہ ناچیز کی دلی خواہش ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوانوں کے دلوں میں درود شریف پڑھنے کا شوق اور حضور اکرم ﷺ کی محبت پیدا ہو۔اسی مقصد کے حصول کیلئے درود شریف کے فضائل و برکات کے بارے میں ہر سال پمفلٹ طلباء میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔بندہ ناچیز کی تالیف کردہ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔یہ کتاب محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کے حصول کیلئے شائع کروائی جا رہی ہے۔اس لئے اس کا کوئی ہدیہ نہیں ہے۔

یہ کتاب مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی محبت پیدا کرنے اور درود شریف پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کیلئے لکھی گئی ہے۔اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ہر مسلمان خود محسوس کرے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بندہ ناچیز کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم سب مسلمانوں کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی محبت پیدا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ارشاد علی (ایم۔ایس سی)

شعبہ ریاضی

گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں

باب 1

درود شریف کا حکم، مقاصد اور اہمیت

حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ آپ سید الانبیاء ہیں۔ حبیب کبریا ہیں۔ رحمتہ اللعالمین ہیں۔ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ محبوب کی ہر وقت تعریف کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب کی تخلیق فرمائی تو پھر اپنے محبوب کی تعریف میں مصروف ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود بھیجنے لگا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی محبت میں منتہیٰ پر پہنچا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق یعنی فرشتوں اور انسانوں کو بھی حکم دے دیا کہ تم بھی میرے محبوب کی تعریف میں لگ جاؤ جس طرح میں تعریف کر رہا ہوں۔ اس حکم کے تحت انسانوں کیلئے حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ضروری ٹھہرا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور پیغمبر کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان اور عظمت سے نوازا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عظمت اور عزت عطا فرمائی کہ فرشتوں نے ان کے سامنے سجدہ کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا اور ان کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا پھر حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ میرا سچا نبی ہے جن کا میں نے درجہ بلند کیا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کو اصحاب بصیرت میں شمار کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثل حسن سے نوازا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باکمال معجزات عنایت کیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام کا شرف بخشا۔ گویا ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مگر حضور ﷺ کو سب سے اعلیٰ یہ اعزاز دیا کہ ان کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ شامل کیا اور ان پر خود درود پڑھنا اپنا شعار بنا لیا۔ قرآن مجید میں سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے اپنے نبی مکرم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

یہ آیت کریمہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان کے مہینے میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ سے اس آیت کریمہ کا مطلب اور تفصیل دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں ہزاروں خزانے مخفی ہیں۔ درود پاک پڑھنے سے اہل ایمان کے دل منور ہو جائیں گے۔ دونوں جہانوں میں بے پناہ ثواب حاصل ہوگا۔ میری شفاعت درود پاک پڑھنے والے شخص پر واجب ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص خلوص و محبت سے ایک بار درود پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے گھر میں دس برکات نازل فرمائے گا۔ وہ شخص اہل نور سے ہوگا۔ اور جنت اس شخص کیلئے چشم براہ ہوگی۔ غرضیکہ درود پاک پڑھنے والے کو بے پناہ مخفی اسرار و رموز حاصل ہوں گے۔ اور درود پاک کو متواتر پڑھنے والے کا دل روشن ہو جائے گا۔ رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجنا حضور ﷺ کی امت پر واجب کیا گیا ہے۔ جبکہ حضور ﷺ سے پہلی امتوں پر یہ واجب نہ تھا کہ وہ اپنے پیغمبروں پر درود بھیجیں۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بعد انسانوں پر جس شخصیت کا سب سے زیادہ احسان ہے اور آخرت میں جس کا سب سے زیادہ کرم ہوگا وہ خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر اس شخص کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ جس نے ہم پر کوئی احسان کیا ہو لیکن حضور اقدس ﷺ کے احسان کے بدلہ میں ہم سے کوئی احسان کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا ہم عاجز محض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عجز و بے بسی کو دیکھتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کے احسان کے بدلے میں ہم کو آپ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ! آپ حضور ﷺ پر اور ان کی آل پر درود بھیجئے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حضور اقدس ﷺ پاک ہیں۔ اس لئے ہم اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے درخواست کرتے ہیں کہ پاکیزہ نبی ﷺ کے شایان شان رحمت (درود) پہنچے۔ یعنی ہم اعتراف عجز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہی اپنے محبوب کی شان اور قدر و منزلت کو صحیح طرح جانتا ہے۔ اس لئے تو ہماری طرف سے اپنے محبوب پر صلوٰۃ بھیج جو ان کی شایان شان ہو۔ لہٰذا اللہ جل شانہٗ کی طرف نسبت حقیقی ہوتی ہے اور بندہ کی طرف نسبت مجازی۔ ہمیں چاہیئے کہ کثرت سے درود پاک پڑھیں۔ تاکہ ہمارا مرتبہ بلند ہو جائے اور حضور اقدس ﷺ سے قربت حاصل ہو جائے تاکہ ہم اس حدیث کے صحیح مصداق بن جائیں کہ تم میں سے کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ سے، اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

حضرت عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ انہوں نے اس کی دلیل یہ دی ہے کہ تمام عبادات کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے۔ مگر ان عبادات میں اپنے بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ خود شریک نہیں ہوئے۔ درود پاک ایک ایسا فعل ہے جس میں اللہ تعالیٰ بذات خود اس میں شریک ہیں اور فرشتوں اور انسانوں کو بھی درود پاک پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔

گذشتہ صفحات میں قرآن مجید کی جو آیت کریمہ لکھی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو درود پاک پڑھنے کا جو حکم دیا ہے۔ علماء کرام کی رائے میں یہ حکم واجب کا مقام رکھتا ہے لیکن علماء کرام نے درود پاک کی تعداد پر اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ساری عمر میں ایک بار درود پاک پڑھنا واجب ہے اور اسے بار بار پڑھنا مستحب ہے

جس طرح کلمہ توحید ایک بار پڑھنا واجب ہے لیکن علماء کرام کا ایک اور طبقہ کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک نام جب بھی سنا جائے تو ایک بار درود پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ وہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں یُصَلُّوْنَ صیغہ مضارع فرمایا ہے جس سے تکرار، استمرار اور دوام کا حکم ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ درود پاک پڑھتا ہے اور درود شریف پڑھنے کا عمل دائمی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا ذکر ہمیشہ کرتے ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات خود کرے اس کے مرتبہ اور شان سے کون مل سکتا ہے۔ جو لوگ درود و سلام پڑھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ مومن بھی استمرار اور تکرار کے ساتھ درود پاک پڑھے اور اپنی زبان کو ہمیشہ درود مصطفیٰ ﷺ سے تر رکھے۔

معارج النبوت حصہ اول میں تحریر ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک سرکار دوعالم ﷺ پر ہر وقت درود پاک پڑھنا لازم ہے۔ حضرت امام کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ چیز عمر میں ایک بار واجب ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک جس وقت بھی حضور اقدس ﷺ کا نام لیا جائے یا سنا جائے درود پاک پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ وہ اس سلسلے میں اس حدیث پاک سے رائے قائم کرتے ہیں جس میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

بعض بزرگان دین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نبی پاک ﷺ پر درود و سلام پڑھنے میں یہ حکمت بیان کی جاتی ہے کہ جب ملائکہ کو سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کروایا گیا تو انہیں یہ گمان پیدا ہوا کہ شاید حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک ہونے کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ پر فضیلت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مخاطب فرماتے ہوئے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت کو ان پر درود بھیج کر ممتاز اور نمایاں کر دوں گا۔ اب

تمہیں بھی حکم دیتا ہوں کہ تم بھی میرے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھو۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک بار سجدہ کیا تھا لیکن ملائکہ کو حکم دیا گیا کہ تم اور تمام مومنین ازل سے ابد تک میرے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھو۔

حضور اکرم ﷺ پر درود پاک بھیجنے کی دوسری حکمت یہ ہے اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب پر درود پاک بھیج رہا ہے۔ اس لیے مومنین کیلئے تو اللہ تعالیٰ کی نسبت درود پاک پڑھنا زیادہ ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔

معارج النبوت میں ہے کہ فرشتوں کو درود پاک پڑھانے میں یہ حکمت تھی کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی قدر و منزلت سے آگاہ کر دیا جائے اور وہ اپنے آپ کو حضور اکرم ﷺ کا خادم، مطیع اور فرمانبردار سمجھنے لگیں۔

حضور اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی حکمت امتیوں کیلئے علماء کرام کی رائے میں یہ تھی کہ علماء کرام کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ اس طرح حضور اکرم ﷺ کے حقوق کی ادائیگی ہو جاتی ہے جبکہ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ اس طرح حضور اکرم ﷺ کا حق شفاعت مسلمانوں پر مستحکم ہو جاتا ہے۔ اس بات کا اشارہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

ریاض الانس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو شفیع امت بنایا ہے۔ قیامت کے دن آپ امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ آج اس عالم آخرت کی شفاعت کے حصول کیلئے دنیا میں آپ کی امت درود پاک پڑھ کر اس شفاعت کا حق ادا کرتی ہے۔ درود پاک کی قبولیت روز قیامت کی شفاعت کا حق بیعانہ ہے جو بارگاہ رب العزت میں جمع رہے گا۔

حضور اکرم ﷺ کے امت پر اتنے زیادہ احسانات ہیں کہ ساری امت مل کر بھی اس کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ حضور اکرم ﷺ کے ذریعے اللہ جل شانہ نے ہم کو ہلاکت سے بچالیا ہم کو بہترین امت پیدا فرمایا۔ اب امت کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود شریف پڑھیں۔ کیونکہ اس کے ذریعے ہی ہم رضائے الٰہی حاصل کر سکتے ہیں۔ خیر و ہدایت کے راستے کی طرف حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہی رہبری فرمانے والی ہے۔ اگر آج ہم نے دنیا میں اپنے نبی کریم ﷺ کے احسان کو یاد نہ کیا اور درود پاک پڑھنے میں غفلت اور لاپرواہی برتی تو کل قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کی نگاہ رحمت بھی ہمیں نظر انداز کر دے گی کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود پاک ہی ذریعہ نجات اور باعث اعزاز و اکرام ہے۔

گر شرع محمدی لوائے تو بود
ہر لحظہ درود او نوائے تو بود
امروز درود احمدی گو کہ ترا
فردا چمن جنان سرائے تو بود

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

باب 2

درود شریف کے فوائد و برکات

احقر نے درود شریف کے فضائل کے بارے میں اپنی پہلی تالیف کردہ کتاب ''انوار القلوب'' میں درود شریف کے بے شمار فوائد و برکات تفصیل کے ساتھ درج کیے تھے۔ اب اس کتاب میں بھی درود شریف کے مزید فوائد و برکات تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں درود شریف پڑھنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔ یہ درود تمہاری زکوٰۃ ہے۔ جس طرح مال کی زکوٰۃ دینے سے اس مال میں برکت پڑ جاتی ہے اور وہ مال آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح درود پاک پڑھنے والے کا جسم و جان پاک، محفوظ اور بابرکت ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص دنیا کی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

درود شریف کی برکت سے سختیاں ٹلتی ہیں۔ بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ خوف مٹتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ ملائکہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ انسان مفرح الحال ہو جاتا ہے۔ درود شریف کی برکت سے اولاد در اولاد تا طبقہ چہارم تک برکتیں پیدا ہوتی ہیں۔

درود شریف دلوں کا نور ہے۔ جس سے نیکیاں جگمگا اٹھتی ہیں اور ان نیکیوں کی قبولیت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر ان نیکیوں پر ثابت قدمی ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس نور سے ایک نور حسی پیدا فرماتا ہے یہ نور قبر میں، پل صراط پر غرضیکہ ہر جگہ مددگار ہوتا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اس طرح درود پاک کا نور گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے والے کا دل نفاق و بخل کی میل سے پاک ہو جاتا ہے

اوراس کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے سے گناہوں سے نجات ملتی ہےاور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو سخت مصائب یا تفکرات کا سامنا ہو۔ تنگدستی غالب آ جائے اسے چاہیے کہ کثرت سے درود پاک کا ورد کرے۔ درود پاک پڑھنے سے حضور نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر کام میں برکات نازل ہوتی ہیں اور دنیا کے تمام کام آسان ہوتے رہتے ہیں۔

خواجہ حضرمی کے پیرو مرشد نے جب انہیں الوداع کیا تو فرمانے لگے کہ ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا کیونکہ درود شریف فقر کی سیڑھی ہے۔ درود شریف سلوک کا معراج ہے۔ اس کے بغیر بلندیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ درود پاک کا نور دل کی سیاہیوں کو دور کر دیتا ہے۔ طالب اس کی روشنی میں قدم آگے بڑھاتا رہتا ہے اور دن بدن قرب خداوندی حاصل ہوتا جاتا ہےاور رسول اللہ کے قرب بھی نصیب ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالعباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ کیا میں قرآن مجید کی تلاوت زیادہ کروں یا درود پاک زیادہ پڑھوں؟ آپ نے فرمایا قرآن کا قرآن تو درود ہے فرقان کا فرقان تو درود ہےاس لئے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے والا اگر غیروں کی محبت دل سے دور کر دے تو اس کے دل میں حسی نور کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔ وہ حقائق پر غور کرنا شروع کر دیتا ہےاور حقائق کو پالیتا ہےاور درود کے کے نور کی بدولت اس کے ساتھ زندگی کی راہیں روشن ہو جاتی ہیں۔ وہ اس نور کی برکت سے حق کو پہچاننا شروع کر دیتا ہےاور باطل کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ جس طرح صاف وشفاف شیشے میں ہر چیز دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسے ہی اس نور کی برکت سے اچھے برے کی تمیز ہو جاتی ہے۔ اس کی خواہشات نفسانی دور ہو جاتی ہےاوراس کے دل میں یقین کی قوت بڑھنے لگتی ہے۔ نفس امارہ اور نفس لوامہ کی قوتیں کمزور پڑنے لگتی ہیں اور وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہےاور نفس مطمئنہ کو قوت حاصل ہو جاتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا بلکہ شریعت کے مطابق صراط مستقیم پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے دل میں نیکی کے کام

کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسے برائی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ زرِ خالص کی طرح چمکتا ہے۔ اس مقام پر اس پر رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے اور دولت سکینہ حاصل ہوتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے سے دل اور روح زندہ ہوتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کثرت سے درود پاک پڑھے گا وہ میرے انتہائی قریب ہو گا۔ چنانچہ درود و سلام کی کثرت سے انسان حضور اکرم ﷺ کی قربت حاصل کرتا جاتا ہے اور دن بدن حضور اقدس ﷺ کی محبت کے اثرات وارد ہونے لگتے ہیں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے جمال باکمال کے بغیر دل کو صبر و قرار نہیں آتا۔ دل میں ہر وقت تصور رسول رہتا ہے۔ یہ تصور مرشد کامل کی طرح رہنمائی کرتا ہے۔ شیخ سنوسی رحمتہ اللہ علیہ ''صغراوی'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض ایسے صوفیائے کرام دیکھے ہیں جنہیں مرشد کامل نہیں مل سکا مگر ایسے صوفیائے کرام نے کثرت درود سے وہی مقام حاصل کئے جو مرشد کامل کی راہنمائی میں حاصل ہوتے ہیں۔

مدارج النبوت جلد دوئم میں تحریر ہے کہ ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت میرے دل اور روح میں سمائی ہوئی ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ مجھے میرے رونگٹوں میں بھی اس کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ میں یوں محسوس کرتا ہوں جس طرح ایک پیاسا سخت پیاس کے عالم میں پانی کی ٹھنڈک پاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر کثرت اور متواتر درود پاک پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے وہ شخص بہت پسند ہے جو مجھے کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔ روزانہ بلاناغہ درود پاک پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ایک خاص نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں جس قدر اخلاص ہو گا اسی قدر قدر و منزلت بڑھے گی کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ درود پاک پڑھنے والے کو خود دیکھتے ہیں اور پھر نظر شفقت فرماتے ہیں لہٰذا جو شخص زیادہ وقت کیلئے درود پاک پڑھے گا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی نگاہِ شفقت کا زیادہ سے زیادہ مطمع نظر رہے گا۔ جس پر

حضور اکرم ﷺ کی نگاہ اکسیر پڑ جاتی ہے وہ ہر کھوٹ اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میرے عقیدے کے مطابق جو شخص ایک بار حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں صدق نیت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ وہ تمام گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔ صحابہ کرام کا طریقہ تھا کہ جس کسی سے سہواً حضور اقدس ﷺ پر درود پاک پڑھنا رہ جاتا تھا تو وہ غم سے اس طرح بیٹھ جاتا تھا جیسے کوئی ماتم ہو گیا ہو وہ کہتے کاش ہم اس محرومی کی بجائے مر جاتے تو بہتر ہوتا۔ (شفاء القلوب صفحہ نمبر 318)

ابو المواہب تیونسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔ کیا تم ایک لاکھ انسانوں کو بخشانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی۔ ''یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا'' آپ نے فرمایا ''تم نے ایک لاکھ بار درود پڑھا ہے اس کے اجر میں ایک لاکھ انسانوں کی بخشش کرا سکتے ہو۔'' درود پاک کثرت سے پڑھنے سے اہوال قیامت سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ سکرات موت میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ روزگار کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ دنیا کے مہلکات سے خلاصی ملتی ہے۔ بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں۔ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے شخص کو پل صراط سے گزرتے وقت نور حاصل ہو گا۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ سے مصافحہ نصیب ہو گا۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے شخص کو مرحبا کہتے ہیں اور ایسے شخص سے فرشتے بھی محبت کرتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے شخص کیلئے فرشتے بھی دعا اور مغفرت کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ فرشتے ایسے شخص کا گناہ لکھنے سے تین دن تک رکے رہتے ہیں کہ شاید یہ شخص توبہ کر لے۔

درود شریف پڑھنے والا شخص قیامت کے دن عرشِ معلی کے سایہ میں ہو گا اور اس کے نیک اعمال کا پلڑا درود شریف کی برکت سے بھاری ہو جائے گا۔ قیامت کے دن درود

پاک پڑھنے والا شخص پیاس سے بھی محفوظ رہے گا بہشت میں اس کو بہت زیادہ تعداد میں حوریں ملیں گی۔ ایسے شخص کو دنیا و آخرت میں رشد و ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ درود شریف پڑھنے والے شخص کا نام حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لیا جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص جس سے زیادہ محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی زیادہ کرتا رہتا ہے اور جس سے محبت ہو وہ میدان حشر میں بھی ساتھ ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کی قربت ہونے کیلئے درود شریف ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کیلئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ہے۔ درود پاک کثرت سے پڑھنے والے نبی کریم ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں۔ انہیں مقام برزخ میں سرکار دو عالم ﷺ سے صحبت حاصل ہے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں باریابی حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

سعادۃ الدارین میں ہے کہ شاہِ کونین ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اسے اپنے اور صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھالیا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ ذی مرتبہ شخص کون ہے؟ جب وہ شخص چلا گیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا ایک امتی ہے جو مجھ پر روزانہ درود پاک پڑھتا ہے۔ یہ شخص اس طرح مجھ پر درود بھیجتا ہے کہ کوئی شخص نہیں بھیجتا ہے اور یہ درود پاک پڑھنے میں کبھی ناغہ نہیں کرتا ہے۔

درود شریف ہی حضور اقدس ﷺ تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ درود پاک نور کی مشعل ہے۔ درود پاک ہی دل کی طہارت کا ذریعہ ہے۔ درود پاک سے دل کی سیاہیاں دھل جاتی ہیں۔ درود شریف ہی سے گناہوں کی آلائشیں ختم ہو جاتی ہیں۔ درود پاک ہی وہ اکسیر ہے جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ انسان کا دل اخلاص اور فیضان الٰہی کا مقام ہے اگر یہی دل غیر اللہ اور غیر رسول کے ذکر میں مشغول ہوگا تو ہوا و ہوس کا نشانہ بن جائے گا اور انسان برائیوں اور سیاہ کاریوں میں ملوث ہو جائے گا۔

مولانا محمد نبی بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد حقانی کیلئے ضروری ہے کہ اپنے مرید صادق کو پہلے درود پاک کا نسخہ دے۔ حضور ﷺ کا ذکر مرید کے تن من میں

جاری کرادے۔ مرید کے دل میں حضور اقدس ﷺ کی محبت کے گلستان آباد کرے۔ درود پاک کے ذریعے حضور اقدس ﷺ کی محبت کو بیدار کرے اور صفات حمیدہ پیدا کرتا جائے۔ طالب کو حضور اکرم ﷺ کی محبت سے ہی مقام حاصل ہوسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کے بغیر نہ دل کی صفائی ہوتی ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

جس طرح صاف وشفاف پانی میں چاند اور سورج کا عکس جھلملاتا ہے اسی طرح اگر حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود وسلام کثرت سے بلاناغہ بھیجا جائے تو آپ کے اثرات درود پڑھنے والے دل ودماغ پر جھلملانے لگتے ہیں۔ تجلیات مدینہ میں تحریر ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا اللہ کے فرشتے بھی اعزاز واکرام کرتے ہیں اور اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں اور بارگاہ رب العزت سے اس کیلئے رحمت وعطوفت طلب کرتے ہیں اور جب تک وہ شخص درود پاک پڑھنے میں مشغول رہتا ہے۔ فرشتے اس کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ غرض کہ وہ ایک جنبشِ لب کی بدولت تمام عالم ملکوت میں محبوب اور پیارا بن جاتا ہے۔ درود پاک کے علاوہ دوسرے وظیفوں کی قبولیت کی کئی شرطیں پوری نہ کرلی جائیں وظیفہ قبول نہیں ہوتا۔ صرف درود پاک ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہر صورت میں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دس بار درود پڑھے گا تو اس پر آسمان اول کے فرشتے سو بار درود پڑھتے ہیں۔ آسمان دوم کے فرشتے دوسو بار درود پڑھتے ہیں۔ تیسرے آسمان والے فرشتے تین ہزار بار درود پڑھتے ہیں۔ چوتھے آسمان والے چار ہزار بار۔ پنجم آسمان والے پانچ ہزار بار۔ چھٹے آسمان والے چھ ہزار بار اور ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درود پڑھتے ہیں اور یہ فضائل اس کے نامہ اعمال میں لکھ لیے جاتے ہیں ان درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کردیتا ہے۔

(از شفاء القلوب)

بے سر بلندم احسان دوست
دل و جان من ہردو قربان دوست

ترجمہ:- میں اپنے محبوب کے احسان سے نہایت سربلند ہوں۔ میرے دل اور جان دونوں اس پر قربان ہوں۔

جو شخص بھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے آپ اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کے جواب سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو یہ اس کی اپنی کوتاہی اور نارسائی ہے۔ ورنہ اہل اللہ تو خود حضور اکرم ﷺ کا جواب بھی سنتے ہیں سلام کا جواب کوئی مخصوص لوگوں کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ ہر عام سے عام انسان بھی حضور ﷺ سے سلام کا جواب پاتا ہے۔

ورد جس نے کیا درود شریف
خوب دل سے پڑھا درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی
ہے عجب کیمیا' درود شریف

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

باب 3

فضائل درود شریف (احادیث کی روشنی میں)

درود شریف ایک انمول نعمت ہے جس کی فضیلت بے پناہ ہے۔ فضائل درود شریف کے بارے میں احقر نے پہلی تالیف کردہ کتاب "انوار القلوب" میں چالیس احادیث مبارکہ تحریر کی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات عالیہ میں سے چند مزید ارشادات یہاں تحریر کئے جاتے ہیں جن میں درود پاک کے فضائل بیان کئے گئے ہیں تاکہ مسلمانوں میں درود پاک کثرت سے پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

حدیث 1: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔ "جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔"
(مشکوٰۃ شریف۔ دلائل الخیرات)

حدیث 2:- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ۔ "جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔"

(القول البدیع)

حدیث 3:- نزہۃ المجالس میں یہ حدیث پاک نقل کی گئی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔ "جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے استغفار کرو یعنی اس کی بخشش کی دعائیں کرو۔"

(آب کوثر صفحہ نمبر ۵۶)

حدیث 4:- نزہۃ المجالس میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔

''یارسول اللہﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے۔جس کی چوڑائی تین سوسال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔اس قبہ مبارک میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور اکرمﷺ کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

(نزہتہ المجالس صفحہ نمبر ۱۱۱)

حدیث 5:- القول البدیع اور دلائل الخیرات میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے میری امت! تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا۔اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔''

(القول البدیع صفحہ نمبر ۱۲۶۔آب کوثر صفحہ نمبر ۶۲)

حدیث 6:- نزہتہ الناظرین اور دلائل الخیرات کانپوری سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ سرکار دو عالمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے۔رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔''

(آب کوثر صفحہ نمبر ۸۱)

حدیث 7:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ شریف)

حدیث 8:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کے لے جا کر اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندے کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کی لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

(فضائل درود شریف۔ مولانا زکریا) (نسائی)

حدیث 9:- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

(القول البدیع)

حدیث 10:- کشف الغمہ میں یہ حدیث ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اسے کبھی عذاب نہ دے گا"۔

(کشف الغمہ صفحہ نمبر ۲۶۹)

حدیث 11:- سعادت الدارین میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

حدیث 12:- کشف الغمہ میں یہ حدیث ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔"

(کشف الغمہ صفحہ نمبر ۲۷۱)

حدیث 13:- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ''میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' میں نے عرض کیا۔'' یارسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا'' ہاں! انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ رزق دیا جاتا ہے۔''

(ابن ماجہ۔ فضائل درود شریف۔ مولانا محمد زکریا)

حدیث 14:- سعادت الدارین میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو لہذا مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو''

(آب کوثر صفحہ نمبر ۸۸)

حدیث 15:- زہرۃ الریاض میں یہ حدیث ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جبرائیل سے یہ کہتے سنا کہ وہ قاف کے اس پار ایک دریا ہے جس میں بے عدد وحساب مچھلیاں ہیں وہ صرف درود پاک ہی پڑھتی رہتی ہیں جو شخص اس مچھلی کو پکڑتا ہے اس کے ہاتھ شل جاتے ہیں اور وہ مچھلی بھی اس کے ہاتھ میں آکر پتھر بن جاتی ہے۔

(معارج النبوت' جلد اول)

ایک نکتہ:- میرے مسلمان بھائی! ایک مچھلی جو حضور اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی ہے صیاد کے ہاتھ سے آزاد رہتی ہے۔ کیا ایک مومن جو دن رات درود پاک پڑھے

گا۔ اگر وہ دوزخ کے عذاب کے فرشتوں سے نجات پا لے گا تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔

حدیث 16:- القول البدیع میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ "قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دنیا میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔"

(القول البدیع صفحہ ۱۲۳۔ شفاء شریف)

حدیث 17:- سعادت الدارین میں یہ حدیث ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر (دنیا میں) درود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے۔ جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے اس نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہے۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر 60)

حدیث 18:- زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے گا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔"

(زاد السعید)

حدیث 19:- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ہر دعا کو بارگاہ الٰہی میں پہنچنے کے لئے ان حجابات سے گزرنا پڑتا ہے جو آسمانوں کے درمیان میں ہیں۔ یہ حجابات درود پاک کے بغیر کسی چیز سے نہیں کھلتے۔ جب درود پاک پڑھا جاتا ہے تو یہ پردے اٹھ جاتے ہیں اور یہ دعا آسمانوں سے بلند ہوتی جاتی ہے اگر درود نہ پڑھا جائے تو یہ دعا واپس لوٹ آتی ہے۔"

(معارج النبوت، جلد اول)

حدیث 20:- ریاض المذکرین میں فقیہہ سراج الدین ابی احمد رحمتہ اللہ علیہ سے روایت لکھی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دو بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دو رکعت نماز کا ثواب نازل فرماتا ہے۔

(معارج النبوت، جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۹)

حدیث 21:- تاج المذکرین میں حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی روایت ہے کہ میں نے ایک دن حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی "یا رسول اللہ! آپ کی امت کا تحفہ تو درود پاک ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ کی طرف سے اس تحفہ کے جواب میں کیا عطا کیا جائے گا۔" آپ نے فرمایا "عمر! تم نے بہت اچھا سوال کیا۔ میری امت کا تحفہ تو مجھ پر درود پاک ہے مگر قیامت کے یہی درود پاک میری طرف سے امت کو تحفہ دیا جائے گا۔"

(معارج النبوت)

حدیث 22:- طبرانی کی ایک روایت میں حدیث نقل کی گئی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر براءۃ من النفاق و براءۃ من النار لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے

بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

(طبرانی۔ فضائل درود شریف: مولانا زکریا)

حدیث 23:- فصول سبعین میں لکھا ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''بہشت میں سب سے پہلے جسے جنتی لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر آپ کیلئے عرش کے دائیں جانب ایک کرسی بچھائی جائے گی: آپ اس پر تشریف فرما ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد مجھے نورانی لباس پہنایا جائے گا۔ صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ''یارسول اللہ ﷺ جس مقام پر آپ جلوہ فرما ہوں ہے کوئی دوسرا بھی وہاں آسکے گا'' آپ نے فرمایا'' ہاں! وہ امتی جو فرض کی ادائیگی کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھے گا'' درود پاک پڑھنے والے شخص کو بھی میری طرح جنتی لباس پہنایا جائے گا وہ مجھے دیکھے گا اور میں اس کو دیکھوں گا۔ اس امتی کا چہرہ اس دن چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ درخشاں ہوگا۔''

(معارج النبوت' جلد اول ۳۰۷)

حدیث 24:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔''

(القول البدیع)

حدیث 25:- القول البدیع میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو محبت اور شوق سے اس سے بھی

زیادہ پڑھے میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

(القول البدیع صفحہ نمبر ۱۰۳)

حدیث 26:- نزہتہ المجالس میں یہ حدیث ہے کہ جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔

(آب کوثر صفحہ نمبر ۵۸)

حدیث 27:- سعادت الدارین میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ "اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا"۔

(کشف الغمہ۔ آب کوثر)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

باب 4

فضائل درود شریف کے بارے میں صحابہ کرام اور اولیائے کرام کے اقوال مبارکہ

درود شریف کے فضائل و برکات کے متعلق صحابہ کرام اولیائے کرام کے اقوال مبارکہ بے شمار ہیں۔ جن میں سے چند اقوال ذیل میں تحریر کیے جا رہے ہیں۔

(1) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک کا پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کر دینے سے افضل ہے۔

(القول البدیع صفحہ نمبر 12۔ سعادت الدارین صفحہ نمبر 88)

(2) سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کا ایک قول

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ ”جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرنا۔“

(القول البدیع صفحہ نمبر 190)

(3) سیدنا ابوہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا جنت کا راستہ ہے۔

(آب کوثر)

(4) سیدنا حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر 89)

(5) ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کا قول مبارک

ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ مجلسوں کی زینت نبی کریم ﷺ پر درود پاک ہے۔ لہٰذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔

(آب کوثر صفحہ نمبر 94)

(6) حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ارشاد گرامی

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمان جاری کیا تھا کہ کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(القول البدیع صفحہ نمبر 197)

(7) حضرت وہب بن منبہ کا ارشاد مبارک

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (آب کوثر)

(8) حضرت ابو العباس تیجانی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے غیوب و معارف کی چابی ہے۔ انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر 92)

آپ نے اپنے ایک مرید کی طرف بطور نصیحت خط تحریر فرمایا تھا۔ جس میں آپ نے اپنے مرید کو لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت زیادہ ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے اور جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک حضور قلب کے ساتھ پڑھنا کیونکہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے۔ جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔

(9) حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم ﷺ کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور ﷺ کی ذات بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کے اجر و ثواب کے متعلق بتائیں اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو سید دو عالم ﷺ کی محبت و عظمت کے اظہار کیلئے درود شریف پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اگر کوئی مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ایک ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنا لیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا۔ درود پاک پڑھنے والے کو چاہیئے کہ

وہ باوضو ہو اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ بھی مناجات ہے۔ نماز کی طرح اگرچہ درود پاک پڑھنے کیلئے وضو شرط نہیں ہے۔ درود پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ (سعادت الدارین)

(10) حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ اے عزیز! تو اس ذات پاک پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السادات ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حصول کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول، دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر 91)

(11) حضرت علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا ہے کہ ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے محبت کے ساتھ اور ادائے حق کی خاطر اور تعظیم و توقیر کیلئے اور درود پاک پر ہمیشگی کرنا یہ ادائے شکر ہے اور رسول اکرم ﷺ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے ہم پر بڑے بڑے احسانات اور انعامات ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ ہمارے لیے دوزخ سے نجات کا سبب ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا بھی ذریعہ ہیں۔ (آب کوثر)

(12) حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنے خاص انعامات بھیجتا ہے اور فرشتے بھی اس کی سلامتی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔آپ بکثرت درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ درود شریف ایک دعا ہے جس میں مسلمانوں کی اپنی بھلائیاں بھی مضمر ہیں۔آپ خود بھی ذکر الٰہی کے ساتھ درود شریف کا ورد اس جذب و شگفتی کے ساتھ کیا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا جسم بے جان ہو گیا ہے۔ (اولیائے کرام نمبر)

(13) حضرت غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے۔روح کی سلامتی ترک گناہ میں ہے اور ایمان کی سلامتی حضور اکرم ﷺ پر درود پاک بھیجنے میں ہے۔

(14) حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے۔اس لئے کہ درود پاک کی کثرت سے حضور اکرم ﷺ کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ (مقاصد السالکین صفحہ نمبر 53)

(15) حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک

کثرت سے پڑھے۔

(16) حضرت عارف صادی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (وردووظائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے۔اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں۔لیکن درود پاک میں مرشد خود سید دو عالم ﷺ ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

(17) حضرت علامہ فاسی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنی ہی وہ رضا اور قرب کا زیادہ حقدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔

(مطالع المسرات صفحہ نمبر 3)

(18) حضرت توکل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات (بلائیں) جب اترتی ہیں تو

گھروں کا رخ کرتی ہیں۔ مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

(ذکر خیر صفحہ نمبر 194)

(19) حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں یا اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

(القول الجمیل صفحہ نمبر 103)

(20) حضرت خواجہ شیخ مظہر رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے جو ان کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے وہ بھی اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اور اس سے اظہار محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے لہٰذا جو شخص اس کے حبیب ﷺ کی تعظیم و عزت کرے گا ان سے محبت کرے گا اور ان پر درود پاک پڑھے گا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا۔ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔

(21) سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ

اطہر پر حاضری نہ دیتے ہوں اور روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ اطہر کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے ہیں شام کے وقت وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ اوران کی جگہ ستر ہزار اور فرشتے آ جاتے ہیں۔ وہ صبح تک روضہ اطہر پر درود و سلام پڑھتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو سرکار دو عالم ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدان حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔ (آب کوثر صفحہ نمبر 111)

(22) حضرت علامہ اقلیشی رحمتہ اللہ علیہ کا قول مبارک

آپ نے فرمایا کہ وہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے۔ اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذات بابرکت پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ پس اس ذات بابرکات پر درود پاک پڑھنا نور اعظم ہے۔ یہ وہ تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کا صبح و شام کا معمول ہے۔ اے میرے عزیز! تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے اور اس کی برکت سے تیرا باطن پاک ہو جائے گا۔ تیرے عمل صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جائیں گے اور تو قیامت کے دشوارترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔ (سعادت الدارین)

تیری عطا عطائے حق
تیری رضا رضائے حق
وحی خدا تیرا کلام
تجھ پر درود اور سلام

باب 5

درود شریف کے فضائل و برکات کے متعلق حکایات

بندہ ناچیز نے اپنی تالیف کردہ پہلی کتاب ''انوار القلوب'' میں درود شریف کے فضائل و برکات کے متعلق ستر سے زائد حکایات تحریر کی تھیں اس کتاب میں درود پاک کے فضائل و برکات کے متعلق مزید حکایات تحریر کی جاتی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں ذوق و شوق سے درود شریف پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو۔

حکایت 1:- ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا ''ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاق سے ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی نعت شریف پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ کی تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ ''اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو اور ناغہ نہ کیا کرو''

(ذکر خیر صفحہ نمبر 194)

حکایت 2:- شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں'' چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ بہت شاندار حالت میں ہے میں نے پوچھا۔ ''اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کے متعلق کچھ بتاؤ'' انہوں نے فرمایا ''اگر نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت دنیا میں نہ کی ہوتی تو میں آج تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔''

(سعادت الدارین صفحہ نمبر ۱۲۰)

حکایت 3 :- حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب اپنی کتاب ''آب کوثر'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے برادر مکرم مولانا احسان الحق صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے مہینے میں مجھے مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ میں مسجد نبویؐ میں اعتکاف میں بیٹھ گیا۔

ایک دن دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھے بلکہ وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف منہ کر کے کتاب ''دلائل الخیرات'' کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درود پاک پڑھنے میں مشغول تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا مگر وہ درود پاک پڑھنے میں ایسے محو تھے کہ انہوں نے سنا ہی نہیں۔ میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

اس کے بعد پھر جب میرے وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے معتکف میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا۔ ''یہ وہی صاحب ہیں۔ جن کو خود سید دو عالم ﷺ نے یہاں مدینہ منورہ میں رکھا ہوا ہے۔'' انہوں نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں تشریف لائے تھے۔ وہ طبیب بھی تھے انہوں نے سعودی عرب کے کسی وزیر کے کسی بیمار کا علاج کیا تو وہ بیمار تندرست ہو گیا پھر اس وزیر کی وجہ سے پیر صاحب کا وقار بن گیا اور ان کو اختیار مل گیا کہ وہ ایک مخصوص تعداد میں اقامے (یعنی سعودی عرب میں رہنے کے خصوصی اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب نے پاکستان کے ان لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس پیر صاحب نے اس کثرت سے درود پاک پڑھنے والے شخص سے بھی پوچھا کہ آپ بھی اقامہ بنوانا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ''ہاں! اگر مجھے بھی اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔'' پیر صاحب نے اس شخص کا نام بھی فہرست میں تحریر کر لیا۔ لیکن دوسرے دن وہ شخص پیر صاحب کو تلاش کرتا رہا کافی تلاش کے بعد پیر صاحب سے ملاقات ہو سکی۔ اس شخص نے کہا۔ ''پیر صاحب! میرا نام اقامے بنوانے والے لوگوں کی فہرست سے کاٹ

دیجئے۔" پیر صاحب نے پوچھا۔ "کیوں؟" تو وہ بات کو گول کر گئے اور جب پیر صاحب نے بہت اصرار کیا تو اس شخص نے بتایا کہ رات کو مجھے سرکار دوعالم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ "اے عزیز! تجھے یہاں رہنے کیلئے کسی اقامہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تجھے میں نے خود یہاں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے تجھے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا۔" لہٰذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے خارج کر دیجئے۔

(آب کوثر)

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضورؐ ہو گئے! اس کا زمانہ ہو گیا

حکایت 4:- حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ ایک عاشق رسولؐ حضور اکرم ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوا اور کئی دن رات درود پاک پڑھتا رہا۔ جب رخصت ہونے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ابھی چند روز اور ہمارے پاس رہو جب تم درود پڑھتے ہو مجھے راحت اور مسرت ہوتی ہے۔"

حکایت 5:- حضرت شیخ سنائی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک روز خواب میں سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے شیخ سنائی سے اپنا چہرہ مبارک چھپالیا۔ شیخ سنائی یہ بے التفاتی دیکھ کر حضور کے قدموں میں گر پڑے اور رو کر عرض کرنے لگے کہ حضورؐ! مجھ سے کونسی خطا سرزد ہوگئی ہے کہ آپ چہرہؐ انور چھپا رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر حضور اکرم ﷺ نے سنائی کو اٹھایا اور بڑی شفقت سے سینہ مبارک سے لگالیا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا "سنائی! تم نے مجھ پر اتنا درود وسلام پہنچایا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ تیری محبت کا بدلہ میں کس طرح دوں گا۔"

(شفاء القلوب: مولانا محمد نبی بخش)

حکایت 6:- حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو وصال کے بعد آپ کے کسی دوست نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت نے مجھے نجات دے دی۔ میں نئی دلہن کی طرح بٹھایا گیا۔ اللہ کے فرشتوں نے میرے سر پر لعل و جواہر کی بارش کردی اور مجھے بتایا گیا کہ میں جو دنیا میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا یہ اس کا انعام ہے۔

حکایت 7:- ایک شخص کا معمول تھا کہ ہر رات تین ہزار بار درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کسی وجہ سے یہ معمول قضا ہو گیا اور وہ صبح تک درود شریف نہ پڑھ سکا۔ جب دن نکلا تو اس نے اپنا گریبان پھاڑ لیا اور بدن پر خاک اڑانے لگا اور آہ و زاری کرنے لگا۔ لوگوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا کہ "اے بندہ خدا! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔" اس نے کہا کہ آج میں اتنی بڑی نعمت سے محروم رہ گیا ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ابھی اس نے یہ بات کہی تھی کہ اللہ کی رحمت آ پہنچی۔ ہاتف سے ندا آئی۔ "آج سے ہم نے تمہارا نام اپنے خاص بندوں میں لکھ لیا ہے وہ بندے جو میرے محبوب پر ہمیشہ درود و سلام پڑھا کرتے ہیں۔"

حکایت 8:- "دلائل الخیرات" کے مؤلف کی قبر سے آج تک خوشبو آتی رہتی ہے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کی قبر کی ساری مٹی بھی خوشبودار ہو گئی تھی اور ایک عرصہ تک لوگ آپ کی قبر کی مٹی اٹھاتے رہے حتیٰ کہ قبر کے اندر سے تابوت کی لکڑی نظر آنے لگی مجبوراً قبر کے اردگرد دیوار بنانا پڑی۔

حکایت 9:- انور قدائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین

قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں قیام پذیر تھے۔ ان دنوں بھارتی حکومت نے علامہ راغب احسن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران اور پولیس کے ہمراہ آپ کی گرفتاری کے لئے آئے اور ان کے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ راغب احسن کو بھی خبر ہوگئی۔ آپ نے چند ضروری کاغذات بغل میں لیے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ علامہ صاحب کا بیان ہے کہ میں درود پاک پڑھتا ہوا اپنے کمرے سے باہر آ گیا۔ میں درود پاک کا ورد کرتا ہوا چوتھی منزل سے نیچے سیڑھیاں اتر رہا تھا جبکہ پولیس کا عملہ اوپر سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ مگر پولیس کے عملے کا کوئی فرد بھی مجھے نہیں دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو اچھی جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب سیدھے ہوائی اڈے پہنچے اور اپنے نام پر ڈھاکہ کیلئے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ یہ سارا واقعہ علامہ راغب احسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا تھا اور درود پاک کی برکت بیان کی تھی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (آب کوثر)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

حکایت 10:- شیخ ابن ثابت رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ مکہ معظمہ میں رہتے تھے۔ آپ عاشق رسولؐ تھے۔ درود پاک کا کثرت سے ورد کرتے۔ آپ ساٹھ سال تک رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کیلئے ہر سال مدینہ منورہ حاضر ہوتے تھے اور پھر واپس ہو جاتے تھے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری نہ دے سکے۔ ایک دن کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرہ میں بیٹھے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''ابن ثابت! تم ہماری ملاقات کونہیں آئے اسلئے ہم تم سے ملنے آ گئے ہیں۔''

(تجلیات مدینہ)

حکایت 11:- ایک شخص مر گیا اور لوگ اسے قبر میں دفن کرنے لگے لیکن جب اس کو قبر میں دفن کرنے لگے تو اس کی قبر سے ایک سیاہ سانپ نکل آیا۔ لوگوں نے وہ قبر بند کر دی اور ایک دوسری جگہ قبر بنائی مگر وہاں بھی ایک سانپ نکل آیا پھر تیسری جگہ قبر نکالی تو وہاں بھی ایک سیاہ سانپ دکھائی دیا۔ آخر کار سانپ نے زبان سے پکار کر کہا کہ ''تم جہاں بھی قبر کھودو گے وہاں میں پہنچ جاؤں گا۔'' لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اس شخص پر یہ قہر و غضب کیوں ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ شخص جب رسول اکرم ﷺ کا نام سنتا تھا تو حضور ﷺ پر درود پڑھنے سے بخل کرتا تھا۔ اس بدعملی کی وجہ سے اس پر یہ قہر خداوندی نازل ہو رہا ہے میں اس بدعملی کی سزا اسے دیتا رہوں گا۔

(شفاء القلوب صفحہ نمبر 309)

حکایت 12:- حضرت مولانا محمد نبی بخش نقشبندی مجددی اپنی کتاب ''شفاء القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ محی الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ جب ان کا وصال ہوا اور آپ عالم برزخ میں قیام پذیر ہوئے تو میں نے ان کی قبر پر کئی بار حاضر ہو کر یہ کیفیت دیکھی کہ قبر سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ کسی عطار نے اپنی ساری خوشبوؤں کو بکھیر دیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے تپتی ہوئی دھوپ میں گرمی کے موسم میں کئی دفعہ آپ کی قبر مبارک پر حاضری دی مگر آپ کی قبر کے پاس تمام پتھروں اور اینٹوں کو ٹھنڈا پایا وفات کے وقت آپ کے چہرہ مبارک سے نور اور بدن سے خوشبو کی مہک آتی تھی۔ نور کی لاٹیں آسمان تک دکھائی دیتی تھیں۔ یہ کیفیت آپ کی کثرت سے درود پاک کی بدولت تھی۔

حکایت 13:- حضرت مجد دالدین رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے مجھے بتایا کہ اسے جب بھی کوئی حاجت درپیش ہوئی تو وہ اپنا دامن پھیلا کر پانچ سو بار درود شریف پڑھا کرتی تھی تو وہ حاجت اللہ تعالیٰ پوری کر دیتا تھا۔

حکایت 14:- ایک شخص حضور اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنے میں بڑی کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا وہ صوم وصلوٰۃ کا بہت پابند تھا اور اپنی ساری نیکیوں اور تقویٰ کے باوجود اہتمام سے درود پاک نہیں پڑھتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی مگر حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی وہ بار بار حضورؐ کے سامنے آتا اور نزدیک پہنچنے کی کوشش کرتا۔ مگر آپ ﷺ ہر بار اس کی طرف سے چہرہ مبارک پھیر لیتے۔ آخر اس بیچارے نے کہا ''یارسول اللہ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟'' آپ نے فرمایا ''نہیں'' اس نے عرض کی پھر آپ مجھ پر التفات کیوں نہیں فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تو تجھے پہچانتا ہی نہیں ہوں۔ التفات کیسے کروں۔'' اس نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ! میں تو آپ کی امت کا ایک فرد ہوں اور میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ آپ اپنی امت کو اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔'' آپؐ نے فرمایا۔ ''یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر تم مجھے درود کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے ہو۔ میرا التفات تو صرف اس امتی پر خاص ہوتا ہے۔ جو مجھے درود میں یاد کرتا ہے۔'' وہ شخص بیدار ہوا اور اس دن سے ہر روز اس نے ایک سو بار درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اسے ایک بار پھر حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا۔ ''اب میں تمہیں پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں۔ لیکن یاد رکھو آئندہ کبھی بھی درود کو ترک نہ کرنا۔''

(معارج النبوت جلد اول)

حکایت 15:- حضرت ابو محمد جرزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں ایک رباط (سرائے) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا۔ وہ نوجوان تھا۔ زرد رنگ' بال بکھرے ہوئے' برہنہ سر اور ننگے پاؤں تھا۔ اس نے سرائے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے وضو کیا اور پھر دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ مغرب تک وہ درود پاک ہی پڑھتا رہا۔ پھر اس نے نماز مغرب ادا کی اور پھر دوبارہ درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔

اچانک اس وقت بادشاہ کی طرف سے پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اس درویش نوجوان کے پاس گیا اور پوچھا "کیا تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا" اس نے جواب دیا کہ "مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن آپ میرے لیے کھانا لیتے آئیں۔"

میں نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور اس کی اس فرمائش کو نظر انداز کر دیا کہ ہم اس کیلئے کیوں کھانا لے کر آئیں۔ قصہ مختصر ہم اس نوجوان درویش کو سرائے میں اکیلا چھوڑ کر بادشاہ کی دعوت کھانے کیلئے چلے گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا۔ پھر نعت خوانی ہوتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹے۔ جب میں سرائے کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان درویش اسی طرح بیٹھا درود پاک پڑھنے میں مشغول ہے۔ میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا۔ لیکن مجھے جلد ہی نیند نے دبا لیا۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا ہیں ﷺ۔ اور ان کے اردگرد انبیاء کرام بیٹھے ہیں۔ میں بھی آگے بڑھا اور حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنا چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور اکرم ﷺ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا۔ تو میں ڈر گیا اور عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھ سے کونسی ایسی غلطی سرزد ہو گئی ہے کہ حضورؐ توجہ نہیں فرما رہے ہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی مگر تو نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔" یہ

سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی انسان جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ وہ تو سچا موتی ہے اور جس پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی وجہ سے حبیب خدا ﷺ کی نظر عنایت ہے۔ میں اسے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن جب میں اس جگہ پہنچا جہاں پر یہ نوجوان درویش بیٹھ کر درود پاک کا ورد کرنے میں مشغول تھا۔ تو وہ جگہ خالی تھی اور نوجوان وہاں سے جا چکا تھا۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید وہی نوجوان نہ ہو۔ میں دوڑ کر جلدی سے باہر نکل کر جھانکا تو وہی نوجوان جا رہا تھا میں اسے آوازیں دیتا رہا لیکن اس نے میری آوازوں کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ آخر میں نے اسے آواز دی۔ ''اے اللہ کے بندے آجا۔ میں تجھے کھانا لا کر ابھی دیتا ہوں۔'' یہ سن کر اس نے فرمایا۔ ''ہاں! میری روٹی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر سفارش کریں تو پھر روٹی لا کر دے۔ مجھے تیری ایسی روٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' یہ نوجوان درویش یہ الفاظ کہہ کر میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اور میں پریشانی کی حالت میں سرائے کے گیٹ پر کھڑا سوچوں میں گم ہو گیا۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر ۱۳۴)

حکایت 16:- ''صلوٰۃ الابرار'' میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار عمالقہ میں شیخ ابو عمران رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ نے حضرت شیخ ابو علی رحمتہ اللہ علیہ سے اتفاقاً ملاقات کی۔ آپ کے اصرار پر آپ شیخ ابو علی کے پاس تین دن تک مہمان رہے۔ اسی دوران آپ نے دیکھا کہ آپ کے میزبان زکام کے دائمی مریض ہیں کہ کسی قسم کی بو سونگھنے سے قاصر ہیں۔ حضرت شیخ ابو عمران نے ابو علی سے دریافت کیا کہ آٹھ سال سے آپ درود پاک پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے اس دوران درود پاک سے کیا فائدہ حاصل کیا ہے۔ ابو علی نے بہت سے فوائد بیان کیے۔ ابو علی کی ساری باتیں سننے کے بعد ابو عمران فرمانے لگے کہ ابھی آپ کو درود پاک کے پورے فائدے حاصل نہیں ہوئے ہیں۔ میں درود پاک

کا مستقل قاری ہوں۔ اس لیے اب تم ذرا میرا ہاتھ سونگھو۔ ابوعلی نے آگے بڑھ کر ہاتھ پکڑا تو اس سے خالص کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ پھر حضرت ابوعمران نے اپنے ناک سے سانس نکالا تو اس سانس سے سارا کمرہ کستوری کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ آپ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس دن اتنی تیز خوشبو تھی کہ زکام کے باوجود میرے نتھنے پھٹنے لگے۔ صرف وہ گھر ہی نہیں بلکہ ہمسایوں کو بھی کستوری کی خوشبو نے بیدار کر دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ یہ خوشبو ہے جس سے حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام حضور کو تلاش کر لیا کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! ہم نے درود پاک کی برکات سے صحابہ کرام کے فیض حاصل کر لیے ہیں۔ صحابہ کرام کے ارواح مقدسہ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوتی ہے کہ ان کے جانے کے بعد امت محمدیہ میں وہ لوگ موجود ہیں جو سرکار مدینہ ﷺ پر درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔

(صلوٰۃ الابرار)

حکایت 17:- مستری بابا نور محمد صاحب سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مکہ مکرمہ گیا۔ وہاں ایک ایسا اتفاق ہوا کہ میرے پاس خرچہ بالکل ختم ہو گیا۔ کوئی ریال میرے پاس نہیں تھا۔ جس سے میں کھانا کھا سکتا۔ میں بہت پریشان ہوا۔ میں محنت مزدوری کرنے کیلئے نکلا لیکن مجھے کوئی مزدوری نہ مل سکی۔ اسی طرح تین دن گزر گئے۔ میں انتہائی پریشانی کی حالت میں تھا۔ تیسرے دن میں نے صبح ہی سے حرم شریف میں بیٹھ کر درود پاک کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے ہوئے کچھ دیر کے بعد مجھے اونگھ آ گئی۔ جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا کہ میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ ''حضرت! میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ مجھے دم کر دو'' میں نے اسے دم کر دیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو حرم شریف میں میرے پاس آتا اور دم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ یاد آئی کہ درود شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔

(خزینہ کرم صفحہ نمبر 254)

آپ کا نام نامی اے صلی علیٰ !
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

حکایت 18:- 1965ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ پاکستان کی سرزمین پر بھرپور حملہ کر دیا تو ایس۔ اے۔ زبیری کا بیان ہے کہ مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھیوں نے درود پاک کا ورد شروع کر دیا۔ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ کی لپیٹ میں آچکے تھے اور دشمن جس غرور کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ کوہستان: 25 اکتوبر 1965ء)

حکایت 19:- شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کثرت سے ہمیشہ پڑھنے والا ایک عظیم فرد اسپین میں دیکھا جو لوہار تھا اور وہ شخص "اللھم صلی علیٰ محمد" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے دعا کی درخواست کی تو اس نے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درود پاک کا ورد جاری ہو جاتا تھا۔

(نور بصیرت از میاں عبدالرشید اخبار نوائے وقت)

حکایت 20:- ''تحفتہ الاخیار'' میں یہ حدیث پاک کہ ''جو شخص روزانہ مجھ پر پانچ سو بار درود پاک پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا'' نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں روزانہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصے کے بعد اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجت مند اور مفلس تھا۔

''تحفتہ الاخبار'' کے مصنف لکھتے ہیں اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں روزانہ درود پاک پڑھتا ہے اور پھر اس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہوگا اور اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ جو شخص درود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

حکایت 21:- حضرت امیر علی ہمدانی عاشق رسول تھے۔ درود پاک کا ورد کرنا آپ کا معمول تھا۔ ایک دفعہ آپ حج کیلئے روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران آپ کے پاس جتنا زادِ راہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ بہت پریشان ہوئے کہ حج کیلئے مکہ معظمہ کیسے جائیں اور اگر حج پر نہ جائیں تو واپس گھر کیسے لوٹیں۔ کوئی واقف و شناسا پاس نہ تھا جس سے مالی مدد طلب کرتے اسی پریشانی میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ''اے اللہ! میرے حق میں تو وہ بہتری پیدا کر جس میں تیری رضا اور خوشی ہو۔'' اس کے بعد آپ مطمئن ہو کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ آپ کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر کے بعد ایک بوڑھی عورت نے آ کر جگایا اور کہنے لگی۔ ''اے امیر علی! میں حج کرنے کیلئے کافی مدت سے رقم جمع کرتی رہی۔ اب جب رقم جمع ہو گئی ہے تو عمر کے اس حصے میں پہنچ چکی ہوں کہ حج کا سفر کرنے سے معذور ہو گئی ہوں۔ شاید اللہ کو میرا حج کرنا منظور نہیں۔ میں اس معذوری کی وجہ سے سخت پریشان تھی کہ ایک روز خواب میں مجھے حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی ساری جمع شدہ پونجی امیر علی کو دے دوں کیونکہ اس کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ میں حجاز کے

قافلے دیکھتی ہوں مگر تم مجھے کہیں نظر نہیں آئے۔ آج میری مراد بر آئی اور تم مجھے مل گئے۔ لہٰذا یہ لو میری جمع شدہ پونجی جو میں نے حج کیلئے جمع کی تھی تم حج پر جاؤ اور مدینہ منورہ میں روضہ رسول پر پہنچ کر میرا سلام عرض کرنا اور کہنا خدا کے حبیب ﷺ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔

حکایت 22:- تفسیر نبوی کے مؤلف مولانا محمد نبی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے درود پاک کا ورد کیا کرتے تھے۔ ان کا جب وصال ہوا۔ تو ان کے بدن مبارک سے خوشبو کی لپٹیں پھیلنے لگیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے گواہ اکثر لوگ آج بھی موجود ہیں۔ اس دن ان کا سارا گھر خوشبو سے معطر ہو گیا تھا۔ اس دن ایک عورت نے آپ کے گھر کا پانی پینا چاہا مگر وہ خوشبو کی کثرت کی وجہ سے پانی نہ پی سکی۔ اور لوگوں کو کہنے لگی کہ کیا سارے مٹکوں میں عطر گلاب بھرا ہوا ہے۔ حضرت کی قبر مبارک سے بھی خوشبو آتی رہی۔ میں نے شدید گرمی کے موسم میں قبر مبارک پر جا کر آزمایا ہے مگر قبر کو شدید گرمی کے موسم میں بھی ٹھنڈا پایا ہے۔ یہ سب درود پاک کی برکت کی وجہ سے تھا۔

حکایت 23:- امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے شیخ احمد سروی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں۔ اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین صفحہ نمبر 138)

حکایت 24:- حضرت ابراہیم بن علی عطیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے خواب میں سید دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دربار رسالت میں عرض کیا "

یارسول اللہ! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں"۔
آپ نے فرمایا۔ "اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ" یعنی مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر۔
(سعادت الدارین صفحہ نمبر 131)

حکایت 25:- حضرت سید امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ درود پاک (درود خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔
(ماہنامہ سلسبیل شوال 1384ھ)

حکایت 26:- سید ابراہیم تبولی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ اور عاشق رسول تھے۔ آپ بہت خوش قسمت انسان تھے۔ جن کو براہ راست حضور اکرم ﷺ سے تعلیم حاصل ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے درود پاک کے صدقے بلند مقام عطا فرمایا اور حضور اکرم ﷺ سے سرپرستی اور اتالیقی عطا فرمائی۔ آپ مصر کے شہر قاہرہ میں رہتے تھے۔ آپ بچپن میں قاہرہ کے حسینہ محلہ کی جامع مسجد کے باہر بازار میں چنے فروخت کیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ درود شریف کا ورد بھی کیا کرتے تھے۔ یہ کم سن بچہ چنوں کا خوانچہ سامنے رکھے جھوم جھوم کر درود شریف کا وظیفہ کرتا اور اپنے معمول میں بعض اوقات اس قدر مگن ہو جاتا کہ اس کو اپنے اردگرد اور کاروبار کا کوئی خیال نہ رہتا۔ ایک دن آپ چنوں کا خوانچہ سامنے رکھے درود شریف پڑھنے میں مگن تھے کہ آپ کے کانوں میں قریبی مسجد کے قاضی معزالدین کی آواز پڑی کہ بچے آج تمہارے درود شریف کی صدائیں بڑی مدھم ہیں۔ آپ نے قاضی صاحب کو بتایا کہ یہ میری والدہ محترمہ کا حکم ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ تم جو اونچی آواز سے درود شریف کا وظیفہ پڑھتے ہو تو لوگ اس سے متاثر ہو کر تمہارے چنے خرید لیتے ہیں۔ تمہیں درود شریف آہستہ دل سے پڑھنا چاہیئے اور صدائے کاروبار زبان سے لگائی

چاہیئے کیونکہ رزق حلال اور کسب کمال صفت پیغمبری ہے۔ میں آج والدہ صاحبہ کی نصیحت پر عمل پیرا ہوں۔ بچے نے قاضی صاحب سے مزید کہا کہ قاضی صاحب! مجھے معلوم ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ آپ کی قرأت سننے یہاں تشریف لاتے ہیں اور میں درود شریف اسی لیے زور سے پڑھتا ہوں کہ میری آواز سرکار کے کانوں میں پڑ جائے اور میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جاؤں جن کا پیغمبر خدا کی نگاہ میں لطف کرم ہے۔ قاضی نے یہ باتیں سنیں تو ابراہیم تبولی سے کہا۔ ''بیٹے! تمہاری عمر بہت چھوٹی ہے۔ تمہیں ابھی تعلیم اور متعلم کی ضرورت ہے۔'' ابراہیم نے عرض کیا۔ ''میں تو چنے فروخت کرنے والا ہوں۔ کیا کوئی ایسا عالم ہے جو مجھے تعلیم کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کے دیدار سے بھی ہمکنار کر دے۔'' قاضی صاحب نے سٹپٹا کر جواب دیا ''دیدارِ حبیب کیلئے تعلیم کی نہیں۔ جذب و شفتگی، لگن وشوق کی ضرورت ہے۔'' ابراہیم نے کہا تو پھر مجھے لگن اور شوق کو تعلیم پر فوقیت دینا ہوگی۔

اس کے بعد آپ نے شب و روز درود شریف کا ورد جاری رکھا۔ اس میں آپ کو اندیشہ ہوا کہ آپ کی نمازیں بھی کہیں ضائع نہ ہوں کیونکہ ذکرِ مصطفیٰ آپ کو اس قدر بے خود کر دیتا تھا کہ آپ کو کسی بات کا ہوش تک نہ رہتا تھا۔ آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو نماز کیلئے فوراً آگاہ کرتیں اور مسجد روانہ کر دیتیں۔ لیکن لحظہ بہ لحظہ، زینہ بہ زینہ آپ کی رقت میں اضافہ ہوتا جاتا۔ آپ جب درود شریف پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ زمین و آسمان، شجر و حجر، چرند و پرند سب آپ کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ میں غرق ہیں۔ آپ اب ان کیفیات میں داخل ہو چکے تھے کہ آپ کا قاہرہ شہر میں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے ایک دن فجر کی نماز کے بعد آپ اپنی والدہ صاحبہ کو خدا کے سپرد کر کے تن تنہا جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ اس ماحول میں آپ کو درود شریف کا ورد کرنے میں بڑی لذت محسوس ہوئی۔ آپ نے سوچا کہ اب آبادی میں رہنے سے بہتر ہے کہ ویرانے کو اپنا مسکن بنایا جائے۔ جہاں وہ ہوں اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ہو۔

آپ کو اب کھانے، پینے، اوڑھنے بچھونے کی کوئی فکر نہ تھی۔ آپ کو عجیب و غریب

وسائل سے رزق حاصل ہو جاتا تھا۔ آپ نے بس اتنا مقصود درود شریف ہی بنالیا تھا۔ ایک طویل عرصہ آپ نے صحراؤں اور ویرانوں میں درود شریف پڑھنے میں گزارا۔ لیکن ابھی تک آپ کو جاگتی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کا دیدار نصیب نہیں ہوا تھا۔ اسی شوق میں غرق ایک دن آپ ایسی جگہ پہنچے جہاں مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ سمت کعبہ موضوع گفتگو تھا۔ آپ کو دیکھ کر ایک بزرگ نے پوچھا۔ ''اے اجنبی! تو ان ویرانوں میں اللہ کا نام لیتا ہے تو تمہیں اپنے نوافل اور نماز ادا کرتے وقت کعبہ کی سمت کا اندازہ کس طرح ہوتا ہے۔'' آپ نے جواب میں فرمایا کہ ''میں اندازوں سے ہی سمت کا تعین کرتا ہوں'' اس پر اس بزرگ نے کہا کہ ''تم نے اپنی ساری نمازیں ضائع کر دیں۔ نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو کعبہ اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔'' اس کے بعد آپ کی اس وقت حیرت کی انتہا ہو گئی جب وہاں موجود تمام حاضر لوگوں نے دیکھا کہ کعبہ ان کے سامنے موجود تھا۔

آپ اس رات بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کی اے میرے معبود! تو اگر اس بزرگ کی خاطر کعبہ کا دیدار کرا سکتا ہے تو اس ناچیز کو بھی اپنے محبوب کا دیدار کرا دے۔ میں خوابوں کی بجائے چشم حقیقت سے تیرے محبوب کا ہاتھ تھام کر تیری طرف آنے کا خواہش مند ہوں۔ پھر آپ دعا مانگتے گئے اور روتے جاتے۔ اس کے بعد آپ نے اس گریہ زاری سے درود شریف پڑھنا شروع کیا کہ صحرا و نخلستان کوہسار و میدان تھرتھرانے لگے۔ قریب تھا کہ درخت جل کر راکھ ہو جاتے۔ اسی اثنا میں آپ نے اپنے کندھوں پر ایک نرم و نازک ہاتھ محسوس کیا۔ ساری فضا معطر اور منور ہو گئی تھی۔ چہار سو چاندنی پھیل گئی ابراہیم تبولی سمجھے کہ یہ ایک خواب ہے مگر یہ ایک حقیقت تھی۔ آپ کے منہ سے بے اختیار کلمہ طیبہ نکلا۔ آپ نے پلٹ کر دیکھا تو سرکار دو عالم ﷺ آپ کے سامنے جلوہ افروز تھے۔ قبل اس کے کہ ابراہیم غش کھا کر گر جاتے آپ کو سرکار دو عالم ﷺ نے اٹھا لیا اور اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا۔ ابراہیم نے اس طرح آج علم و عرفان کے خزانے حاصل کر لیے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے اپنے آپ کو نور کے چشمہ کے کنارے کھڑا پایا۔ آپ حضور اکرم ﷺ سے بہت کچھ کہنا چاہتے تھے۔ بہت کچھ سننے کے متمنی تھے۔

لیکن آپ کو حکم ملا کہ تمہیں تمہاری توقع کے مطابق سب کچھ مل گیا ہے اور دل نواز مسکراہٹ کے ساتھ آقائے دو جہاں ﷺ نے آپ کو خلقِ خدا کی خدمت اور رہبری کیلئے قاہرہ واپس جانے کا حکم دیا۔

(اولیائے کرام نمبر، حصہ اول)

حکایت 27:- حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر بچے کی ولادت متوقع تھی کہ ایک روز آپ کو عالم خواب میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''شیخ احمد! عنقریب تیرے گھر میں ایک فرزند ارجمند پیدا ہوگا۔ اس کا نام محمد معصوم رکھنا کیونکہ وہ عمر بھر معصوم رہے گا۔'' یہی بچہ 11 شوال 1007ھ میں پیدا ہوا۔ بڑا ہو کر یہ بچہ سچا عاشق رسول بنا۔ خواجہ معصوم جب جوان ہوئے تو آپ کو حج کرنے اور مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دینے کا بے حد شوق تھا۔ ایک دن آپ حج کرنے کیلئے اپنے ارادت مندوں اور مریدوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ آپ ہر وقت ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ کعبہ شریف پہنچ کر آپ نے روح پرور اور جان افزا مناظر دیکھے۔ نور کے ہالے چہار سو چادر کی طرح تنے ہوئے تھے۔ آپ نے اس طریق سے یہاں دعائیں کیں کہ آپ کو یوں محسوس ہونے لگا کہ آپ کے جسم کا ہر عضو خدا کی حمد اور حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں مصروف ہے۔

آپ نے طواف کعبہ کے دوران انتہائی حسین و جمیل مرد و زن کو طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ جن کے انداز و اطوار، شکل و صورت اور قد و قامت عام مرد و عورت سے مختلف تھے۔ آپ اس منظر سے بہت حیران ہوئے۔ آپ کو القاء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ میرے فرشتے اور حوریں ہیں۔ جو دوسرے مومنین کی طرح کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔

حج کی ادائیگی کے بعد آپ نے مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا۔ راستے میں

درود شریف کا ورد کثرت سے کرتے ہوئے آپ حبیب خدا کے دربار میں حاضری کیلئے جا رہے تھے۔ آپ کو اس راہ میں اس جگہ کے چپے چپے سے عقیدت و محبت تھی۔ جہاں پر حضور اکرم ﷺ نے اپنا وقت گزارہ۔ راستے میں جتنے قبرستان آتے آپ ان پر فاتحہ خوانی کرتے جاتے کہ شاید یہ صحابہ کرام کے مرقد نہ ہوں۔

آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو روضہ رسول ﷺ پر اتنا روئے کہ آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ کچھ دیر کے بعد آپ خود بخود مسکرانے لگے۔ آپ کے ساتھیوں نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو خواجہ معصوم نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اتنا تلطف فرمایا کہ مجھے اپنے ساتھ بغلگیر کر لیا۔ جس سے میں اس قدر مسرور ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(اولیائے کرام نمبر)

حکایت 28:- ایک عالم دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اس کیلئے موطا شریف کا نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا۔ لیکن اس نے جہاں سید دو عالم ﷺ کا نام نامی آتا وہاں سے درود پاک حذف کر دیتا اور اس کی جگہ صرف ص لکھ دیتا۔

نسخہ لکھنے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا لیکن اس کو انعام دینے سے پہلے ہی اس نے اس کی اس خیانت کو دیکھ لیا۔ دیکھنے کے بعد بجائے اسے انعام دینے کے اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا اور پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔

(سعادت الدارین)

حکایت 29:- حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اکرم ﷺ

کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر و طبری لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی۔ میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ جب بھی کوئی حدیث پاک لکھوں گا تو حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ﷺ ضرور لکھوں گا۔

(فضائل درود شریف: مولانا محمد زکریا)

حکایت 30:- حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کی نماز کیلئے اٹھا۔ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد میں نے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو فرشتے پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں۔ جس کے گلے میں طوق تھا۔ اس نے ٹخنوں تک گندھک کا لباس پہنا ہوا تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ ناک بڑی تھی۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا کہ "یہ شخص کون ہے؟" انہوں نے جواب دیا۔ "یہ ابو جہل ہے" پھر میں نے اس سے کہا۔ "اے اللہ تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے" پھر میں نے دعا کی۔ "یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے حبیب کا دشمن! اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما۔"

پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ ہوں جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔ اچانک ایک جان پہچان والا دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا۔ میں نے اسے سلام کہا اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہو؟ اس نے فرمایا کہ "میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔" میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم مسجد نبوی میں پہنچ گئے۔ میرے ساتھی نے کہا کہ "یہ ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک ہے۔" میں نے کہا۔ "یہ تو حضور اکرم ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد

والے آقا کہاں ہیں؟'' اس نے کہا۔''ذرا صبر کرو۔ سرکار دوعالم ﷺ ابھی تشریف لانے والے ہیں۔'' تھوڑی دیر کے بعد شاہ کونین رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف لائے۔ اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے۔ جن کے چہرہ انور میں نور تھا۔ میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو۔ پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی التجا کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دوجہان ﷺ نے فرمایا ''میں تیرے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا'' پھر میں نے عرض کی کہ ''مجھے کوئی نصیحت فرمائیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے'' یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''زد فی الصلوۃ علی'' یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کیا۔''یارسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں'' تو آپ نے فرمایا۔''ہاں! سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔'' (سعادت الدارین)

حکایت 31:- ایک مولوی صاحب جو خود بھی کثرت سے درود پاک پڑھتے تھے اور اپنے شاگردوں اور لوگوں کو بھی درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور لوگوں کے سامنے اکثر فضائل درود شریف اور حضور اکرم ﷺ کی عظمت و محبت بیان کرتے رہتے تھے۔ ان کے ایک شاگرد نے خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔ حشر کا دن ہے۔ سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں۔ ایک طرف حضور اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ ہم بہت پریشانی کی حالت میں ہیں۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد محترم گزرے۔ ہمارے استاد محترم اس طرف جارہے تھے جہاں سرکار دوعالم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی طلباء سے کہا ''دیکھو!

ہمارے استاد محترم جا رہے ہیں۔" ہم بھی ان کے پیچھے ہو لئے۔ جب ہمارے استاد صاحب سرکار دوعالم ﷺ کے قریب پہنچے تو سرکار ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ "راستہ چھوڑ دو۔"

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا۔ جب استاد صاحب حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار دوعالم ﷺ نے اپنی چادر مبارک اٹھائی اور اس میں ہمارے استاد صاحب کو چھپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر کے بعد رسول اکرم ﷺ نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا۔ "اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے۔" یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیئے۔ جب ہم آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے۔ جب ہم پل سے گزرنے لگے تو ایک پہرے دار نے پکارا کہ تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ لیکن ہمارے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پرواہ نہیں کی اور چلتے رہے۔ جب ہم خیر و عافیت سے پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ سرکار دوعالم ﷺ پھر وہاں بھی تشریف فرما ہیں اور ہمارے استاد صاحب سے پوچھا کہ "خیریت سے پہنچ گئے ہو۔" عرض کی۔ "جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔" پھر سرکار نے فرمایا۔ "یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے۔ اس میں داخل ہو جاؤ۔" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (آب کوثر)

ہر کہ باشد عامل صلو مدام
آتشِ دوزخ شود بروے حرام
بر محمدؐ مے رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

حکایت 32:- یہ واقعہ میرے والد محترم نے مجھے خود سنایا تھا کہ ایک دن میرے پاس ایک سکول ٹیچر آ کر بیٹھ گیا اور مجھ سے باتیں کرنے لگا۔ باتوں باتوں میں اس نے میرے والد صاحب کو بتایا کہ میں نے ساری تعلیم ایک دینی مدرسے سے حاصل کی ہے۔ دینی مدرسے سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں پی ٹی سی کر کے پرائمری سکول میں بطور ٹیچر سرکاری ملازمت کرنے کا خواہش مند تھا۔ لیکن اس کیلئے ضروری تھا کہ میں میٹرک کا امتحان پاس کرتا۔ اس لیے میں نے پرائیویٹ میٹرک کا امتحان دینے کیلئے داخلہ بھیج دیا۔ میں تمام مضامین میں پاس ہو گیا مگر انگریزی کے مضمون مین فیل ہو گیا۔ چونکہ میں نے اپنی ساری تعلیم ایک دینی مدرسے سے حاصل کی تھی۔ اس لئے انگریزی مجھے پڑھنی اور لکھنی نہیں آتی تھی۔ میرے لئے انگریزی کے پرچے میں پاس ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ اس وقت میٹرک کے امتحان میں پاس ہونے کیلئے تمام مضامین کا پاس کرنا ضروری تھا۔ میں نے کئی بار انگریزی کا پرچہ دیا مگر ہر بار فیل ہو جاتا تھا۔ اس سکول ٹیچر نے بتایا کہ مجھے درود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ جب میرا امتحان دینے کا آخری چانس آیا تو میں نے میٹرک کا داخلہ بھیج دیا اور شب و روز درود پاک کا ورد کرتا رہا۔

میں نے کئی ماہ تک روزانہ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ درود شریف کا ورد جاری رکھا۔ آخر جب امتحان شروع ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں مدد کیلئے دعا کی۔ امتحان کے دن میں کمرہ امتحان میں جا کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھتا رہا۔ دل میں خیال آ رہا تھا کہ اگر اس دفعہ بھی انگریزی کے پرچے میں فیل ہو گیا تو تمام مضامین میں فیل ہو جاؤں گا۔ اور میٹرک پاس کرنے کا میرا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ دوسری طرف جب میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو خیال آتا تھا کہ میں نے کئی ماہ تک شب و روز اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں درود پاک کے تحائف بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی حبیب ﷺ اس پریشانی میں ضرور مدد فرمائیں گے۔ امیدواروں کو کمرہ امتحان میں جوابی کاپیاں تقسیم کر دی گئیں۔ سوالیہ پرچہ میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ لیکن مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے اور کیا کرنا ہے۔ میں نے

دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ سے مدد کی درخواست کی۔ پھر میں نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا میں لکھتا جا رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ کسی نے میرا دایاں بازو پکڑ لیا ہے اور کسی غیبی شے نے میرا ہاتھ پکڑ کر لکھنا شروع کر دیا۔ لیکن مجھے کوئی پتہ نہیں تھا کہ میں کیا لکھ رہا ہوں۔ میں کئی گھنٹے تک لکھتا رہا۔ آخر اچانک مجھے یوں محسوس ہوا کہ اس غیبی شے نے میرا دایاں ہاتھ چھوڑ دیا ہے۔ اب میرا قلم رک چکا تھا۔ میں نے اپنا پرچہ نگران کے حوالہ کیا اور کمرہ امتحان سے باہر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جب چند ماہ بعد نتیجہ نکلا تو میں انگریزی کے پرچے میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہو چکا تھا۔ پھر میں نے پی۔ ٹی۔ سی کی اور مجھے پرائمری سکول میں ٹیچر کی ملازمت مل گئی۔ اس طرح میں میٹرک کے امتحان میں درود پاک کی برکت سے پاس ہو گیا۔

حکایت 33:- ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا اور ان دونوں نے جھوٹی گواہی بھی دے دی۔

نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا لیکن یہ اونٹ اسی وقت بول اٹھا۔ ''یارسول اللہ۔! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیے۔'' حضور اکرم ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا۔ ''وہ کونسا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے۔'' اس نے عرض کیا ''حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل تو نہیں ہے۔ لیکن ایک عمل ہے کہ میں روزانہ حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔'' حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا۔ جیسے آج تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔''

(آب کوثر صفحہ نمبر ۱۴۰)

حکایت34:- حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ''اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔'' میں نے عرض کیا۔ ''اے میرے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے۔'' فرمایا ''تو میرے دربار میں روزانہ درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔'' کہتے ہیں کہ آپ روزانہ ایک ہزار بار دن میں اور ایک ہزار بار رات کو درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

(سعادت الدارین صفحہ نمبر ۱۳۲)

حکایت35:- حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کی۔ آقائے دو جہاں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ آپ کے شیخ ابو سعید صفروی مجھ پر درود تامہ بہت پڑھتے ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک کا ورد ختم کریں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

حکایت36:- جذب القلوب میں یہ حکایت درج ہے کہ ایک شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہوگیا۔ قرض خواہ نے مقررہ تاریخ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا اس مقروض نے معذرت چاہی کہ میں مجبور ہوں۔ میرے پاس ابھی قرضہ کی رقم نہیں ہے لیکن قرض خواہ نے قاضی کے ہاں عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور کہا کہ ایک ماہ کے اندر قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ آخر اسے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی یاد آیا کہ جس بندے پر

کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے اور رزق میں اضافہ کرتا ہے۔

اس شخص نے گھر آ کر نہایت عاجزی وانکساری سے درود پاک کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ رات دن کثرت سے درود پاک پڑھتا رہتا آخرکار ستائیس (27) دن مسلسل درود پاک کا ورد کرنے کے بعد اسے ایک رات ایک خواب دکھائی دیا۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ ''اے بندے! تو پریشان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے۔ تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو وزیر سلطنت علی بن عیسیٰ کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کیلئے مجھے تین ہزار دینار دے دے۔'' نیند سے جب وہ شخص بیدار ہوا تو بڑا خوش ہوا۔ مگر اس کے ساتھ اسے خیال بھی آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس وقت میں کیا کروں گا۔ سارا دن اس نے اسی پریشانی میں گزار دیا۔ آخر جب پھر رات ہوئی تو خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر خواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کیا ''یا رسول اللہ! میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔''

یہ سن کر سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا کہ اس سچائی کی علامت یہ ہے کہ تم نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار مرتبہ درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ فرما کر سرکار دوعالم ﷺ تشریف لے گئے۔

میں بیدار ہوا اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا۔ تو وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی تو میں نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد سنایا۔ تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا۔

"مرحبا! رسول اللہ نے سچ فرمایا۔" وزیر صاحب مجھے اندر لے گئے اور نو ہزار دینار لے کر آئے۔ ان میں تین ہزار دینار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا۔ "یہ تین ہزار دینار قرضہ کی ادائیگی کے لئے پھر تین ہزار دینار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے بال بچوں کا خرچہ ہے۔ پھر تین ہزار مزید دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے پلنے ہے۔ پھر فرمایا اے بھائی تو میرا دینی بھائی ہے۔ جب کوئی کام حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک آ جانا۔ میں یہ رقم لے کر قاضی صاحب کی عدالت میں گیا اور جب مجھے عدالت میں بلایا گیا۔ میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ قاضی صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے کر آیا ہے۔ حالانکہ تو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا۔ ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں ہیں۔ میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ جب قرض خواہ نے یہ سارا ماجرا دیکھا تو اس نے تحریری طور پر لکھ کر دے دیا کہ میں نے اس کا سارا قرض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے معاف کر دیا ہے۔ پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا۔ "اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں۔ یہ آپ کے ہیں۔ لہٰذا آپ انہیں لے جائیں تو وہ شخص بارہ ہزار دینار لے کر گھر واپس آیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی تھی۔

(جذب القلوب صفحہ نمبر 263)

حکایت 37:- حافظ محمود کا شمار ولی اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد صاحب بہت بڑے بزرگ تھے۔ آپ کے دوسرے بھائی کا نام حامد تھا۔ آپ کی ایک بہن بھی تھی۔ ابھی آپ تین بہن بھائی کم سن ہی تھے کہ آپ کے والدین آپ تینوں کو ساتھ لے کر حج بیت اللہ

کی سعادت حاصل کرنے کیلئے حجاز مقدس روانہ ہو گئے۔ راستے میں حادثاً دونوں بیٹے ماں باپ اور بہن سے بچھڑ گئے۔ ماں باپ اور بیٹی نے سفر حجاز جاری رکھا۔ جبکہ دونوں بیٹے لاعلمی کی وجہ سے مسقط میں ہی بحری جہاز سے اتر گئے۔ یوں یہ دونوں بھائی جن کے پاس کوئی رقم بھی نہ تھی راہ کی صعبتوں، مالی پریشانی اور دشواریوں کا شکار ہو گئے مگر دونوں بھائیوں کا عزم پختہ تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم حج ضرور کریں گے۔ خواہ پیدل ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ دونوں بھائیوں نے جن میں حافظ محمود بڑے اور حامد چھوٹے تھے۔ سفر حج شروع کیا۔ دونوں بھائی درود شریف کا کثرت سے ورد کرتے مقدس سرزمین کی طرف رواں دواں تھے کہ تھوڑے ہی فاصلے پر دونوں بھائیوں کو ایک قافلہ مل گیا جو حجاز کی طرف جا رہا تھا۔ آپ اس قافلے کے ساتھ بڑی مشکل سے اپنی منزل پر پہنچے۔

ان دنوں عبدالوہاب نجدی کا دور دورہ تھا۔ اس کے پیروکار اپنی تحریک اور عقائد کی اشاعت میں تشدد سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ ان دونوں بھائیوں کے دل میں عشق مصطفیٰ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور وہ نجدی عقائد کی پرواہ کئے بغیر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔ ان نجدیوں نے ان کو دھمکی دی کہ اگر وہ درود وسلام پڑھنے سے باز نہ آئے تو ان پر سختی کی جائے گی مگر ان دونوں بھائیوں نے ان سے کہا کہ ''عشق ومحبت پر جبر اور زور نہیں ہوتا۔ درود وسلام صرف عشق ومحبت کا ایک اظہار ہے۔ جسے ہم بے اختیاری پر پڑھتے ہیں۔ یہ اضطراری فعل ہے۔ ہوش وحواس میں تو رسم دنیا نبھ سکتی ہے۔ مگر عالم جنون و جوش میں اس کا کیا ذکر۔''

نجدیوں نے غصہ میں آ کر اپنی تلواریں نیام سے باہر نکالیں اور کہنے لگے۔ ''تم لوگوں کے جنون کا ہم تلوار سے علاج کرتے ہیں۔ لیکن دونوں ننھے عاشق رسول ﷺ اپنا سینہ تان کر کھڑے ہو گئے اور درود شریف کا ورد جاری رکھا اور نجدیوں سے کہنے لگے۔ ''تلوار مار کر جسم سے جان تو نکال لو گے مگر دل سے عشق مصطفیٰ ﷺ نکالو تو پھر ہم تمہیں جانیں گے۔'' ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہاں پر اس علاقے کا شیخ شمشیر بکف اپنے ساتھیوں سمیت آ گیا اور نجدیوں اور بچوں سے لڑائی جھگڑنے کی وجہ پوچھی۔ نجدیوں نے کہا۔ ''یہ

دونوں لڑکے ہندوستان کے بدعتی ہیں اور بلند آواز میں درود وسلام پڑھتے ہیں۔"

شیخ نے بچوں سے پوچھا کہ "آپ کیا کہتے ہیں" انہوں نے کہا کہ "ہم بدعت کے متعلق تو کچھ نہیں جانتے صرف درود وسلام کثرت سے پڑھتے ہیں۔ ہم عشق مصطفیٰ سے سرشار ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ عشق پر کوئی زور نہیں ہوتا۔" شیخ نے نجدیوں کو سمجھایا۔ "یہ ہندوستانی بچے ہمارے مہمان ہیں۔ ان پر تلواریں کھینچنے کی بجائے ان کی مہمان نوازی کرو۔" شیخ کی بات سن کر نجدی بولے۔ "اے شیخ! تم ان ہندوستانی لوگوں کی کیوں حمایت کر رہے ہو؟"

شیخ نے جواب دیا کہ مجھے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی ہے اور رسول اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان بچوں کی حفاظت کروں لہٰذا یہ فرض مجھ پر واجب ہو گیا ہے۔ اس طرح درود پاک کی برکت سے ان بچوں کی جانیں محفوظ رہیں اور درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ میں ان بچوں کو دوبارہ ان کے والدین کے ساتھ ملا دیا اور سب افراد خانہ نے اکٹھے مل کر حج کی سعادت حاصل کی۔

(اولیائے کرام نمبر جلد دوم صفحہ نمبر 153)

حکایت 38:- ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات کو جب ان کی آنکھ لگی تو خواب میں ان کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا" عرض کی۔ "یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہو گیا تھا کہ درود پاک پڑھنا مجھے یاد ہی نہیں رہا۔" یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ "کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں۔ سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اس لئے اگر کوئی بندہ قیامت کے دن

دربارِ الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں کارآمد نہیں ہوں گی اور ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین صفحہ نمبر 17)

حکایت 39:- ابو سلیمان حرانی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''ابو سلیمان! جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اس وقت مجھ پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا۔ یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں اس طرح تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔

(القول البدیع)

حکایت 40:- یہ واقعہ غالباً 97 ہجری کا ہے کہ ایک بزرگ کے گھر اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی عطا فرمائی۔ اندھیری یخ بستہ رات تھی۔ چراغ تیل سے خالی تھا۔ گھر میں ضرورت کی اشیاء ناپید اور عنقا غرض گھر ہر لحاظ سے خالی تھا۔ لیکن اس بزرگ کا دل توکل اور یقین کی دولت سے مالا مال تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ بندہ خدا بالکل آزردہ خاطر نہیں ہوا۔ اس بزرگ نے کسی انسان کے آگے نہ دستِ سوال دراز کیا اور نہ زبان پر حرفِ شکایت لایا۔ خالق کی رضا پر شاکر ہو کر وہ ذکر الٰہی کرتا اور درود شریف پڑھتا رہا اور اس نے بارگاہ خداوندی میں اپنا سر سجدہ میں رکھ کر ثابت قدمی اور حوصلہ کی دعا کی۔ اسی وقت عالم غنودگی میں یہ بزرگ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے سرفراز ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بزرگ کو نوید سنائی کہ تیری یہ بیٹی اندھیروں میں روشن چراغ ہے۔ تو ابھی حاکم وقت کے پاس جا اور حاکم وقت کو ہمارا پیغام دے کہ تو نے اپنے معمولات کے مطابق آج ہم پر درود نہیں بھیجا۔ لہٰذا کفارہ کے طور پر وہ تمہیں چار سو درہم دے دے اور اس رقم سے تو اپنی ضروریات پوری کر لے۔

عالم بیداری پر اس بزرگ کی مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اس کو اپنی پریشانیوں اور تنگ دستی کا صلہ اس کی توقع سے بڑھ کر ملا۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کوئی معمولی بات نہ

تھی۔اس کے علاوہ چار سو درہم مل جانا گراں بہاں خزانہ سے کم نہ تھا۔وہ بزرگ حاکم وقت کے پاس پہنچا اور اس کو سرکار دو عالم ﷺ کا پیغام پہنچایا۔حاکم درود پاک پڑھنے کی غفلت پر گھبرایا اور پھر سجدہ شکر بجالایا کہ محسن انسانیت نے اس ناچیز کو یاد کیا اور ساتھ ہی پیغام رساں کا بھی مشکور ہوا اور اس کو فوراً چار سو درہم دے دیئے۔وہ بزرگ خوشی خوشی گھر واپس آیا اور زچہ و بچہ کی ضروریات کو پورا کیا۔اس بزرگ کو اپنی بچی کی خوش قسمتی پر ناز تھا۔یہ خوش نصیب بچی بڑی ہوکر ''رابعہ بصری'' کے نام سے مشہور ہوئی اور اس نے مقام ولایت حاصل کیا اور قلندرہ بنی۔

حکایت 41:- حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ نے حضرت جعفر ابن ابی طالب اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا۔آپ نے دونوں سے دریافت کیا کہ وہ کون سے نیک اعمال ہیں جن کی بدولت تم لوگ اس مقام پر پہنچے ہو؟ دونوں نے بیک زبان ہوکر کہا۔''یارسول اللہ! ہم نے کلمہ کو افضل الذکر پایا ہے۔'' حضور اکرم ﷺ نے پوچھا۔''اس کے بعد کونسا عمل اعلیٰ ہے۔'' عرض کی۔''آپ کی ذات اقدس پر درود پاک کا پڑھنا۔''

(شفاءالقلوب صفحہ نمبر 273 : مولانا محمد نبی بخش)

حکایت 42:- ابوعلی حسن بن علی عطار کہتے ہیں کہ مجھے ابوطاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم ﷺ کا نام پاک آیا وہ حضور ﷺ کے پاک نام کے بعد ﷺ تسلیما کثیراً کثیراً لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو۔انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور ﷺ کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنا چہرہ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ لیکن آپ نے اپنا چہرہ مبارک ادھر سے بھی پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں؟" حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا" اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس ﷺ کا پاک نام لکھتا ہوں تو ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً لکھتا ہوں۔ (القول البدیع)

حکایت 43:- سلیمان بن سحیم رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں" فرمایا "ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔"

(سعادۃ الدارین صفحہ نمبر 141)

حکایت 44:- امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے "احیائے علوم" میں عبدالواحد بن زید بصری رحمتہ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا۔ ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا۔ وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس ﷺ پر درود پاک بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اتنا کثرت سے درود پاک کیوں پڑھتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جب میں پہلے حج کیلئے آیا تھا تو میرا والد بھی میرے ساتھ تھا۔ جب ہم واپس لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ "اے اللہ کے بندے! اٹھ تیرا باپ فوت ہو چکا ہے اور اس کا حال دیکھ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔" میں گھبرا کر اٹھا اور اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس

کا منہ سیاہ ہو گیا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اچانک مجھے اونگھ آ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے گرز تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین و جمیل چہرے والے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے چہرے پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا ہے۔''

میں نے کہا۔ ''میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ کون ہیں؟'' آپ نے فرمایا۔ ''میرا نام محمد (ﷺ) ہے۔'' میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا۔ میرا باپ وفات سے پہلے دنیا میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد میں نے بھی رسول اکرم ﷺ پر درود پاک کبھی نہیں چھوڑا۔

(فضائل درود شریف: مولانا محمد زکریا)

حکایت 45:- علامہ انبہانی سلطان عبدالحمید خاں کے دربار سے وابستہ تھے۔ کسی ناخدا ترس دشمن نے ان پر کچھ ایسے ایسے بہتان لگائے اور ان کے خلاف تہمتوں کا وہ طومار باندھا کہ سلطان عبدالحمید خاں نے حکم دے دیا کہ علامہ انبہانی کو اپنے منصب سے معزول کر کے دور علاقے میں بھیج دیا جائے۔ سلطان کے اس فرمان نے اس کو بے قرار کر دیا۔ یہ فرمان جمعرات کو جاری ہوا۔ جمعہ کی رات انہوں نے ایک ہزار بار استغفار پڑھا اور تین سو پچاس بار درود شریف پڑھا اس کے بعد انہیں نیند آ گئی۔ رات کے پچھلے پہر وہ پھر بیدار ہوئے اور ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں فریاد پیش کی۔ جمعہ کی شام ہی کو سلطان کی طرف سے حکم آ گیا کہ انہیں ان کے منصب پر بحال رکھا جائے۔

(سعادت الدارین)

حکایت 46:- محمد بن سعید بصری قریشی شافعی کے خلاف حاکم یمن نے کسی دنیاوی طلب کی خاطر دربار خلافت میں کچھ شکایت کردی تھی۔ اس شکایت پر عملدرآمد کی صورت میں محمد بن سعید کا زیرِ عتاب آنا ایک یقینی بات تھی۔ اس پر انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یوں توسل اور فریاد کی۔

ترجمہ:- ''میرے لئے نبی محمد کی جاہ کے سوا کوئی نہیں۔ جس کے وسیلے سے میں محفوظ رہوں اور اپنے مقصد کو پہنچوں کیونکہ بہت دفعہ آپ ﷺ کے وسیلے سے میری تکلیف دور ہوگئی حالانکہ میں ملامت کرنے والے ستم گر کے گمان میں محتاج و ہیچ تھا۔ اے دل تو بے صبری نہ کر اور اچھا مرد بن۔ جو احمد سے غارت کا امیدوار ہے کیونکہ قریب ہے تجھے شام کو فائدے پہنچیں گے اور امید ہے تجھے کل بشارتیں آئیں گی۔''

انہوں نے توسل و فریاد کی اس نظم کو مکمل نہ کیا تھا کہ نیند آ گئی۔ خواب میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا۔ ''ہم غارت کیلئے آ گئے ہیں تو ہر رات ہم پر ایک ہزار بار درود بھیجا کر'' اگلے دن سورج غروب ہونے نہ پایا تھا کہ خلیفہ منصور کی علالت کی خبر آئی اور پھر تیسرے دن وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(جامع الکرامات)

حکایت 47:- علامہ مولانا نور محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف کردہ کتاب ''فضائل درود شریف'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ گیا تو سفر حج کے دوران جب بھی مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتی میں حضور اکرم ﷺ کی مقدس بارگاہ میں کثرت سے درود شریف بھیجنا شروع کر دیتا تھا اور درود پاک کی برکت سے میری تمام مشکلات حل ہو جاتی تھیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب ہم کراچی سے جدہ جانے کیلئے بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے تو آدھی رات کے قریب

سمندری طوفان آ گیا جس سے جہاز ہچکولے کھانے لگا۔ مسافر یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور چیخ و پکار کرنے لگے لیکن میں نے فوراً تازہ وضو کیا اور درود تنجینا کا ورد شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد طوفان اور تیز ہوا تھم گئی اور ہم سلامتی سے جدہ کی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہم واپس جدہ پہنچے۔ دوسرے دن ہمیں بحری جہاز پر سوار ہونا تھا۔ ہمارا جہاز عابد نامی تھا۔ جو بہت چھوٹا جہاز تھا۔ اس میں گیارہ سو کے قریب سیٹیں تھیں۔ مگر جہازوں کی کمی کی وجہ سے حکومت پاکستان نے مقررہ مقدار سے تین گنا زیادہ سواریاں سوار کرا دیں۔ حالت یہ تھی کہ بہت سے حاجی حضرات کو بیٹھنے کی جگہ بھی نہیں ملی وہ کھڑے ہو کر سفر کر رہے تھے اور میں بھی ان ہی میں شامل تھا۔ میں نے کھڑے کھڑے درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ ابھی تھوڑی مقدار ہی میں درود شریف پڑھا ہوگا کہ ایک حاجی صاحب نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھڑے سفر کر رہے ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں اور کہنے لگے کہ میرے ساتھ میری والدہ اور بیوی بھی ہے۔ ہم نے جہاز کے اندر تین سیٹیں لی ہوئی ہیں اور تین ہی یہاں چھت پر ہیں۔ لہٰذا آپ بمعہ اپنی بیوی کے میری دو سیٹیں لے لیں۔ چنانچہ مجھے درود شریف کی برکت سے بیٹھنے اور سونے کیلئے بمعہ اپنی بیوی کے کھلی جگہ مل گئی۔

مولانا نور محمدؒ قادری مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے گھر چوری ہو گئی اور چوروں کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ تو میں نے سوتے وقت ہر روز ایک سو مرتبہ درود تنجینا پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ چوری کا پتہ چل گیا اور چور گرفتار ہو گئے اور مجھے بھی درود شریف کی برکت سے اپنا تمام سامان جو چور لے گئے تھے واپس مل گیا۔

(فضائل درود شریف: مولانا نور محمدؒ قادری)

حکایت 48:- سعادت الدارین میں ہے کہ ایک شخص جب حضور اکرم ﷺ کا

ذکر پاک سنتا تو وہ درود پاک پڑھنے میں بخل کرتا تھا۔ تو اس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں سے اندھا ہوگیا۔ پھر وہ حمام کی نالی میں گر کر مر گیا۔

(سعادۃ الدارین صفحہ نمبر 134)

حکایت 49:- سعادۃ الدارین میں ہے کہ حضرت زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہم باہر نکلے جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک عرابی آیا اس نے سلام عرض کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا۔ ''اے اعرابی! جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔'' اعرابی نے عرض کیا۔ ''حضور! میں نے درود پاک پڑھا تھا۔''

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا
بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

باب نمبر 6

درود شریف پڑھنے کے آداب

ادب کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری دوسرا باطنی۔ درود شریف پڑھتے وقت ظاہری وباطنی آداب کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کیونکہ تقاضا محبت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہ رسالت ﷺ میں درود شریف پیش کیا جائے۔

کروں کروڑ معطر بدن زمشک و گلاب
بساؤں لاکھ طرح پیرہن بہ مشک وگلاب
غرارے سو کروں وقت سخن بہ مشک وگلاب
ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہو زنام تو گفتن کمال بے ادبی است

ایاز کا ایک بیٹا ''محمد'' نامی محمود غزنوی کی خدمت میں مامور تھا۔ ایک دن بادشاہ غسل خانے میں غسل کر رہا تھا۔ اسے کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس نے ''محمد'' نام بلانے کی بجائے آواز دی ''او ابن زیاد! فلاں چیز لے کر آؤ'' خادم بڑا پریشان ہوا کہ آج بادشاہ نے میرا نام کیوں نہیں لیا جبکہ اس سے پہلے بادشاہ مجھے میرے نام سے مخاطب کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے والد ایاز کے پاس جا کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا کہ شاید بادشاہ سلامت مجھ پر ناراض ہو گیا ہے۔ ایاز نے بادشاہ کو خوش وخرم پا کر عرض کی۔ ''حضور! غلام زادے سے کوئی خطا سرزد ہو گئی ہے کہ آپ اس کا نام پکارنے کی بجائے ''ابن زیاد'' کہہ کر بلاتے ہیں۔

محمود غزنوی نے ایاز کی بات سن کر کہا کہ میں ناراض تو نہیں ہوں اور نہ ہی اس سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے۔ اس کا نام ''محمد'' ہے۔ یہ نام بڑی عظمت والا ہے۔ میں غسل کی حالت میں یہ پاک نام اپنی زبان پر نہیں لا سکتا تھا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا نام بے وضو لینا بے ادبی ہے۔ اسلئے میں اسے اس نام سے نہیں پکار سکا۔

درود پاک پڑھنے کے ظاہری و باطنی آداب میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ آداب اگرچہ فرض یا واجب کا درجہ شرعاً نہیں رکھتے مگر ان کی رعایت سے درود شریف کے انوار و برکات میں زیادتی و ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی پابندی کی کوشش کرنی چاہئے۔

(1) درود پاک پڑھنے والے کا بدن' لباس اور مقام پاک وصاف ہو۔ پاک ذکر کے لئے پاکیزہ ماحول درکار ہوتا ہے۔ ہر عبادت کے لیے پاکیزگی اور طہارت ضروری ہے اس لیے درود شریف پڑھنے کے لیے پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ ناپاک اور گندی جگہ پر درود پاک نہیں پڑھنا چاہئے۔

(2) ایسی جگہ جہاں بازی گر تماشہ کر رہا ہو' مجلس رنگ وراگ برپا ہو' فحش کلامی ہو رہی ہو' ناچ گانا اور لہو ولعب کی مجلس ہو رہی ہو' ٹھٹھہ تمسخر ہو رہا ہو' غیبت' جھوٹے لطیفے بازی یا غیر شرع گفتگو ہو رہی ہو ایسے مقامات پر درود پاک پڑھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(3) درود پاک روزانہ بلا ناغہ پڑھنا چاہئے۔ مقدور بھر سے زیادہ کثرت سے درود پڑھے۔ ناغہ ہرگز نہ کرے۔ ادب واحترام سے درود پاک پڑھے اگر حد مقرر کرلی جائے تو اس میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ ہر روز درود پاک پڑھے خواہ تعداد تھوڑی ہو یا زیادہ

''جذب القلوب'' کے مؤلف نے درود پاک کی کم از کم تعداد ایک ہزار روزانہ بتائی ہے۔ مگر جتنا زیادہ پڑھے اتنی ہی رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ بھی مسرور ہوتے ہیں۔

(4) درود شریف کو حکم الٰہی کی اتباع تصور کرنا چاہئے اور درود پاک پڑھنے کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ نیت پیش نظر رہنی چاہئے کہ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس حکم کی اتباع کر رہا ہوں۔

(5) درود شریف پڑھنے کا سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ ہر مومن درود شریف پڑھتے ہوئے خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ متصف ہو اور باکمال محبت درود شریف میں اطمینان قلبی اور یکسوئی کے ساتھ مصروف و مشغول ہو۔ جو شخص ادب باطنی کی نعمت عظمٰی سے محروم

ہے اس کا محض زبان سے درود پاک پڑھنا موجب اجر وثواب ضرور ہے اور عبادت بھی ہے۔ لیکن وہ انوروبرکات سے محروم رہتا ہے۔ اس لئے درود پاک پورے ذوق وشوق اور لگن سے پڑھنا چاہئے دل ودماغ کو پوری طرح حاضر رکھنا چاہئے اور دل سے ہر طرح کے خیالات نکال کر اپنی پوری توجہ درود شریف پر رکھنی چاہئے اور اپنے ذہن میں یوں خیال کریں کہ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضری ہے اس لئے ان کی عظمت اور رفعت کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔

(6) درود شریف پڑھتے وقت نبی اکرم ﷺ کا تصور کرنا چاہئے۔ اگر خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوگئی ہو تو وہ صورت دلنشین کر کے اس پر اتنا تصور جمانا چاہئے اگر زیارت نہ ہوئی ہو تو زیارت کا طلب گار رہنا چاہئے اور روزہ اطہر کا تصور ذہن میں رکھنا چاہئے۔

جب درود پاک پڑھتے پڑھتے تعداد کی کثرت ہو جائے گی تو پھر درود پاک پڑھنے والی کی روح کا سرکار دوعالم ﷺ کی مقدس مجلس میں آنا جانا ہو جائے گا۔ وہ روح کی آنکھ سے نبی اکرم ﷺ کی یاد میں گم ہو جائے گا اور جوں جوں ان کی محبت میں زیادہ محو ہوگا اس نسبت سے اس کی روح پر انوارات الٰہیہ کا نزول ہوگا اور دن بدن اس پر رحمت خداوندی بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آجائے گا کہ وہ اپنے گرد نور کا بحر بیکراں محسوس کرے گا اور اس بحر بیکراں میں درود پاک پڑھنے والے کی روح غوطہ زن ہو کر روحانیت سے مالا مال ہو جائے گی۔

(7) حضور اکرم ﷺ کا نام نامی لکھتے یا لیتے وقت "ﷺ" ضرور لکھے اور زبان سے بھی کہے۔ آپ کا نام لکھتے وقت رمز یا اشارے پر اکتفا نہ کرے۔ جس طرح بعض لوگ "ص" یا "صلعم" لکھ دیتے ہیں۔ اور درود لکھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ ادب کی ایک بات یہ بھی ہے کہ ٹوٹی قلم سے درود پاک نہیں لکھنا چاہئے۔ اور تھوک سے کوئی حرف مٹانے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ درود پاک کے حروف آنکھوں کی روشنی ہیں' دل کی عبادت ہیں۔ درود پاک کا سننا بھی عبادت ہے۔ درود پاک کے الفاظ کو صحت کے ساتھ پڑھنا چاہئے درود پاک کا ترجمہ یاد ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

باب 7

برکات درود شریف

درود شریف اپنی ترتیب اور الفاظ کے لحاظ سے ان گنت ہیں۔ مگر بعض درود شریف اپنی فضیلت اور خصوصیات کے اعتبار سے بہت موثر اور اہم ہیں اور جن کا پڑھنا دینی و دنیوی حاجات اور آخرت کی بھلائی کیلئے بہت ہی نفع بخش ہے۔ ان میں سے 26 درود شریف بندہ ناچیز نے اپنی پہلی کتاب ''انوار القلوب'' میں تحریر کئے تھے۔ اس کتاب میں مزید درود شریف تحریر کئے جا رہے ہیں۔ اس باب میں تحریر کئے گئے درود پاک کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول رسول اکرم ﷺ سے منسوب درود شریف پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درود شریف شامل ہیں۔ حصہ سوم اولیائے کرام اور بزرگان دین کے ترتیب کردہ درود شریف پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں چند ایسے درود پاک بھی شامل کئے گئے ہیں جو رسول اکرم ﷺ سے خواب میں منسوب ہیں۔

حصہ اوّل

یہ حصہ رسول اکرم ﷺ سے منسوب درود پاک پر مشتمل ہے۔

درود شریف (1)

یہ درود شریف ''درود ابراہیمی'' بھی کہلاتا ہے اور یہ نماز میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود تمام درود کے صیغوں سے افضل ہے کیونکہ اس درود شریف کے الفاظ حضور اکرم ﷺ کے فرمودہ ہیں۔ اس لئے اس درود پاک کو نماز کے علاوہ کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اللہ عزوجل کی رحمت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہتی ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اس درود شریف کا کثرت سے ورد کرنے والے

کو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی شفاعت انشاء اللہ نصیب ہوگی اور رزق کی تنگی دور ہو جائے گی۔ اس درود شریف کو پڑھنے سے مال و اسباب میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمائے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ لائق حمد ہیں اور بزرگی والے ہیں۔

یا اللہ! برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ ہی لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (2)

یہ درود بھی درود ابراہیمی ہے مگر اس میں لفظ رحمت کا اضافہ ہے اور احادیث میں انہی الفاظ کے ساتھ مذکور ہے۔ اس درود پاک کا پڑھنا سراپا رحمت اور برکت ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے دنیاوی معاملات اور دینی زندگی میں خیر و برکت کا طالب ہو اسے چاہیئے کہ وہ روزانہ یہ درود 5 یا 7 مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ اس پر ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی اور ہر کام میں برکت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور رحم فرمایئے سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی اور رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی لائق حمد بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (3)

یہ درود شریف بھی ایک طرح کا درود ابراہیمی ہے۔ جو بخاری شریف جلد سوم میں ہے جس کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ درود شریف حضور اکرم ﷺ نے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔ یہ درود شریف بھی فیوض و برکات کا منبع ہے جس طرح دوسرے درود شریف ہیں۔ اس لئے فیوض و برکات اور آخرت میں انجام بخیر کیلئے اس درود پاک کا پڑھنا بہت اکسیر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ:- یا اللہ! اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمایئے جس طرح آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل فرمائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔

درود شریف (4)

یہ درود شریف بھی حدیث پاک میں آیا ہے۔ اس کے فوائد بھی وہی ہیں جو درود ابراہیمی کے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے حضرت سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور رحم فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابرہیم علیہ السلام کی آل پر۔

درود شریف (5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی درود شریف کے الفاظ جو نسائی شریف میں ہیں ان کو مؤلف دلائل الخیرات نے یوں بیان فرمایا ہے۔ اس درود پاک کے الفاظ بھی درود ابراہیمی جیسے ہیں اور اس کے فیوض و برکات وہی ہیں جو درود ابراہیمی کے ہیں۔ یہ درود شریف ''نسائی شریف جلد اول'' اور ''دلائل الخیرات'' میں موجود ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ:۔ یااللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جس طرح درود بھیجا آپ نے ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکتیں نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر اور سیدنا و مولانا محمد ﷺ کی آل پر جس طرح برکتیں نازل فرمائی ہیں آپ نے ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں بے شک آپ ہی تعریف کیے گئے اور بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (6)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں بیٹھے تھے کہ اسی اثناء میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو حاضرین محفل میں سے بشیر بن سعد نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یارسول اللہ! ہم آپؐ پر کس طرح درود پاک پڑھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بیان ہے کہ آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر یوں درود شریف پڑھو۔ (موطا امام مالک)

(خزینہ درود شریف۔ صفحہ نمبر 292۔ عالم فقری)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور برکتیں اور سلامتی نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور رحم فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائی اور رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں بے شک آپ ہی لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (8)

اس درود شریف کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ درود شریف القول البدیع صفحہ 63 پر بحوالہ طبری تحریر ہے۔ درود شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور برکتیں نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہانوں میں بے شک آپ لائق حمد ہیں اور بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (9)

یہ درود شریف طبرانی، المعجم الکبیر جلد 17 (حدیث 725) میں تحریر ہے جس کے راوی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہیں درود شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر' جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر' جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام جہانوں میں بے شک آپ ہی لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔

درود شریف (10)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو صدقے کے سوا کوئی چیز ٹھنڈا نہیں کرتی مگر اگر کسی شخص میں صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے اس کے متعلق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پاک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے صدقے کا بھی اجر عطا فرمائے گا'' اسلئے اس درود پاک کا نام ''درود نعم البدل صدقہ'' بھی ہے۔ یہ درود پاک الادب المفرد' امام بخاری' باب الصلاۃ النبی ﷺ (حدیث 640)' ابن حبان کتاب الرقاق جلد 3 (حدیث نمبر 900)' المستدرک حاکم جلد 4' کتاب الأطعمۃ (حدیث 7175) اور القول البدیع میں درج ہے ان تمام کتب کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان صدقہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ یہ درود پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلٰی

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے اپنے بندے اور اپنے رسول سیدنا محمد ﷺ پر اور رحمت نازل فرمایئے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر

درود شریف (11)

یہ درود شریف جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام امام ابن قیمؒ صفحہ 15 بحوالہ نسائی تحریر ہے۔ جس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس کے علاوہ یہ درود شریف کتاب ''الصلوۃ والسلام علی رحمۃ اللعالمین ﷺ'' میں بھی صفحہ نمبر 219 پر تحریر ہے۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ:- یا اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر اور انکی ازواج مطہرات پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور سیدنا محمد ﷺ کی ذریات پر اور سیدنا محمد ﷺ کے اہل بیت پر جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی بے شک آپ ہی لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔

(حصہ دوم)

اس حصہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درود پاک شامل ہیں۔

درود شریف (1)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ.

ترجمہ:- یا اللہ رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی رحمت میں سے کوئی چیز' اور سلام نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کے سلام میں سے کوئی چیز اور برکتیں نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی برکتوں میں سے کوئی چیز

حوالہ:- یہ درود صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اور دیلمی (فردوس) طبرانی (کتاب الدعاء) القول البدیع صفحہ 342 پر درج ہے۔

درود شریف (2)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهٗ

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر' جیسا کہ آپ محبوب رکھتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں آپ ﷺ کیلئے۔

حوالہ:- یہ ایک صحابہ کا درود شریف ہے یہ ابن سبع (شفاء) اور ابو سعید (شرف المصطفیٰ ﷺ) القول البدیع صفحہ 73' ذریعۃ الوصول صفحہ 50' الصلوۃ والسلام علی رحمتہ

اللعالمین ﷺ صفحہ 272 پر درج ہے۔

درود شریف (3)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

ترجمہ:- یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد نبی امی ﷺ پر۔

حوالہ:- فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، اسماعیل بن اسحاق القاضی۔ الصلوٰۃ والسلام علی رحمتہ اللعالمین ﷺ صفحہ 269

حضرت یزید بن عبداللہ بن الشخیر العامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ یہ درود پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔

درود شریف (4)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ. اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ:- یا اللہ! آپ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے انبیاء کے سردار متقیوں کے امام اور خاتم الانبیاء سیدنا محمد ﷺ پر جو آپ کے بندے اور رسول اور خیر کے امام اور خیر کے قائد ہیں۔ یا اللہ! انہیں قیامت کے روز مقام محمود عطا فرمایئے جس پر پہلے اور بعد والے سب رشک کریں اور رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر

جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی بے شک آپ ہی لائق حمد ہیں بزرگی والے ہیں۔

حوالہ:- الصلوٰۃ والسلام علی رحمتہ اللعالمین ﷺ صفحہ 267 صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

درود شریف (5)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى صَلَاةً اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى بَرَكَةً اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا تَبْقٰى رَحْمَةً.

ترجمہ:- یااللہ! رحمت نازل فرمائیے سیدنا محمد ﷺ پر حتیٰ کہ (اس کے علاوہ) کوئی رحمت باقی نہ رہے اور حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل فرمائیے حتیٰ کہ کوئی برکت (اس کے علاوہ) باقی نہ رہے اور سیدنا محمد ﷺ پر سلام بھیجئے حتیٰ کہ (اس کے علاوہ) کوئی سلام باقی نہ رہے۔ یااللہ! سیدنا محمد ﷺ پر رحم فرمائیے حتیٰ کہ (اس کے علاوہ) کوئی رحمت باقی نہ رہے۔

حوالہ:- صحابی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ طبرانی 'المعجم الکبیر جلد 5 حدیث نمبر 4887 القول البدیع صفحہ نمبر 64 پر یہ درود اسی روایت سے بحوالہ بیہقی 'شعب الایمان درج ہے۔

درود شریف (6)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا

مَحْمُوْدً يَّغْبِطُه‘ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مُحَبَّتَه‘ وَ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَه‘ وَ فِي الْأَعْلِيْنَ ذِكْرَه‘ وَدَارَه‘ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه‘.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ:- یااللہ! آپ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر جو آپ کے بندے اور رسول اور خیر کے امام اور رسول رحمت ہیں۔ یااللہ! انہیں قیامت کے روز مقام محمود عطا فرمایئے جس پر پہلے اور بعد والے سب رشک کریں اور رحمت نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر اور پہنچایئے آپ ﷺ کو جنت کے وسیلے میں اور بلند درجے میں یااللہ! برگزیدہ حضرات کے دل میں آپ ﷺ کی محبت ڈال دیجئے اور مقرب حضرات کے دلوں میں آپ ﷺ کی دوستی ڈال دیجئے اور اونچے لوگوں (فرشتوں) میں آپ ﷺ کا ذکر کیجئے اور سلام ہو آپ ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

یااللہ! رحمت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک آپ ہی لائق حمد ہیں اور بزرگی والے ہیں۔

یااللہ! برکت نازل فرمایئے سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بے شک

آپ ہی لائق حمد ہیں بزرگی والے ہیں۔

حوالہ:۔ (صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) القول البدیع صفحہ نمبر 58 بحوالہ ابن ابی عاصم۔

(حصہ سوم)

اس حصہ میں اولیائے کرام اور بزرگان دین کے ترتیب کردہ درود شریف شامل ہیں اس کے علاوہ ایسے درود شریف بھی شامل کیے گئے ہیں جو رسول اکرم ﷺ سے خواب میں منسوب ہیں۔

(1) درود فقری

یہ درود شریف علامہ عالم فقری نے اپنی تالیف کردہ کتاب ''فضائل درود شریف'' میں تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ درود بے پناہ انوار و برکات کا حامل ہے۔ اسے صدق اخلاص سے پڑھنے والا اللہ کی طرف راجع ہو جاتا ہے اور اسے حضور اکرم ﷺ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ ظاہر اور باطن میں پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس درود پاک کو بعد نماز فجر ایک سو مرتبہ بلاناغہ پڑھنے والا ہر طرح کے فیضان سے مستفید و مستفیض ہوگا اور جو شخص بعد نماز عشاء گیارہ سو مرتبہ دینی و دنیوی حاجت روائی کی غرض سے پڑھے انشاء اللہ اس کے دل کی مراد پوری ہوگی اور اللہ کی مدد اور رحمت سے اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ اگر روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ کی تائید و مدد شامل حال رہے گی اگر غم زدہ پڑھے تو اس کا غم دور ہو جائے گا۔ اگر سفر میں پڑھا جائے تو سفر بخیریت گزرے گا۔ اسے پڑھنے سے شر شیطان اور ایذائے دشمن سے حفاظت رہے گی۔ اگر کوئی چالیس رات بعد نماز تہجد 3125 مرتبہ پڑھے جو اللہ سے مانگے وہی ملے گا اگر زیارت کی غرض سے پڑھے تو زیارت سے بھی مشرف ہوگا۔ رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھنا بارگاہ محبوب خدا ﷺ تک پہنچنے کا

بہترین وسیلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ معمول کے مطابق پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔ علامہ عالم فقری لکھتے ہیں کہ مجھے اسی درود پاک کو کثرت سے پڑھنے کی بدولت سرکار دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَفْضَلِ الْحَبِیْبِکَ النَّبِیِ الْعَظِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ:- اے اللہ اپنے افضل حبیب عظیم نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر درود اور سلام بھیج۔

(2) درود مقرب

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص درود مقرب پڑھے اسے آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے روز اسے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو تو اسے چاہئے کہ یہ درود روزانہ بعد نماز فجر 41 مرتبہ پڑھے یہ درود پاک "درود شفاعت" کے نام سے بھی مشہور ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

ترجمہ:- اے اللہ محمد ﷺ پر درود بھیج اور قیامت کے دن انہیں بلند مقام پر بیٹھا جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔

(3) درود مشاہدہ

مشاہدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی انعام ہے اور اس کا مطلب چشم باطنی سے غیبی اشیاء کو دیکھنا ہے اور یہ مجاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صاحب مشاہدہ بننا چاہے وہ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ جوں جوں پڑھنے کی تعداد میں اضافہ ہوگا ویسے ہی اسے اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل ہوتا جائے گا۔ بالآخر وہ مقام آ جائے گا کہ اسے مشاہدہ ہونے لگے گا۔ اس کے علاوہ اس درود پاک کو روزانہ 111 مرتبہ پڑھنے سے رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شخص اسے چالیس دن تک روزانہ 3125 مرتبہ پڑھے اس کی ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

ترجمہ:- اے اللہ درود بھیج اپنے حبیب رحمت اللعالمین پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

(4) درود انعام

درود انعام کے پڑھنے سے دین و دنیا میں بے شمار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ اس پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت رہے اور دنیاوی مال و دولت سے بے نیاز رہے تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے۔

اگر کسی کے گھر اولاد نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ ہر جمعہ کے بعد 111 مرتبہ یہ درود شریف مسجد میں بیٹھ کر پڑھے اور مقررہ تعداد مکمل ہونے پر سر سجدے میں رکھ کر اللہ کے حضور اولاد کی دعا مانگے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے کسی فوت شدہ آدمی کو قبر میں راحت رہے تو اسے چاہئے کہ 40 دن تک اس درود پاک کو روزانہ پانچ سو بار پڑھ کر اسے ایصال ثواب کرے انشاء اللہ اس کی قبر کو مثل جنت بنا دیا جائے گا اور وہ

فوت شدہ آدمی عذاب قبر سے محفوظ ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اَنْعَامِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ.

اے اللہ! رسول اکرم ﷺ پر درود بھیج اتنا جتنا کہ تیرا انعام اور بے شمار فضل و کرم ہے۔

(5) درود ابن کثیر

حضرت خالد ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کا وصال کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے کاغذ کا ایک پرچہ لکھا ہوا پایا اور اس پر لکھا تھا کہ ''اے خالد ابن کثیر! تمہیں دوزخ سے نجات ہے'' اس کاغذ کے پرچے کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب لوگ ان کے گھر والوں کے پاس جمع ہو گئے اور ان کی سب خوبی معلوم کرنے لگے۔ ہر ایک حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے اس کے گھر والوں نے بتایا کہ خالد ابن کثیر ہر جمعرات کی رات کو حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر دس ہزار مرتبہ بڑے ادب و اخلاص کے ساتھ یہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش و مغفرت کی خبر اہل دنیا کو دے دی۔

لہٰذا آج بھی اگر کوئی چاہے کہ اس کا خاتمہ بالایمان ہو اور اس کی نجات ہو تو اسے چاہیئے کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں اس درود پاک کو دس ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ خاتمہ بالایمان ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوگا کہ اہل دنیا حیران رہ جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ:- اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جو نبی امی ہیں جو پاک اور پاک کیے گئے ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر درود برکت اور سلام بھیج۔

(6) درود امام شافعی

اس درود پاک کو "درود برکات" بھی کہتے ہیں۔ یہ درود پاک برکات کا خزانہ ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو ہر طرف سے برکات ہی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ درود پاک پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اس کے فضائل بیان کیے ہیں۔ "نسیم الریاض" میں ملا قاری رحمتہ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ اس درود پاک کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنے والے کو جنت کے سارے دروازے کھلے ملیں گے۔

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ امام شافعی کو آپ کی بارگاہ سے کیا انعام ملا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں یہ درود پاک لکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا ہے کہ انشاء اللہ بروز قیامت ان کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۝

ترجمہ:- اے اللہ محمد ﷺ پر تمام ذکر کرنے والوں کے ذکر جتنا اور ذکر سے غافل رہنے والے کے برابر درود بھیج۔

(7) درود حضوری

حضور اکرم ﷺ کی عالم روحانیت میں ایک مجلس لگی رہتی ہے جسے مجلس محمدیؐ کہتے ہیں اس مجلس میں صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور یہ مقام ظاہری حیات میں صرف ان اولیاء کرام کو حاصل ہوتا ہے جنہیں مقام حضوری ملتا ہے اور یہ مقام حاصل کرنے کیلئے درود حضوری بڑا اکسیر ہے۔ لہٰذا جو شخص روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا رہے گا اسے بڑی جلدی حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے بعد مقام حضوری

حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اس درود کو درود حضوری کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبداللہ بن نعمان رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ شیخ صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کونسا درود پڑھوں جو آپ کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ یہ درود پڑھا کرو چنانچہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن نعمان اپنی بقیہ زندگی میں یہی درود پاک پڑھتے رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مُلَاَتْ قَلْبُہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَ عَیْنُہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ:- اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیج کہ جس سے ان کا دل تیرے جلال اور ان کی آنکھیں تیرے جمال میں تر رہیں پھر سرور تائید اور فتح سے صبح کر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر سلامتی و تسلیم نازل فرما۔

(8) درود تاج

''درود تاج'' دراصل عاشقوں کی زبان ہے اہل دل کے جذبات ہیں جسے بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ درود تاج بے پناہ فیض و برکات کا منبع ہے۔ یہ سرکار دو عالم ﷺ کے عاشقوں کا محبوب وظیفہ ہے۔ بے شمار صوفیاء اور اولیاء کرام نے یہ درود پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلہ طریقت میں اپنے ارادت مندوں کو پڑھنے کی تلقین کی ہے۔ اس درود پاک میں پڑھنے والے کو صاحب کشف بنا دینے کی خصوصیت بہت نمایاں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صاحب کشف بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس درود پاک کو روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس عرصہ میں صاحب کشف بن جائے گا اور اگر وہ اس سلسلے کو تاحیات جاری رکھے تو وہ صاحب روحانیت بن جائے گا۔ کیونکہ یہ درود صفائی قلب کیلئے نہایت ہی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس

لئے جو شخص اس درود پاک کو روزانہ پڑھے اس کا دل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ نیکی کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اسے شب جمعہ میں 170 مرتبہ پڑھے اور چالیس جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے انشاءاللہ شرف زیارت سے مشرف ہوگا۔

جادو ٹونے کے اثر کو زائل کرنے اور جنات وشیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس درود پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاءاللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہو جائے گا۔ رزق میں اضافہ کیلئے روزانہ بعد نماز فجر سات مرتبہ پڑھنا روزی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ دشمنوں، حاسدوں، ظالموں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کیلئے اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کیلئے نصف شب کے بعد نماز تہجد کے بعد چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے۔ شفائے امراض کیلئے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفایابی کا موجب ہوگا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس کھجوروں پر "درود تاج" ایک ایک کھجور پر سات سات بار پڑھ کر دم کر کے کھلائی جائیں۔ جب وہ غسل حیض سے پاک ہو تو دم شدہ کھجوریں کھلائیں اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا کرے گا۔ جبکہ ایک اور بزرگ لکھتے ہیں کہ بانجھ عورت کیلئے 21 کھجوروں پر سات دفعہ درود تاج پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرما اس کو کھلائے۔ پھر بعد غسل طہارت کے اس سے ہم بستر ہو۔ خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہوگا۔ اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ درود تاج پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر ہوگی۔

اعظم گڑھ کے ایک شاہ صاحب نے "درود تاج" کے فوائد وفضائل پر بہت تفصیل سے قلم اٹھایا ہے۔ پھر اس درود پاک کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے ذاتی تجربات بھی بیان کیے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء باوضو ہو کر "درود تاج" کو پڑھنا چاہیئے اور اسے ستر بار پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ انشاءاللہ گیارہویں رات کو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوگی۔ دل کی صفائی کیلئے بعد نماز فجر

سات بار پڑھنا چاہیئے بعد از نماز عصر تین بار اور عشاء کے وتروں کے بعد تین بار پڑھنا چاہیئے۔ اس درود پاک کی برکت سے طاعون جیسی وباؤں اور آسیب کے اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

''درود تاج'' ظالم حاکم کے ظلم سے نجات پانے کیلئے چالیس راتیں متواتر پڑھنا چاہیئے اور سخت جان دشمن کا زور توڑنے کیلئے متواتر درود تاج پڑھنا ضروری ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ کی برکت سے ''درود تاج'' کے پڑھنے والے پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اس درود پاک کی برکت سے دنیا کے غم واندوہ کافور ہو جاتے ہیں بعد از نماز فجر سات بار پڑھنے والے کی روزی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

''درود تاج'' کی برکات انسانوں سے ہٹ کر حیوانات پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگر کوئی گائے، بھینس یا بکری بچہ نہ دے تو اس پر ''درود تاج'' پڑھ کر آٹا کھلائیں۔ حاملہ عورت درد میں مبتلا ہو تو پانی پر دم کر کے پلائیں۔ حمل محفوظ رکھنے کیلئے چالیس بار سحری کے وقت پڑھ کر دم کیا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۞ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۞ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۞ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۞ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۞ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۞ جَمِيْلِ الشِّيَمِ ۞ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ۞ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۞ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السّٰلِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَ سِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ. يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۵

ترجمہ:- شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں جن کے وسیلے سے بلا و باقحط مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپ ﷺ کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ ﷺ عرب و عجم کے سردار ہیں آپ ﷺ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ حرم پاک میں منور ہے آپ ﷺ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین راہ ہدایت کے نور مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے مالک امتوں کے بخشوانے والے بخشش و کرم سے موصوف ہیں اللہ آپ ﷺ کا نگہبان جبریل آپ ﷺ کے خدمت گزار براق آپ کی سواری معراج آپ ﷺ کا سفر سدرۃ المنتہٰی آپ ﷺ کا مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ ﷺ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے آپ ﷺ رسولوں کے

سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے گناہ گاروں کے بخشوانے والے مسافروں کے غمخوار دنیا جہان کیلئے رحمت عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مراد خداشناسوں کے آفتاب راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے راہ نما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے جن وانس کے سردار حرمین کے نبی دونوں قبلوں (بیت القدس وکعبہ) کے پیشوا اور دنیا وآخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے جد امجد اور ہمارے اور (تمام) جن وانس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں ایک نور ہیں اے نور جمال محمدیؐ کے مشتاقو! آپؐ پر اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر درود وسلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

(9) درود مصطفٰی ﷺ

اس درود پاک کو کثرت سے پڑھنے والا حضور اکرم ﷺ کی محبت میں محو رہے گا اور جو شخص صبح شام یا ہر نماز کے بعد اس درود شریف کی تلاوت کرتا رہے وہ ذلت سے نکل کر عظمت میں آجائے گا۔ ادنیٰ سے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے گا۔ اگر کسی حاکم یا افسر کے پاس جائے گا تو عزت پائے گا۔ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھنے والے کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اسے سچے خواب آنے لگتے ہیں۔ خواب میں بزرگان اور جلیل القدر ہستیوں کی زیارت ہو گی۔ اگر شدید قسم کے بیمار آدمی کے سرہانے اس درود پاک کو ایک سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ کے حضور بیمار کی صحت یابی کی دعا کی جائے تو اللہ قبول فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ:- اے اللہ درود اور سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفٰی ﷺ پر اور ان کی آل پر اور سلامتی۔

(10) درود کشف

یہ درود صاحب کشف بننے کی کنجی ہے۔ لہٰذا جو شخص صاحب کشف بننا چاہے اسے چاہیئے کہ تین سال تک اس درود پاک کو گیارہ سو مرتبہ صبح اور گیارہ سو مرتبہ سوتے وقت پڑھے۔ انشاء اللہ صاحب کشف ہو جائے گا۔ اور اس پر باطنی اور پوشیدہ راز کھل جائیں گے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی روزانہ اسے چند بار بلاناغہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کی بارش کر دے گا اور اس کے گناہ معاف کر دے گا اور اس کے رزق، مال و دولت میں خیر و برکت ہوگی۔ اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔ قیامت کے دن اسے حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی اور قیامت کے دن میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَةِ شَفِیْعِ الْاُمَّةِ کَاشِفِ الْغَمَّةِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

اے اللہ اپنے نبی رحمت امت کی شفاعت کرنے والے اور پوشیدہ بھیدوں کے کھولنے والے پر اور ان کی آل اور صحابہ پر درود برکت اور سلام بھیج۔

(11) درود تعلق

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص مجھے بہت پسند ہے۔ جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے اسلئے متواتر اور کثرت سے درود پاک پڑھنے سے سرکار ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ درود پڑھنے والے کے درود کو سنتے اور دیکھتے ہیں اور پھر نظر شفقت فرماتے ہیں۔ لہٰذا جو شخص اس درود پاک کو ہمیشہ پڑھے گا وہ سرکار دو عالم ﷺ کی نگاہ پُر انوار کی بدولت ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ ہو جائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر خوش قسمتی یہ ہے کہ میدان حشر میں سرکار دو عالم ﷺ کیساتھ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

ترجمہ:- اے اللہ! درود سلام اور برکت بھیج اپنے رسول رحمۃ اللعالمین پر جو مبعوث کیے گئے اور آپ کی آل اور صحابہ پر بھی-

(12) درود فوائد کثیرہ

یہ درود پاک مندرجہ ذیل پانچ سعادتوں کا حامل ہے۔

(1) جو شخص یہ درود کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے ہر کام میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

(2) جو شخص اسے سوتے وقت روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے گا وہ اتباع سنت اور اطاعتِ رسول اکرم ﷺ کرنے لگے گا۔

(3) جو شخص اسے روزانہ کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا وہ روزِ قیامت سرکارِ دوعالم ﷺ کے قریبی لوگوں میں سے ہوگا اور حضور اکرم ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

(4) اس درود پاک کو پڑھنے والے شخص کو چوتھی سعادت یہ حاصل ہوگی کہ وہ جنت میں جائے گا اور حضور اکرم ﷺ کے حوض کوثر سے پانی پیے گا۔

(5) جو شخص ہر پیر کو ایک سو مرتبہ یہ درود پاک پڑھ کر اپنے فوت شدہ حضرات کو بخشے گا اللہ تعالیٰ اس درود کی برکت سے ان کی مغفرت فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ عَدَدَ اَنْفَاسِ اُمَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ بِبَرَکَةِ الصَّلٰوةِ عَلَیْہِ اجْعَلْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْہِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ وَ عَلٰی حَوْضِہٖ مِنَ الْوَارِدِیْنَ الشَّارِبِیْنَ۝ وَ بِسُنَّتِہٖ وَ طَاعَتِہٖ مِنَ الْعَامِلِیْنَ۝ وَلَا تَحُلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَہٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ٥ وَاغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥

ترجمہ:- اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کی ازواج پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر بشمار آپ کی امت کے سانسوں کے اے اللہ آپ پر درود کی برکت سے ہم کو آپ پر درود بھیجنے میں کامیاب لوگوں میں سے فرما اور آپ کے حوض پر آنے والوں اور پینے والوں سے فرما اور آپ کی سنت پر اور اطاعت پر عمل کرنے والوں سے فرما اور ہمارے درمیان اور حضور ﷺ کے درمیان قیامت کے دن کسی چیز کو حائل نہ کر یارب اللعالمین اور بخش دے ہمیں اور ہمارے والدین کو اور تمام مسلمانوں کو الحمد للہ رب العالمین۔

(13)

جسے صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو اسے چاہیئے کہ مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے اس درود پاک کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی زبانی روایت کی ہے کہ یہ درود زکوٰۃ نہ دے سکنے والوں کیلئے زکوٰۃ کا ثواب بہم پہنچاتا ہے۔ تفسیر ''روح البیان'' میں بھی یہ درود پاک لکھا ہوا ہے اور مؤلف نے لکھا ہے کہ اس درود پاک کو پڑھنے سے مال و دولت میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ ''حصن حصین'' میں اس درود پاک کو بڑی برکتوں اور رحمتوں والا قرار دیا گیا ہے۔ اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی نے بیان کیا ہے کہ جو شخص یہ درود پاک پڑھ کر اللہ سے ستر بار بخشش مانگے گا اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔ جس مال سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے آگ نہیں جلاتی۔ اسی طرح جس جسم و زبان سے یہ درود پڑھا جائے گا اسے آتش دوزخ نہیں جلا سکے گی۔ جو شخص تنگدستی سے نجات حاصل کر کے غنی یا دولت مند بننے کا خواہاں ہے اس کے لیے نہایت مجرب اور مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلٰى

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۞

(14)

دیلمی نے ایک روایت میں اس درود کی فضیلت لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے روز بعد از نماز عصر اگر (80) اسی مرتبہ پڑھا جائے تو قلب کی صفائی ہو جاتی ہے۔ اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل درود پاک امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

(15) درود غوثیہ

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کا دل روشن ہو جائے گا اور سینہ کھل جائے گا اور دینی و دنیاوی حاجات پوری ہوں گی۔ اس کے نزدیک کوئی دکھ اور مصیبت نہیں آئے گی۔ حضرت پیر غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو عموماً یہ درود پاک پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً يَّحِلُّ بِهَا الْعُقَدُ فَيُكْشِفُ بِهَا الْكَرْبُ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۞

(16)

تفسیر "روح البیان" میں لکھا ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل درود پاک کو وظیفے کے طور پر پڑھتا

ہے۔اسے میدان حشر میں بلاحساب ثواب ملے گا۔ یہ درود پڑھنے والا سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ ہوگا اور جنت میں بڑے درجات پائے گا۔ دین و دنیا کے تمام خطرات سے بچا رہے گا۔ حضرت خواجہ فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے۔ اس درود پاک کو بلاناغہ پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کی محبت دائمی حاصل ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ٥

(17)

مندرجہ ذیل درود پاک ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود کا ثواب ملتا ہے۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ جو شخص ہمیشہ درود پڑھے گا اسے دو جہانوں کی نیکیاں میسر آئیں گی۔ اسی لیے اس درود کا نام ''صلوٰۃ السعادات'' رکھا گیا ہے۔ علی بن یوسف شیخ ہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ درود چھ ہزار درود پاک کے برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

(18)

مندرجہ ذیل درود پاک کو ایک ہزار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمت نازل ہوتی ہے۔ جس سے پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔ اس درود پاک کو پڑھنے والے کے غم واندوہ ختم ہو جاتے ہیں اور لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

(19)

شیخ امام عبداللہ بن محمد المغربی القیصری رحمتہ اللہ علیہ روزانہ پچیس ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک پڑھا کرتے تھے اس درود پاک کے ذریعے وہ خود بھی مقام ولایت تک پہنچے اور انہوں نے اپنے شاگردوں کو بھی مقام ولایت تک پہنچایا۔ اس درود پاک کے بے شمار فیوض و برکات ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًاo

20) درود قدسی

بچوں کے پڑھنے کیلئے یہ ایک آسان اور مختصر درود شریف ہے۔ لیکن اس کے فضائل لامحدود اور اس کے اثرات حد سے زیادہ فائدہ بخش اور عجیب ہیں۔ یہ درود شریف ''درود قدسی'' کہلاتا ہے۔ اس میں ایک بھی نکتہ نہیں ہے۔ گھر میں بچوں کو اسلامی احکامات کی تعلیم دیں اور ان کو ہدایت کریں کہ وہ روزانہ بسم اللہ شریف پڑھ کر اس درود شریف کا ورد کریں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان کی ساری زندگی ایک نمونہ بن جائے گی اور آپ کے یہ بچے حد سے زیادہ نیک اور والدین کے فرمانبردار ہوں گے۔ یہ بچے بڑے ہو کر انشاء اللہ والدین کی بے حد خدمت اور فرمانبرداری کریں گے اور والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کیلئے دعا گو رہیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے صالح بنیں تو ان کو یہ آسان

سادرود شریف روزانہ پڑھنے کی ہدایت کریں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمُ

(21) درود قرآنی

اس درود پاک کے الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ اے اللہ قرآن پاک کے الفاظ کے برابر نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ بھیج۔ اس لئے اسے درود قرآنی کہتے ہیں۔ اس درود پاک کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت ہوتی ہے۔ اگر بارش نہ ہوتی ہو تو علاقہ کے لوگ ایک مسجد میں جمع ہو کر اجتماعی صورت میں شماروں پر سوالاکھ مرتبہ یہ درود پڑھیں اور اس کے بعد بارش کی دعا مانگیں انشاء اللہ بارگاہ رب العزت میں دعا قبول ہوگی ابر رحمت فوراً آسمان پر چھا کر برسنا شروع کر دے گا۔

اس درود پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں حب رسول بہت بڑھ جاتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے کمال محبت نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص اسے قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے وقت اور ختم کرتے وقت سات سات مرتبہ پڑھے گا وہ ہمیشہ خوشحال پرسکون رہے گا اس کے علاوہ صبح وشام اسے تین مرتبہ پڑھنا گھر میں خیر و برکت اور اتفاق کا موجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

ترجمہ:- اے اللہ درود بھیج اور پر محمد ﷺ کے اور ان کی اولاد کے اور ان کے دوستوں کے مطابق قرآن کے حروف کی تعداد کے اور ہر ہر حروف کے بدلے ایک ایک ہزار کے عدد کے مطابق۔

(22) درود محمود

یہ درود پاک خیر و برکت کیلئے بہت اکسیر ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے گھر بار' کاروبار' مال و دولت میں خیر و برکت ہو اور اولاد پر اللہ کی رحمت ہو تو اسے چاہیئے کہ بعد نماز فجر روزانہ یہ درود گیارہ مرتبہ پڑھے جو شخص سوتے وقت 100 مرتبہ یہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال و جان کو ہمیشہ حفاظت میں رکھے گا۔ اور جو ادائے قرضہ کی نیت سے گیارہ دن تک روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ پڑھے وہ بہت جلد قرضے سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے چاہیئے کہ سات دن تک بعد نماز عشاء اسے ایک سو گیارہ (111) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تکلیف دور ہو جائے گی۔ کوئی ذہنی پریشانی ہو تو وہ فوراً ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص اس درود پاک کو ایک سو مرتبہ پڑھ کر کسی کام کیلئے کسی حاکم کے پاس جائے تو وہ مہربان ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ ۔ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

ترجمہ:- اے اللہ! اپنی صلوٰۃ و رحمت و برکت بھیج سید المرسلین امام المتقین' خاتم النبین پر جو تیرے بندے رسول خیر کے امام اور رسول رحمت ہیں اور ان کو مقام محمود عطا فرما۔ جس پر رشک کرتے ہیں پہلے والے اور پچھلے سب۔

(23) درود روحی

یہ درود قبرستان میں زیادہ پڑھا جاتا ہے اس کی برکت سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے اور قیامت تک ان کو آرام ملتا رہتا ہے اس کا ثواب ماں باپ کی روح کو بخشنے

کیلئے لاجواب ہے۔ یہ درود مُردوں کیلئے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں اور ان کو عذاب قبر سے نجات مل جائے تو اسے چاہیئے کہ 41 روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اس درود کو روزانہ صبح کے وقت 41 مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اللہ ان کی بخشش کر دے گا اور عالم برزخ میں ان کی قبر کو مثل جنت بنا دے گا۔ اس درود کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اسے پڑھنے سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے لہٰذا جب کوئی قبرستان میں زیارت قبور کیلئے جائے تو اسے چاہیئے کہ وہاں ایک مرتبہ یہ درود پڑھ لے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَةُ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰى صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فِى الصُّوَرِ وَ صَلِّ عَلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَسْمَآءِ وَ صَلِّ عَلٰى نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِى النُّفُوْسِ وَ صَلِّ عَلٰى قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ وَ صَلِّ عَلٰى رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ فِى الرِّيَاضِ وَ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِى التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَحْبَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جب تک نماز باقی ہے اور درود بھیج محمد ﷺ پر جب تک رحمت باقی ہے

اور درود بھیج اوپر محمد ﷺ پر جب تک برکتیں ہیں اور درود محمد ﷺ کی روح پر درمیان روحوں کے اور درود بھیج اوپر صورت محمد ﷺ کے درمیان صورتوں کے اور درود بھیج اوپر نام محمد ﷺ کے اور درود بھیج اوپر نفس محمد ﷺ کے درمیان نفسوں کے اور درود بھیج اوپر قلب محمد ﷺ کے درمیان دلوں کے اور درود بھیج اوپر قبر محمد ﷺ کے درمیان قبروں کے اور درود بھیج اوپر روضہ محمد ﷺ کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم محمد ﷺ کے درمیان جسموں کے اور درود بھیج اوپر تربت محمد ﷺ کے درمیان خاک کے اور درود بھیج اوپر اپنی مخلوق کے بہترین (فرد) ہمارے سردار محمد ﷺ اور اوپر ان کی اولاد کے اور ان کے اصحاب پر ان کی ازواج پر اور ان کی ذریات پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے تمام احباب پر اور درود نازل کر اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

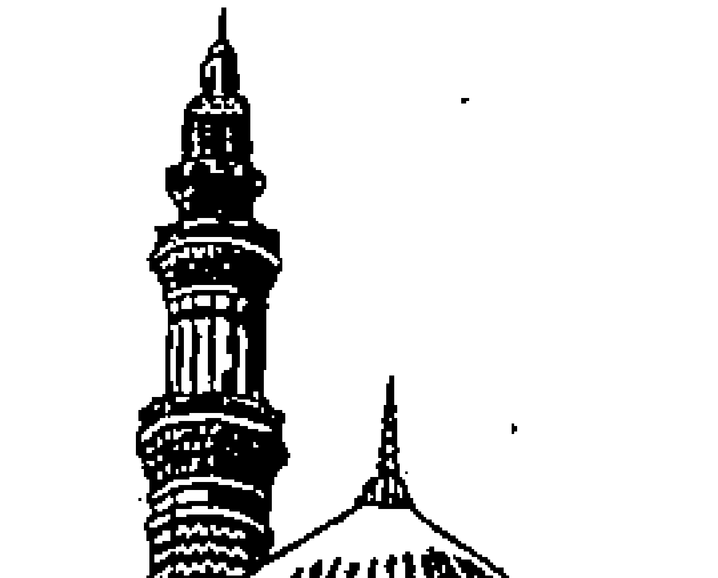

باب نمبر 8

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اطہر

یہ وہ عالی مقام ہے۔ جو رشک خلد بریں ہے۔ کائنات کے عز و شرف کا اصل مرکز اور منبع ہے۔ نبوت و رسالت کی آخری آماجگاہ ہے۔ یہاں ہی وہ ذات اقدس جلوہ فرما ہے۔ جو ساری مخلوقات اور کل کائنات اور فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ تمام انبیاء کرام اور رسولوں کی سردار اور سرتاج ہے۔ یہ سید الانبیاء والمرسلین حبیب رب اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔ یہاں اللہ اور اس کے رسول کے شیداؤں کا ہجوم رہتا ہے اور ہزاروں فرشتے ہر وقت روضہ اطہر پر حاضر رہتے ہیں اور درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ یہ بڑے ادب و احترام کا مقام ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

تجلیات مدینہ میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے اور مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی تو مسجد کے مشرق میں اپنے لیے دو حجرے بھی تعمیر کرائے ایک ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور دوسرا ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ اس وقت دو ہی ازواج مطہرات تھیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے جنوب اور مشرق میں متفرق اوقات میں دیگر ازواج مطہرات کے حجرے تعمیر ہوئے۔ یہ سب حجرے کچی اینٹ سے بنے ہوئے تھے اور چھتیں قد آدم سے ایک بالشت اونچی کھجور کی شاخوں سے پٹی ہوئی تھیں اور سب دروازے مسجد کی جانب تھے۔

خلیفہ ولید کے حکم سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سب حجروں کو مسجد نبوی میں داخل کر دیا۔ ان حجروں کے مشرق میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ جہاں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل جنوب کی جانب حضرت ابو ایوب انصاری کا وہ مکان تھا جہاں حضور اکرم ﷺ نے ہجرت

مدینہ کے بعد قیام فرمایا۔ تمام مہاجرین صحابہ کے مکانات مسجد کے چوگرد تھے اور اکثر کے دروازے مسجد میں بنے ہوئے تھے۔ جن کو آخر زمانہ میں رسول اکرم ﷺ نے بند کرا دیا تھا۔ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازوں کو باقی رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے مکانات مسجد کے جنوب میں تھے جب کہ حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کے مکانات مسجد کے غرب کی جانب تھے۔

امہات المومنین کے مقدس حجروں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کو وہ حیات ابدی عطا ہوئی کہ قیامت تک اس کا وجود قائم اور باقی ہے۔ یہی حجرہ سیدالانبیاء والمرسلین حبیب رب اللعالمین ﷺ کی آرام گاہ قرار پایا اور ہمیشہ کے لیے جلوہ گاہ نبوی بنا۔

حضور اکرم ﷺ کے بعد جب خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو انہیں بھی اسی رشک فردوس حجرہ میں جگہ دی گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو مجھے اپنے سرہانے بٹھا کر فرمانے لگے کہ جن ہاتھوں سے تم نے حضور اقدس ﷺ کو غسل دیا تھا۔ انہی ہاتھوں سے مجھے بھی غسل دینا اور خوشبو لگانا اور مجھے اس حجرہ مبارک کے قریب لے جا کر جہاں سرکار دو عالم ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ اجازت طلب کرنا۔ اگر سرکار دو عالم ﷺ اجازت عطا فرما دیں اور حجرہ مبارک کا دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے عام قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کی تیاری کے بعد جب جنازہ حجرہ مبارک کے سامنے رکھا گیا تو سب سے پہلے میں آگے بڑھا اور جا کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوبکر صدیق یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا کہ حجرہ مبارک کے کواڑ ایک دم کھل گئے اور ایک آواز آئی جس کا اردو ترجمہ کچھ اس طرح سے تھا کہ ”دوست کو دوست سے ملا دو“

جو عشق نبی کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پر سایہ کرتے ہیں

اس کے بعد خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ان کے نصیب میں بھی وصال ابدی لکھا تھا۔ چنانچہ آپ بھی اسی حجرہ شریف میں دفن کیے گئے۔ اسی طرح تینوں حق و صداقت کے آفتاب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریفہ میں غروب ہوئے۔ ابھی ایک اور قبر کی جگہ باقی رہتی ہے جہاں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہوں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مقدسہ صرف ایک کوٹھڑی نما مکان تھا۔ اسی میں آپ رہتی تھیں اور یہیں سرکار دو عالم ﷺ آرام فرماتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگ زیارت کے لیے آنے لگے تو آپ نے بیچ میں دیوار کر کے اس کے دو حصے کر لیے ایک میں آپ خود رہتی تھیں اور دوسرے حصے میں آفتاب رسالت و نبوت جلوہ فرماتے تھے۔ جہاں آنے جانے کے لیے دروازہ بنا ہوا تھا۔ لیکن جب لوگ کثرت سے قبر اطہر و انور کی خاک پاک اٹھا کر لے جانے لگے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس دروازہ کو بند کر دیا اور زیارت کیلئے ایک دریچہ کھول دیا اور بعد میں اس کو بھی بند کر دیا گیا۔

ولید کے دور خلافت میں حجرہ مبارک کی مشرقی دیوار بارش کی وجہ سے گر گئی' والی مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے آ کر فوراً قبور مبارکہ پر پردہ ڈلوایا اور اس دیوار کو تعمیر کرایا۔ پھر ولید کے حکم سے حجرہ شریفہ کے گرداگرد نہایت قیمتی پتھر کا مکان بنایا اور اس سنگی عمارت میں کوئی دروازہ کسی طرف سے نہیں رکھا گیا۔ اب حجرہ شریفہ بھی حجاب میں آ گیا۔ زائرین صرف اس قیمتی پتھر سے بنی ہوئی عمارت کی زیارت سے مستفیض ہونے لگے۔

کچھ عرصہ کے بعد اس عمارت کے ارد گرد صندل کا بنا ہوا چوبی جنگلہ لگا دیا گیا۔ جس میں مختلف سلاطین اپنے اپنے عہد میں تحفظ اور استحکام کی غرض سے تبدیلیاں کرتے رہے۔ بالآخر ۶۷۸ ہجری میں سلطان قلاؤن صالحی کے زمانہ میں ایک احاطہ سنگ رخام کے ستونوں اور محرابوں کا تیار کیا گیا اور انہیں ستونوں پر قبہ شریف کی بنیاد قائم کی گئی اس سے

قبل گنبد نہ تھا۔ ہر محراب کے نیچے دروازے بنائے گئے اور ہر دروازہ میں کواڑ لگائے گئے۔ سنگی عمارت اور اس محرابی احاطہ کے درمیان تقریباً پانچ یا چھ ہاتھ کا فاصلہ تھا اس فاصلہ کو چھت پاٹ کرا سے مسقّف کر دیا گیا اور اس محرابی احاطہ پر ریشمین غلاف ڈال دیئے گئے۔

اس ساری عمارت کا نام ''مقصورہ شریفہ'' ہے اور گنبد شریف کو ''گنبد خضراء'' کہتے ہیں۔

کچھ عرصہ کے بعد مقصورہ شریفہ کے گرداگرد فولاد کی جالیاں لگادی گئیں۔ غرض جوں جوں مخلوق کے اندر جمال محمدی ﷺ کے دیدار کی صلاحیت کم ہوتی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھی ظاہری حجابات میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب کوئی زائر جب حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر جالیوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس جالیوں کے بعد محرابی احاطہ ہے جو ریشمین غلاف سے ملبوس ہے۔ اس کے بعد سنگی عمارت ہے۔ اس سنگی عمارت کے اندر حجرہ شریفہ ہے۔ جہاں حضور اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مقدس و مطہر قبریں ہیں۔

مقصورہ شریفہ پر پہلے کوئی غلاف یا چادر نہیں تھا۔ لیکن جب خلیفہ ہارون الرشید کی ماں زیارت سے مشرف ہوئی تو سب سے پہلے اسی خاتون نے مقصورہ شریفہ پر ریشمین غلاف چڑھائے اس کے بعد سلاطین کی جانب سے برابر مقصورہ شریف پر غلاف چڑھتے رہے اور یہ سلسلہ اب تک بدستور جاری ہے۔

مواجہہ شریف سے جب لوگ درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ اور لوگوں کے درمیان تین دیواریں حائل ہوتی ہیں۔ علماء و صلحاء کا ارشاد ہے کہ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ حجرہ اقدس میں انوار و تجلیات کا نزول اس قدر ہے کہ کوئی نگاہ اور قلب ان کی تاب نہیں لاسکتا۔

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
آب زمزم سے وہاں خوب بجھائیں پیاسیں
یہاں مدفن محبوب کا آ کر جلوہ دیکھو

باب نمبر 9

روضۂ اطہر پر حاضری کے آداب

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی رحمۃ اللعالمین ہے۔ سراپا لطف و کرم ہے اور سرچشمہ شفقت و عاطفت ہے۔ لیکن پھر بھی یہ عالی سرکار کا عالی دربار ہے۔ جس قدر بڑا اور مقدس دربار ہے اسی قدر رعایت ادب واحترام کا مستحق ہے اور نہایت عظمت و حرمت کا مقتضی ہے۔ اس عالی بارگاہ میں باریابی اور فیض یابی کا وہی شخص سزاوار ہے جو اس کے شایان شان ادب واحترام اور عظمت و حرمت میں کوشاں رہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

ایک ولی اللہ نے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک دن روضہ اطہر پر حاضر تھا میں نے دیکھا کہ ایک ہرنی آئی اور ادب سے کھڑی ہوگئی۔ عجز سے سر تسلیم خم کیا اور سلام کیا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر واپس چلی گئی اور جاتے ہوئے اس نے پاس ادب سے روضہ پاک کی طرف پشت نہ کی اس کی کیفیت دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی کہ اس مقام پر حیوانات بھی پاس ادب کرتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ آپ کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب فرمائے تو مسجد نبوی میں حاضری سے پہلے اگر موقع ملے تو غسل کیا جائے اور پھر صاف ستھرے کپڑے پہنے جائیں۔ مسجد نبوی میں داخل ہونے سے پہلے اگر حسب توفیق خیرات دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ ابتداً حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہونے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرنا واجب تھا اور مسلمانوں کو حکم تھا۔

"اے ایمان والو! جب گفتگو کرو تم رسول سے تو اپنی بات چیت سے پہلے کچھ خیرات کر دیا کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتری اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پس اگر تم میں اس کی قدرت نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اور سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کی تعمیل فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک دینار تھا۔ اس کو میں نے بھنا کر رکھ لیا اور جب بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتا ایک درہم خیرات کر دیتا تھا۔ اگرچہ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس کا استحباب اور استحسان اپنی جگہ پر باقی ہے۔ اس کے بعد نہایت ہی ادب کے ساتھ اپنی بد اعمالی پر نادم و شرمسار اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں مست و سرشار مسجد نبوی کے دروازے پر حاضر ہو۔

خموش باش کہ ایں بارگاہِ سلطان است
بہ ہوش باش کہ ایں جاست عرض شوقِ نگاہ
گناہ گارم برگشتہ کائنات زمن
سوائے دامن پاک تو نیست جائے پناہ

مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہوئے بہتر یہی ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہو۔ لیکن اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہو جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت پہلے اپنا داہنا پاؤں اندر رکھے اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے۔ مسجد نبوی میں داخل ہو کر وہاں ظاہری زینت' آرائش و زیبائش میں مشغول نہ ہو جائے بلکہ کمال عجز وانکساری' ہیبت و وقار اور ادب و احترام کے ساتھ نیچی نگاہیں کیے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ درود پاک کا ورد کرتا ہوا ریاض الجنت میں داخل ہو۔ ریاض الجنت سے مراد مسجد نبوی کا وہ حصہ ہے۔ جو قبر مبارک اور منبر نبوی کے درمیان ہے۔

ریاض الجنت میں داخل ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ اگر ریاض الجنت میں جگہ نہ مل سکے تو مسجد نبوی میں جہاں آسانی سے جگہ مل سکے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ اگر وقت مکروہ ہو یا فرض جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تحیۃ المسجد نہ پڑھے اگر جماعت

کھڑی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے اسی میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سفر سے آیا تھا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور اقدس ﷺ اس وقت مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ دریافت فرمایا کہ ''کیا تحیۃ المسجد پڑھ لی ہے'' میں نے عرض کیا ''حضور نہیں پڑھی'' ارشاد فرمایا ''پہلے تحیۃ المسجد پڑھو پھر میرے پاس آؤ''۔

تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کرے۔ اپنی بداعمالیوں پر نادم و شرمسار ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس حبیب و محبوب بارگاہ کے شایان شان ادب و احترام کی توفیق طلب کرے پھر اس نعمت عظمیٰ کے حاصل ہونے پر سجدہ شکر ادا کرے۔

کہاں میں اور کہاں یہ باغ جنت
کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں
جو کچھ ہوا ترے کرم سے ہوا
جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے سے پہلے بارہ گاہ رب العالمین میں سربسجود ہونا درحقیقت رسول کے دربار کی حاضری سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جانا ہے۔ جو بندگی کا اصل تقاضا ہے۔ اب مواجہہ شریف میں حاضری کیلئے اپنے آپ کو تیار کرے۔ یہی وہ عالی مقام ہے جو ابتداء سے انوار ربانی، فیوض یزدانی اور تجلیات الٰہی کا مرکز ہے اور مضطرب دلوں کی آماجگاہ ہے۔ تشنہ قلوب کی سیراب گاہ ہے اور پشیمان انسانوں کی آخری پناہ گاہ ہے۔ یہاں کا باریاب ہمیشہ بامراد اور کامیاب ہے۔ اور نظر کرم کا خواستگار کبھی بھی محروم نہیں ہوتا لیکن شرط یہ ہے کہ اس بارگاہ کا ادب و احترام اس کے شایان شان ہو اور سراپا عجز و انکساری، مجسمہ خشوع و خضوع ہو اور ہر وقت اس عالی مقام کی عظمت و شوکت اور ہیبت و جلال کا پورا پورا استحضار ہو۔ جس قدر استحضار ہوگا اسی قدر انوار و تجلیات سے بہرہ اندوز از

سرفراز ہو سکے گا۔قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُو اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُو اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِیْماًO

ترجمہ:۔''اگر یہ لوگ جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور آ کر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پاتے''۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خطا کار مسلمان کی آخری پناہ گاہ بارگاہ رسالت ہے۔اگر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کوئی مسلمان اپنے قصور کا اعتراف کرے اور معافی کا خواستگار ہو اور رسول اکرم ﷺ بھی اس مسلمان کی معافی کی سفارش فرمادیں۔تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

اب آپ پوری توجہ' حضور قلب اور ادب واحترام سے نیچی نگاہ کیے فرط شوق میں مست و سرشار قبلہ کی جانب سے مواجہہ شریف میں حاضر ہوں۔یہاں ایک دوسرے کو دھکے دینا اور اونچی آواز میں باتیں کرنا بے ادبی ہے۔بندہ ناچیز نے کئی بار دیکھا ہے کہ بعض لوگ یہاں دھکے دینا شروع کر دیتے ہیں اور ادب واحترام کا خیال نہیں رکھتے۔بندہ ناچیز نے ۱۹۹۳ء میں جب حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تو مدینہ منورہ میں جب روضہ اطہر پر حاضری دی تو وہاں بنگلہ دیشی لوگوں کا ایک گروہ آیا اور انہوں نے زور زور سے چیخیں مار کر روضہ اطہر پر رونا شروع کر دیا۔وہ تمام لوگ جو اس وقت روضہ اطہر پر حاضر ہو کر درود وسلام پیش کر رہے تھے ان کی عبادت میں کافی خلل پڑا۔حالانکہ روضہ اطہر کی جالیوں پر قرآن مجید

کی سورۃ الحجرات کی آیت ۳ لکھی ہوئی ہے۔

جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کیلئے خاص کر دیا ہے۔ ان لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے''۔ اس آیت سے پہلے آیت ۲ میں ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے گفتگو کرو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''۔

اس ارشاد ربانی سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس نبوی میں بلند آواز سے گفتگو کرنا بے ادبی ہے۔ جس کی سزا میں تمام سابقہ نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں اور یہ حکم اور یہ سزا ہمیشہ کیلئے ہے۔ مواجہہ شریف میں باادب جالیوں کے سامنے گزرتے وقت پہلے سرکار دو عالم ﷺ کو سلام عرض کرے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرے۔ پھر مواجہہ شریف کے سامنے باادب کھڑے ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ جہاں حضور اکرم ﷺ درود و سلام کو خود سنتے ہیں جہاں رحمت ہی رحمت ہے۔ شفقت ہی شفقت ہے۔

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا ﷺ
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

دربار رسالت میں پہنچ کر درود شریف کی کثرت اس مقدس مقام کا خصوصی وظیفہ اور عالی مشغلہ ہے اور نگاہ لطف و کرم کا اعلیٰ وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ کوئی شخص بھی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے تو آپ اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں لیکن

عام آدمی اس جواب کو سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا لیکن اہل محبت اس جواب کو سنتے ہیں۔ ان کا سرکار دو عالم ﷺ سے خاص رابطہ اور تعلق ہوتا ہے۔ یہ خاص رابطہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کرے اور کثرت سے بلا ناغہ درود شریف کا ورد کرے۔

ادب کا تقاضا یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران قبر اطہر و انور کے سامنے بغیر سلام عرض کئے ہرگز نہ گزرے۔ سکون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر اول بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ اگر مسجد کے باہر بھی قبر اطہر کے سامنے سے گزر ہو تب بھی کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے۔ حضرت ابو حازم صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ابو حازم سے کہہ دینا تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو۔ کھڑے ہو کر سلام بھی نہیں کرتے" اس کے بعد حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ نے کبھی سلام ترک نہیں کیا۔

(وفاء عن الاقشہری۔ فضائل حج)

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران خصوصیت سے درود شریف کی کثرت رکھے جس قدر استحضار قلب اور فراغ باطن کے ساتھ درود پاک کی کثرت ہوگی اسی قدر الطاف نبوی سے بہرہ اندوز ہوگا اور اسے بارگاہ رسالت میں قرب حاصل ہوگا۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کی جانب دیکھنا عبادت ہے اسی طرح مدینہ منورہ میں بیت رسول اللہ کی جانب دیکھنا عبادت ہے۔ مسجد نبوی میں جب تک رہے فرط شوق و محبت میں نگاہ حجرہ شریفہ پر رہے اور جب مسجد نبوی سے باہر ہو تو نگاہ گنبد خضراء پر ہو۔

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو بصد حسرت و یاس، غمگین مسجد نبوی میں

ریاض الجنت میں دو رکعت نفل ادا کرے اور خوب ذوق شوق سے گریہ زاری کے ساتھ دعا مانگے۔ پھر ادب و احترام اور عجز و نیاز کے ساتھ روضہ اطہر پر رخصتی اور و داعی سلام کیلئے حاضر ہو۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد بے قراری اور دل سوزی کے ساتھ دعا مانگے۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ سے پرنم آنکھوں کے ساتھ مدینہ منورہ سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کرے اور دعا کرے کہ سرکار دو عالم ﷺ آئندہ زندگی میں پھر اپنے گناہ گار امتی کو اپنے مقدس دربار میں حاضری کی اجازت عطا فرمائیں۔ رخصت ہوتے وقت حسرت و یاس و الفت کے ساتھ گنبد خضراء اور مدینہ منورہ کی در و دیوار کو تکتا ہوا روانہ ہو۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

اہل محبت جب مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسو مدینہ منورہ کی مقدس خاک پر اس طرح گرتے ہیں جیسے بادلوں سے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کے روضہ اطہر کی حاضری کی بار بار سعادت عطا فرمائے۔ آمین

اٹھ کے ثاقب گو چلا آیا ہوں اس کی بزم سے
دل کی تسکین کا مگر سامان اسی محفل میں ہے

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

باب نمبر 10

روضہ اطہر پر زائرین کے مشاہدات وواقعات

یہ امر متفق علیہ ہے کہ انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس بات کی خود ارشادات نبوی ﷺ سے بھی تصدیق ہوتی ہے مثلاً یہ کہ آپ ﷺ کی امت کے اعمال صبح وشام آپ ﷺ کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی صدیوں کے بے شمار واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حیات ظاہری کے دوران آپ ﷺ کا فیض رشد وہدایت، تعلیم وتلقین اور معجزات کا سلسلہ جاری تھا' اسی طرح وصال کے بعد بھی وہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ یہاں چند ایسے واقعات ومشاہدات تحریر کیے جاتے ہیں جن سے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔

(1) احمد بن صوفی کا بیان ہے کہ وہ تین مہینے بیابان میں پھرتے رہے۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہو کر روضہ اطہر پر حاضری دی اور حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر سو گئے۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اے احمد! تم آگئے ہو'' آپ نے عرض کیا۔ ''ہاں! یا رسول اللہ ﷺ۔ میں بھوکا اور آپ کا مہمان ہوں'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ''اپنے ہاتھ کھولو'' میں نے خواب میں دونوں ہاتھ کھول دیئے تو سرکار دو عالم ﷺ نے میرے دونوں ہاتھوں کو درہموں سے بھر دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھ درہموں سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے بازار جا کر کھانے کا سامان خریدا اور پھر بیابان کی راہ لی۔
(وفاء الوفاء)

(2) عبدالرحمٰن جزولی کی آنکھ ہر سال خراب ہو جایا کرتی تھی۔ ایک سال وہ مدینہ منورہ میں تھے کہ ان کی آنکھ دکھنے لگی وہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور فریاد کی ''یارسول اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور میری آنکھ دکھ رہی ہے'' ''اس فریاد کو ذرا دیر نہ گزری تھی کہ ان کی آنکھ کو آرام آ گیا اور اس کے بعد پھر کبھی ان کو آنکھ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ (شواہد الحق)

(3) ابو محمد اشبیلی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ غرناطے کا ایک شخص اس قدر بیمار ہوا کہ اطباء اس کے علاج سے عاجز ہو گئے۔ زندگی سے مایوسی ہو گئی۔ ابو عبداللہ محمد بن ابی ضال نے ایک خط حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لکھا اس میں چند شعر بھی لکھے جو ''وفاء الوفاء'' کتاب میں درج ہیں۔ وہ خط حجاج کے قافلے میں سے ایک شخص کو دے دیا گیا۔ اس خط میں سرکار دوعالم ﷺ سے اس بیمار شخص کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ وہ قافلہ جب مدینہ منورہ پہنچا اور وہ خط جب روضہ اطہر پر پڑھا گیا۔ اسی وقت وہ بیمار اچھا ہو گیا۔ جب وہ شخص جس کے ہاتھ خط بھیجا گیا تھا۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ بیمار شخص ایسا تندرست ہو گیا تھا کہ اسے گویا اسے کبھی کوئی بیماری لگی ہی نہیں ہے۔ (فضائل حج: مولانا محمد زکریا)

(4) اندلس میں ایک شخص کا بیٹا رومیوں کی قید میں چلا گیا وہ اپنے بیٹے کے بارے میں رہائی کا کوئی ظاہری وسیلہ نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کے مقدس دربار میں فریاد کرنے کے ارادے سے اپنے شہر سے نکلا۔ راستے میں کوئی اس کا واقف کار ملا۔ اس نے پوچھا کہ ''کہاں جا رہے ہو؟'' اس شخص نے جواب دیا۔ رومیوں نے میرے بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور اس کی رہائی کیلئے تین سو دینار زر فدیہ مانگتے ہیں۔ مجھ میں یہ رقم دینے کی استطاعت نہیں ہے۔ اسلئے میں سرکار دوعالم ﷺ سے فریاد کرنے کیلئے مدینہ منورہ جا رہا ہوں۔''

اس واقف کار نے کہا کہ "ہر معاملے میں سرکار دو عالم ﷺ سے فریاد کرنا اچھی بات نہیں ہے۔" مگر وہ شخص نہ مانا اور اپنے ارادے پر قائم رہا اور اس نے مدینہ منورہ کا سفر جاری رکھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس نے روضہ اطہر پر حاضری دی اور درود وسلام پیش کیا اور پھر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنی عرض پیش کی۔ رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم اپنے وطن کو واپس لوٹ جاؤ۔ وہ شخص حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق واپس چلا گیا۔ جب وہ اپنے شہر واپس پہنچا تو اس نے اپنے بیٹے کو گھر میں موجود پایا۔ اس سے حال دریافت کیا تو بیٹے نے بتایا کہ فلاں رات کو مجھے اور بہت سے دوسرے قیدیوں کو اللہ تعالیٰ نے رہائی دے دی۔ وہ رات وہی تھی جس میں وہ شخص اپنے بیٹے کی خاطر سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (شواہد الحق)

(5) امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑا تو ایک صحابی حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے بارش کی دعا فرمائیں۔ وہ ہلاک ہو رہی ہے۔" حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "عمرؓ کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور بشارت دو کہ بارش ہوگی اور یہ بھی کہہ دو کہ نرمی اختیار کرے۔"

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کی خبر دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے اور پھر کہنے لگے۔ "اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اس چیز میں کہ جس سے میں عاجز ہوں۔" (وفاء الوفاء)

(6) محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ ایک شخص نے انکے والد کے پاس اسی (80) دینار بطور امانت رکھے اور وہ یہ کہہ کر جہاد کو چلا گیا کہ میری واپسی تک اگر تمہیں ضرورت پیش

آ ئے تو ان میں سے خرچ کر سکتے ہو اس شخص کے چلے جانے کے بعد قحط سالی کی وجہ سے ان کے والد نے وہ اسی (80) دینار خرچ کر لئے ۔ اس شخص نے واپس آ کر اپنی امانت طلب کی تو ان کے والد نے اس شخص سے اگلے دن آنے کیلئے کہا اور خود میرے والد نے مسجد نبوی کا رخ کیا۔ ساری رات انہوں نے مسجد نبوی میں گزاری کبھی قبر اطہر پر حاضر ہو کر عاجزی سے دعا کرتے اور کبھی منبر شریف کے قریب جا کر دعا کرتے ۔ یونہی تمام رات گزر گئی صبح کے قریب حضور اکرم ﷺ کی قبر اطہر کے قریب دعا کر رہے تھے کہ اندھیرے میں ایک شخص کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا کہ ''اے ابو محمدؒ! یہ لے لو'' میرے والد نے ہاتھ بڑھایا تو دیکھا کہ ایک تھیلی ہے جب اس تھیلی کو کھولا تو اس میں اسی (80) دینار تھے۔ صبح کو میرے والد صاحب نے یہی دینار اس شخص کے حوالے کر دیئے۔ (وفاء الوفاء)

(7) علامہ قسطائی رحمتہ اللہ علیہ جو مشہور محدث ہیں۔ مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ میں ایک دفعہ اس قدر سخت بیمار ہوا کہ طبیب علاج سے عاجز ہو گئے اور کئی سال تک مسلسل بیمار چلا گیا۔ میں نے ایک مرتبہ 28 جمادی الاول 893 ہجری کو جب کہ میں مکہ مکرمہ میں حاضر تھا حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے دعا کی۔ اس کے بعد میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ جس میں تحریر ہے کہ یہ دوا احمد بن القسطلانی کیلئے حضور اقدس ﷺ کی طرف سے حضورؐ کے ارشاد سے عطا ہوئی ہے۔ میں خواب میں جاگا تو مرض کا اثر بالکل نہیں تھا اور میرے جسم میں اس بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ جس بیماری میں کئی سال سے مبتلا چلا آ رہا تھا۔ مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی برکت سے شفا حاصل ہو گئی تھی۔

(8) امام ابو بکر مقری، ابو القاسم طبرانی اور ابو الشیخ مسجد نبوی میں فاقے سے تھے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو امام ابو بکر مقری نے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ﷺ! ہم بھوکے ہیں" یہ عرض کر کے وہ واپس ہوئے۔ ابو القاسم

طبرانی نے ان سے کہا۔ "بیٹھو! اب رزق آئے گا یا موت۔" عشاء کے بعد ابو بکر مقری اور ابوالشیخ تو سو گئے اور ابوالقاسم طبرانی بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے اس کے ساتھ دو غلام ہیں۔ جس میں سے ہر ایک کے پاس کھانے سے بھری ہوئی ایک زنبیل تھی۔ تینوں نے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ان کا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام واپس لے جائیں گے مگر وہ بقیہ کھانے کو بھی ان کے پاس چھوڑ گئے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا لانے والے شخص نے کہا۔ ''کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی تھی؟ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے خواب میں مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ لے جاؤں۔'' (معجزات رسول نمبر ص:404)

(9) امام محمد بن عبید اللہ عتبی سے روایت ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کر کے قبر شریف کے سامنے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک بدو آیا اس نے آ کر قبر شریف کی زیارت کی۔ درود و سلام پڑھا اور پھر یوں عرض کرنے لگا۔ "یا خیر الرسل! اللہ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی" جس میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ ترجمہ ''اور اگر یہ لوگ جس وقت کہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں آپ کے پاس آ جاتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے بخشش مانگتے تو وہ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔'' میں آپ کی خدمت اقدس میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی کا طالب اور آپ کی شفاعت کا امیدوار بن کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر اس نے رو رو کر چند اشعار پڑھے پھر وہ بدو توبہ کر کے روتا ہوا چلا گیا۔ امام عتبی وہیں سو گئے تو انہیں خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم اس شخص سے ملو اور اسے بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کے گناہ معاف کر دیئے۔''

(معجزات رسول نمبر)

(10) ثابت بن احمد ابوالقاسم فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک مؤذن کو دیکھا کہ وہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی ﷺ میں صبح کی اذان دے رہے تھے۔ اذان میں مؤذن نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم تو ایک خادم نے آکر ان کے تھپڑ مار دیا وہ مؤذن رویا اور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ! آپ کی موجودگی میں میرے ساتھ یہ ہورہا ہے۔ اس خادم پر فالج گر گیا لوگ اس کو اٹھا کر گھر لے گئے اور تین دن کے بعد وہ شخص مر گیا۔ (وفا الوفاء)

(11) ابوالعباس بن نفیس مقری رحمۃ اللہ علیہ جو نابینا بھی تھے کہتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ گئے تو تین دن بھوکے رہے۔ پھر انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میں بھوکا ہوں۔'' یہ عرض کر کے وہ سو گئے کچھ دیر کے بعد ایک لڑکی آئی اور پاؤں سے انہیں حرکت دے کر جگایا۔ وہ لڑکی ان کو اپنے گھر لے گئی اور انہیں کھانے کے لئے گیہوں کی روٹی، گھی اور کھجوریں پیش کیں پھر ان کا نام لے کر کہا ''ابوالعباس! کھاؤ میرے جد بزرگوار ﷺ نے مجھے یہ کھانا تمہارے لئے تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ تمہیں جب بھوک لگے ہمارے پاس آجایا کرو۔'' (معجزات رسول نمبر)

(12) عبدالقادر تنیسی فقیروں کی طرح سفر کر رہے تھے مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دی درود و سلام پیش کیا اور سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھوک کی شکایت کی پھر وہیں سو گئے تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان نے انہیں جگا دیا اور اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ وہاں نوجوان نے انہیں ثرید کا ایک پیالہ کئی قسم کی کھجوریں اور بہت سی روٹیاں پیش کیں عبدالقادر تنیسی نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر نوجوان نے گوشت، روٹیوں اور کھجوروں سے ان کا توشہ دان بھر دیا اس کے بعد وہ نوجوان کہنے لگا ''جناب میں چاشت کی نماز کے بعد سویا ہوا تھا کہ خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو یہ کھانا پہنچا دوں۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھے آپ کی جگہ بھی بتا دی تھی اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ آپ نے حضور

اکرم ﷺ سے یہی تمنا کی تھی۔''

(مسموعات امہودی)

(13) علامہ امہودی مسجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ مصر کے حاجیوں کا قافلہ زیارت کے لئے آیا۔ اس وقت علامہ امہودی کے ہاتھ میں اس کمرے کی چابی تھی۔ جس میں ان کی کتابیں تھیں۔ ایک مصری عالم نے ان کے پاس آ کر کہا ''چلو میرے ساتھ روضہ شریف چلو۔'' وہ اٹھ کر اس مصری عالم کے ساتھ ہو لئے جب روضہ شریف کی زیارت سے واپس آئے تو چابی ان کے پاس نہ تھی۔ انہوں نے بہت تلاش کیا مگر چابی نہ ملی۔ چابی کا گم ہو جانا اپنی جگہ پریشان کن تھا۔ مگر تلاش کے باوجود چابی کا کہیں بھی نہ ملنا زیادہ پریشان کن تھا کیونکہ وہ تو مسجد نبوی اور روضہ شریف کے علاوہ کہیں گئے ہی نہ تھے۔ پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے روضہ پر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا۔ ''یا سیدی! یا رسول اللہ ﷺ! میرے کمرے کی چابی گم ہو گئی ہے مجھے اس کی ضرورت ہے اور میں یہ چابی حضور اکرم ﷺ کے در سے مانگتا ہوں۔'' یہ عرض کر کے وہ واپس آئے تو کمرے کے قریب ایک لڑکے کو کھڑا پایا۔ وہ لڑکے کو تو نہیں پہچانتے تھے مگر اس کے ہاتھ میں جو چابی تھی وہ انہوں نے فوراً پہچان لی اور ہاتھ بڑھا کر چابی اس سے لیتے ہوئے پوچھا ''یہ چابی تمہیں کہاں سے ملی؟ لڑکے نے جواب دیا'' رسول اللہ ﷺ کے مواجھہ شریف کے پاس پڑی تھی۔ میں نے وہاں سے اٹھالی۔''

(وفا الوفاء)

(14) رسول اکرم ﷺ کے وصال شریف کے بعد ایک سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچ کر فریادی ہوئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ''تم لوگ ایسا کرو کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر اس میں ایک روشن دان آسمان کی طرف کھول دو تا کہ حضور اکرم ﷺ کی قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔'' لوگوں نے ایسا ہی

کیا۔ خوب بارش ہوئی اور خوب گھاس اگی اور اونٹ اس گھاس کو کھا کھا کر ایسے موٹے تازے ہوگئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اس واقعہ کے بعد سے قحط کے وقت روشن دان کا کھولنا اہل مدینہ کا طریقہ چلا آتا ہے۔ (وفاالوفاء)

(15) مکہ معظمہ میں ایک بزرگ جن کو ابن ثابت کہا جاتا تھا' رہتے تھے۔ وہ ساٹھ سال تک ہر سال حضور اقدس ﷺ کی زیارت کیلئے مدینہ منورہ تشریف لایا کرتے تھے اور زیارت کرکے واپس مکہ معظمہ چلے جاتے تھے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔ کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "ابن ثابت! تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اسلئے ہم تم سے ملنے آگئے ہیں۔"

(فضائل حج: مولانا محمد زکریا)

(16) شیخ ابراہیم بن شیبان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جب مدینہ منورہ پہنچا اور حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دی۔ اور جب قبر اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیک السلام جواب سنا۔

(القول البدیع)

(17) امیر المومنین حضرت معاویہؓ کے زمانے میں مروان نے جوان کی طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا یہ چاہا کہ حضور اقدس ﷺ کا منبر شریف جو مسجد نبوی میں ہے۔ اس کو یہاں سے اکھاڑ کر شام میں امیر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔ جب مروان نے منبر شریف کو اکھڑوانا شروع کیا۔ تو اسی وقت سورج کو گرہن ہوگیا اور مدینہ منورہ میں اس قدر زیادہ اندھیرا ہوگیا کہ ستارے نظر آنے لگے۔ مروان نے آکر لوگوں سے معذرت کی اور خطبہ میں اس کا اعلان کیا کہ اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں ہے بلکہ امیر معاویہ نے یہ لکھا تھا کہ اس

کو دیمک لگ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے اس کے نیچے اور سیڑھیوں کا اضافہ کر کے اس کو اوپر رکھنے کا ارادہ ہے۔ اسی وقت بڑھئی کو بلوا کر چھ سیڑھیاں بنوائیں اور اس کے اوپر اس منبر شریف کو رکھا جس کی وجہ سے منبر شریف کی کل نو سیڑھیاں ہو گئیں۔ ورنہ اس سے قبل حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں منبر شریف کے کل تین ہی درجے تھے۔ دو سیڑھیاں اور ایک اوپر بیٹھنے کیلئے۔ (فضائل حج)

(18) حضرت امام شرف الدین بوصیری اپنے زمانے کے عاشق رسول تھے۔ پہلے پہل جوانی کے عالم میں وہ امراء اور سلاطین کے قصیدے لکھتے رہے مگر بعد میں ترک کر کے حضور اقدس ﷺ کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئے۔ آپ ایک دفعہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور آپ کا نصف بدن بے کار اور بے حس ہو گیا اور حکیموں سے علاج کروا کر مایوس ہو گئے۔ بیماری جب طول پکڑ گئی تو دوست احباب سب ساتھ چھوڑ گئے حتیٰ کہ عزیز واقارب تک بیزار ہو گئے۔ تب عالم مایوسی میں آپ نے قصیدہ بردہ کو حضور اکرم ﷺ کی شان میں تحریر کیا۔ ایک دن جمعہ کی رات کو تنہا مکان میں خالص عقیدہ سے بحضور قلب بار بار یہ قصیدہ پڑھ رہے تھے کہ انہیں نیند آ گئی۔ خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ امام بوصیری نے یہ قصیدہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ جس پر حضور اکرم ﷺ نے بے حد داد دی۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے بدن کے فالج زدہ حصے پر پھیرا اور اپنی چادر (بردہ) مبارک ان پر ڈال دی۔ جب آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو بالکل تندرست و توانا پایا اور دیکھا کہ حضور ﷺ کی عطا کردہ چادر ان کے بدن پر پڑی ہے۔

امام بوصیری نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا۔ مگر جب وہ صبح کو گھر سے نکلے تو راستے میں ایک درویش ملا درویش نے کہا "جناب! وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں لکھا ہے۔" امام بوصیری نے کہا! "میں نے تو حضور اکرم ﷺ کی مدح میں کئی قصیدے لکھے ہیں آپ کون سا قصیدہ طلب فرما رہے ہیں۔" درویش نے کہا "وہی قصیدہ جو آپ نے بیماری کی حالت میں لکھا ہے۔ پھر درویش نے اس

قصیدہ کا مطلع بھی بتا دیا۔'' اور پھر درویش کہنے لگا'' رات کو یہی قصیدہ میں نے دربارِ نبوی میں سنا ہے۔ جب یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور ﷺ اسے سن کر یوں جھوم رہے تھے جیسے بادِ نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے بہت پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر اپنی چادر ڈال دی۔''

درویش کی یہ بات سن کر امام بوصیری نے اپنا خواب بیان کیا اور وہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ یہ قصیدہ درویش کو دینے کے بعد یہ راز لوگوں پر کھل گیا اور اس کی برکت عام طور ظاہر ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ یہ قصیدہ بہاؤ الدین ملک طاہر کے وزیر کے پاس پہنچا اور وہ اس کو اس قدر متبرک سمجھنے لگے کہ ہمیشہ سر و پا برہنہ کھڑے ہو کر سنتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ سعد الدین فاروقی جو وزیر موصوف کے نائب تھے جب نابینا ہو گئے تو خواب میں ایک بزرگ نے ان کو فرمایا کہ بہاؤ الدین سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر رکھو۔ صبح کے وقت سعد الدین نے وزیر موصوف کی خدمت میں جا کر اس خواب کو بیان کیا اور اس قصیدہ کو لا کر عقیدہ و خلوص سے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کو شفاء کامل عطا فرما دی۔ (دلائل الخیرات)

(19) یہ واقعہ میں (مؤلف) اپنے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔ گزشتہ سال جب میں اپنے بھائی کے ہمراہ تیسری مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گیا۔ تو جب ہم رسول اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دینے کیلئے مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے شدید نزلہ وزکام تھا اور ساتھ ہی بخار ہو گیا تھا۔ میں نے عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی ہسپتال یا ڈسپنسری میں جانے کا ارادہ کیا تو میری نگاہ گنبد خضراء پر پڑی میں نے دل میں خیال کیا کہ ہم آقائے دو جہان رحمۃ اللعالمین ﷺ کے مہمان ہیں۔ ہمیں ہسپتال کے چکر لگانے کی بجائے رحمۃ اللعالمین کی مقدس بارگاہ میں التجا کرنی چاہیئے اس لئے میں گنبد خضراء کے سایہ تلے بیٹھ گیا اور حضور اکرم ﷺ کی مقدس بارگاہ میں صحت یابی کیلئے دعا کی۔ پھر ہم مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر

واپس آ گئے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سرکار دوعالم ﷺ کے خصوصی کرم کی بدولت صبح تہجد کے وقت جب میں بیدار ہوا تو میں بالکل تندرست تھا۔ نزلہ' زکام اور بخار بغیر کوئی دوائی استعمال کئے ختم ہو گیا تھا ار مکمل صحت یابی کے بعد میں خوشی خوشی مسجد نبوی کی طرف جا رہا تھا۔

(20) ابواسحاق ابراہیم بن سعید مدینہ منورہ میں تھے ان کے ہمراہ تین آدمی اور تھے وہ فاقہ میں مبتلا ہوئے تو ابراہیم بن سعید نے رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کی۔ ''یارسول اللہ! ہمارے پاس کھانے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ ہمیں تین مد کافی ہیں خواہ کسی چیز کے ہوں'' اس کے بعد ایک شخص ان سے ملا اور اس نے انہیں عمدہ قسم کی کھجوریں دیں۔ یہ کھجوریں تین مد تھیں۔ نہ ایک کھجور کم نہ ایک کھجور زیادہ۔

(وفاءالوفا)

(21) ابن جلاد کا بیان ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور فاقے سے تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ ''یارسول اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں اور بھوکا ہوں'' وہ اتنا عرض کر کے سو گئے خواب میں سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے ایک روٹی عنایت فرمائی جو انہوں نے آدھی کھالی۔ جب آنکھ کھلی تو بقیہ آدھی روٹی ان کے ہاتھ میں تھی۔

(وفاءالوفا)

(22) ایک پچاسی (85) سالہ بوڑھی عورت حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئی۔ مدینہ منورہ میں سرکار دوعالم ﷺ کے روضہ اطہر پر بڑھیا نے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں نہایت ادب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شروع کیا۔ اچانک بڑھیا کی نظر قریب کھڑی ایک خاتون پر پڑی جو ایک کتاب کھول کر بڑے ہی عمدہ القاب

کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہی تھی یہ دیکھ کر بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا۔ عرض کرنے لگی۔ ”یارسول اللہ! میں تو ان پڑھ ہوں اس لئے آپ کے شایان شان القاب کے ساتھ سلام عرض کرنا آتا ہی نہیں۔ آپ کی عظمت وشان واقعی بہت بلند وبالا ہے۔ آپ تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے اور مجھ جیسی ان پڑھ کا سلام آپ کو کہاں پسند آئے گا؟ اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے اس بڑھیاں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ رات جب وہ بڑھیا سوگئی تو سرکار دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے بڑھیا سے فرمایا۔ ”تو مایوس کیوں ہوتی ہے۔ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔“ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دربار میں الفاظ کی بہ نسبت خلوص، محبت اور لگن کو اہمیت حاصل ہے۔

(23) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ تھے۔ آپ ایک مرتبہ اپنے والد محترم کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئے اس وقت آپ کی عمر 15 یا 16 برس تھی۔ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے والد محترم کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا سفر پیدل کیا۔ آپ عشق مصطفیٰ میں غرق راستے میں چپے چپے پر سجدے کرتے اور زمین کو بوسے دیتے جارہے تھے کہ شاید اس جگہ میرے نبی مکرم رحمت دو عالم ﷺ کے قدم مبارک لگے ہوں اور انہیں راستے میں ہر ذرے سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ پیدل طویل مسافت طے کرنے کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے۔ لیکن دونوں باپ بیٹا نے آبلوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ جگہ جگہ شکرانے کے نوافل ادا کرتے اور درود پاک کا ورد کرتے مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین کی طرف رواں دواں تھے۔ آپ نے تقریباً تین سو میل کا پیدل سفر طے کرنے کے بعد آبلہ پا محبوب خدا ﷺ کے در پر حاضری دی۔ گنبد خضراء کو دیکھ کر دور ہی سے آپ پر رقت طاری ہوگئی۔ مسجد نبوی میں نماز ادا کی پھر شکرانے کے نوافل ادا کیے۔ پھر خواجہ زبیر دعائیں مانگ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ آپ سرکار دو عالم ﷺ کے

روضہ مبارک کی جالی تھامے رو رہے تھے کہ اچانک ان کو محسوس ہوا جیسے میرے اندر کوئی چیز سرائیت کر رہی ہے اور سیال چیز کی مانند رگوں میں دوڑ رہی ہے اس کیفیت سے آپ کو طمانیت سی محسوس ہوئی اور وہ عالم غنودگی میں چلے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک گراں بہا خلعت ان کو پہنا دی گئی ہے۔ جس پر جلی حروف میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ سلوک میں آ گئے تو باپ نے پوچھا زبیر بیٹے تم کہاں کھو گئے تھے۔ بیٹے نے ساری کیفیت بیان کر دی۔ باپ نے کہا ''بیٹا! یہ خلعت تمہیں سرکار نے منصب قیومیت پر فائز کرنے کیلئے عطا کی ہے''

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

باب نمبر 11

عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان میں سب سے عظیم نعمت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے یہ عظیم نعمت عطا فرما دیتا ہے اور اس کے دل کو عشقِ مصطفیٰ سے منور کر دیتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

حضرت امام بخاری و امام مسلم نے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے ماں باپ اولاد اور ہر انسان سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضور اکرم ﷺ کی محبت ایمان کی شرط ہے جسے محبت رسول نصیب ہو گئی ہے اسے بشارت ہو کہ اس سے برائی دور ہو جائے گی جو حضور اکرم ﷺ کی شرابِ عشق میں سرمست ہو گیا اسے ابدی عیش اور ازلی دولت نصیب ہو گئی عشق مصطفے ﷺ ایک ایسا راستہ ہے کہ جو تمہیں عالم باقی کیطرف لے جائیگا یہ ایک ایسا راز ہے کہ جو راہ خداوندی ہے یہ ایک خزانہ ہے جس میں دولت ایمان بھری ہوئی ہے محبت رسول ﷺ کے پیاسے ساقی کوثر سے شربتِ وصال پیتے ہیں اور دوزخ کے شعلوں سے محفوظ رہتے ہیں "تذکرہ مشائخ نقشبندیہ" میں تحریر ہے کہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالم بالا میں سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائیگا"

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ نمبر 309)

معارج النبوت جلد اول میں حضرت مولانا معین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کے سرہانے ایک ایسا درخت ہے جو سال میں دو مرتبہ پھول اور پھل سے بھر جاتا ہے ہر پھول کی سات سات پتیاں ہوتی ہیں اور ہر پتی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوتا ہے اس ملک کے بادشاہ کے کارندے (نویں صدی ہجری میں) ایسی تمام پتیوں کو توڑ کر محفوظ کر لیتے تھے اور شاہی خزانے میں بطور تبرک رکھ لیتے تھے انہیں پتیوں سے مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی نابینا بھی آجائے اور پھولوں کی ان پتیوں کو رگڑ کر اپنی آنکھوں پر لگالے تو اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

یہ سب اللہ اور اس کے رسول کے اسم گرامی کی برکت سے ہوتا ہے۔ جس دل پر نام مصطفیٰ قلم قدرت سے لکھ دیا ہو جس کی جان محبت خداوندی اور عشق مصطفیٰ کا گہوارہ ہو اس کے دل کی آنکھیں نورِ بصیرت سے کیوں کر روشن نہ ہوں گی اگر نام مصطفیٰ والی پتیاں کافروں اور مسلمانوں کی آنکھوں کو یکساں نور بصیرت بخشتی ہیں تو اپنے نام لیواؤں اور آشنا دلوں کو نور بصیرت سے کب محروم رکھا جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کے سرہانے اس درخت کے پھولوں کی پتیوں کو اگر انسان نہ بھی اٹھائے تو چند لمحوں کے بعد یا تو زمین اسے نگل جاتی ہے یا کوئی فرشتہ اٹھا لیتا ہے تاکہ نام مصطفیٰ ﷺ کی بے حرمتی نہ ہونے پائے کوئی چارپایہ ان پتیوں کو کھانے کی جرأت نہیں کرتا ہے کوئی آگ ان پتیوں کو نہیں جلا سکتی جس پھول کی پتی پر نام مصطفیٰ ﷺ لکھا ہو دنیا کی آگ اسے نہیں جلا سکتی تو مومن کا دل جس پر ایمان کی قلم سے مصطفیٰ کا نام لکھا ہوا ہو جو دل محبت رسول ﷺ سے معمور ہو جس کے دل میں نورِ عرفان ہو اسے آتش دوزخ کیسے جلا سکتی ہے۔

اللہ نے کر دی حرام آتشِ دوزخ
جس کے ہو دل پر لکھا نام محمد ﷺ

مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میں سچا پکا مومن کب بنوں گا" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تو اللہ تعالیٰ سے محبت

کرے گا" اس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی" فرمایا "جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا" جس نے حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی حضور اکرم ﷺ سے محبت اللہ سے محبت ہے اور حضور اکرم ﷺ کا عشق عین اللہ کا عشق ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو جس سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔"

مدارج النبوت جلد دوئم میں تحریر ہے کہ ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت میرے دل اور روح میں سمائی ہوئی ہے اسکا اثر یہ ہے کہ مجھے میرے رونگٹوں میں بھی اس کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ جس طرح ایک پیاسا سخت پیاس کے عالم میں پانی کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک صحابی کو فرمایا کہ جو کچھ چاہو مجھ سے مانگ لو اس صحابی نے عرض کیا کہ "حضرت! میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا صرف آپ کی غلامی مانگتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس زندگی میں آپ کے قدموں میں رہوں اور آخرت کی زندگی میں بھی جنت میں آپ کے پاس رہوں" سرکار دو عالم ﷺ نے پھر فرمایا مانگ لو شرماؤ نہیں اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں" مگر اس صحابی کو بجز محبت رسول کے کسی چیز کی تمنا نہ تھی دوبارہ عرض کیا۔ "حضور! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو دیکھتا ہی رہوں آپ کی محبت کے علاوہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

کثرت سے درود شریف پڑھنا حضور اکرم ﷺ کی کمال محبت کے حصول کا ذریعہ ہے کیونکہ محبوب کے کثرت ذکر اور اس کے محاسن و کمالات کے بار بار استحضار سے قانون فطرت کے مطابق محبت میں زیادتی ہونا ضروری ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس چند روزہ اور فانی دنیا میں عیش و نشاط کے مزے لینے کی بجائے دنیا کی آسودگی کو رخصت کر کے درود شریف کا کثرت سے ورد کرے تاکہ اس کے دل سے دنیا کی محبت رخصت ہو کر سرکار دو عالم ﷺ کی محبت پیدا ہو جائے اور اس کا دل عشقِ مصطفےٰ ﷺ سے جگمگا اٹھے۔

تمنا ہے کہ جا بیٹھوں تیرے روضہ کی شاخوں پر
قفس جس وقت کہ ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

مدارج النبوت جلد اول میں تحریر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی کے درمیان آپس میں مناظرہ ہوگیا۔ مسلمان جو سچا عاشق رسول تھا اس نے مناظرہ کو ختم کرتے ہوئے عیسائی سے کہا کہ آؤ ہم دونوں اپنا ایک ایک ہاتھ جلتی ہوئی آگ میں ڈالتے ہیں اللہ نے چاہا تو جو جھوٹا ہوگا اس کا ہاتھ جل جائے گا۔ دونوں نے اس چیلنج کو قبول کرلیا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں دونوں نے اپنا ایک ایک ہاتھ رکھا مگر اللہ کی قدرت سے دونوں کے ہاتھ محفوظ رہے اور آگ نے کسی شخص کے ہاتھ کو نہیں جلایا عاشقِ رسول نے بارگاہ رب العزت میں التجا کی ''یا الٰہی! میں تیری ذات پر ایمان رکھتا ہوں اور تیرے حبیب کی رسالت کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حبیب سے محبت رکھتا ہوں اسی لیے میرا ہاتھ محفوظ رہا مگر عیسائی کا ہاتھ کیسے بچ گیا؟'' غیب سے ندا ہوئی ''اے میرے حبیب کے عاشق! تو میرے حبیب کی محبت کے صدقے بچ گیا۔ مگر عیسائی کا ہاتھ اس لئے محفوظ رہا کہ جس آگ میں میرے حبیب کے عاشق کا ہاتھ تھا اس آگ میں عیسائی کا ہاتھ جلانا بھی مناسب نہیں تھا۔ اس لئے تیری وجہ سے اس کا ہاتھ بھی محفوظ رہا۔''

عاشقِ رسول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا درجہ حضور اکرم ﷺ سے کیوں بلند ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ سے بلند ہے۔ اس نے کہا کہ ''حضرت محمد ﷺ زمین کے اندر دفن ہیں جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں۔'' آپ نے جواب میں فرمایا کہ ''پانی کے بلبلے ہمیشہ سطح آب پر رہتے ہیں اور گہرا پانی ہمیشہ دریا کی تہہ میں ہوتا ہے'' یہ بات سن کر سوال کرنے والا شخص بہت شرمندہ ہوا۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ سچے عاشقِ رسول تھے۔ آپ کو سرکار دو عالم ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یمن کی طرف سے مجھے محبت کی خوشبو آتی ہے۔ کیونکہ وہاں میرا دوست اویس قرنی رہتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے پیدا کرے گا جن کی اشکال خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ جیسی ہوں گی ان کے جلوس میں خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ساری مخلوق یہ منظر دیکھے گی مگر کوئی شخص پہچان نہیں سکے گا کہ اصل خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دنیا میں ان کو لوگوں سے چھپائے رکھا اسی طرح قیامت کے دن بھی ان کو غیروں کی نگاہوں سے دور اور محفوظ رکھے گا۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ میرے آقا سرکار دوعالم ﷺ کے جنگ احد میں دو دندان مبارک شہید ہو گئے ہیں۔ تو مجھے یہ بالکل معلوم نہ تھا کہ میرے آقا کے کون سے دندان مبارک شہید ہوئے ہیں۔ مگر میرے آقا کی موافقت نے مجھے بے چین کر دیا۔ میں نے پہلے اپنا ایک دانت توڑا پھر مجھے خیال ہوا شاید میرے آقا کا یہ والا دانت شہید نہ ہوا ہو۔ پھر اپنا دوسرا دانت توڑا پھر تیسرا توڑا غرض یہ کہ جوں جوں جنون موافقت شدت اختیار کرتا گیا۔ میں دانت توڑتا گیا حتیٰ کہ سارے دانت توڑ دیئے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کے اس عاشق کی یہ ادا بہت پسند آئی اور اس کے لئے کیلے کا درخت پیدا کیا۔ کیونکہ ٹوٹے دانتوں کے ساتھ سوائے نرم کیلوں کے اور کوئی چیز کھانا ممکن نہ تھا۔

سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کو اسلام کی دولت سے اللہ تعالیٰ نے خود روشناس کروایا ہے اور یہ خدا کی رحمت و فضل کا اعجاز ہے کہ وہ میرا نادیدنی عاشق بن گیا'' خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کو قرب رسول اور دیدارِ مصطفٰے کا بڑا اشتیاق تھا مگر آپ کو چشم باطنی کے اشارے سے سرکار دوعالم ﷺ نے مدینہ منورہ آنے سے روکے رکھا۔ جس کی ایک وجہ تھی کہ آپ کی والدہ نابینا تھی اور ان کی خدمت کرنے والا آپ کے علاوہ کوئی نہیں تھا سرکار دوعالم ﷺ نے دنیا سے رحلت فرمانے سے قبل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا خرقہ میرے دوست اویس قرنی کے پاس پہنچانا اور ان سے امت کی بخشش کے لئے دعا کروانا۔ حضور اکرم ﷺ کے دنیا سے رحلت

فرما جانے کے بعد حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ حضور اکرم ﷺ کا خرقہ مبارک لے کر اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کی تلاش میں نکلے۔ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ جنگل میں لوگوں کے اونٹ اجرت پر چرا کر اپنا اور اپنی نابینا والدہ کا پیٹ پالا کرتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وادی عرنہ میں پہنچے تو دیکھا کہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نماز ادا کر رہے ہیں اور ان کے اونٹوں کو فرشتے چرا رہے ہیں۔ جب اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ آگے بڑھے اور کہا ''اے اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ساتھ یہ خرقہ مبارک کا تحفہ بھی عنایت فرمایا ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ آپ امت کی بخشش کیلئے دعا فرمائیں۔''

حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا۔ ''لائیے یہ خرقہ مبارک مجھے عطا کیجئے تا کہ میں حسب حکم آقا دعا کروں۔'' جب انہیں خرقہ مبارک دیا گیا تو وہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے کچھ فاصلے پر چلے گئے اور زمین پر سجدہ ریز ہو کر بارگاہ ایزدی میں عرض کی۔ ''اے خداوند عالم! میں اس وقت تک یہ خرقہ مبارک نہیں پہنوں گا جب تو سرکار دو عالم ﷺ کی ساری امت کو میری سفارش پر بخش نہ دے گا'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں نے تیری دعا کی برکت سے چند اشخاص کو تیری سفارش پر بخش دیا ہے۔'' آپ نے پھر عرض کیا ''اے میرے پروردگار! جب تک تو سب کو نہیں بخشے گا میں خرقہ مبارک نہیں پہنوں گا۔'' ندا آئی'' میں نے کئی ہزار افراد کو بخش دیا ہے۔'' عرض کی ''اے میرے پروردگار میں سب کو بخشوانا چاہتا ہوں'' آپ ابھی یہ التجا کر ہی رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے قریب آ گئے۔ آپ دونوں کو خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا'' آپ لوگ یہاں کیوں آ گئے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی آمد نہ ہوتی تو میں نے اس وقت تک یہ خرقہ مبارک نہیں پہننا تھا جب تک میں اپنے آقا کی ساری امت کو بخشوا نہ لیتا اور مجھے پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری سفارش پر میرے آقا کی ساری امت کو بخش دینا تھا۔

جو عشقِ نبی کے جلووں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پہ سایہ کرتے ہیں

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب عاشقِ رسول تھے۔ آپ نے اتنے حج کئے ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ آپ ہر سال حج کرنے کے آرزومند رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح میری آقا کے در پر حاضری ہو جاتی ہے۔ جب مدینہ منورہ قریب آتا تو آپ کے چہرے پر گلاب کھلنے لگتے تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں اور خادموں کو حکم دیتے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب آقا کی بستی میں لٹادو۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپ کسی سائل کو اپنے در سے خالی نہیں بھیجتے تھے۔

ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں ایک سبزی فروش صدا لگا رہا تھا۔ ''پودینہ خریدو اور مدینہ منورہ کی زیارت کرو'' آپ نے اپنے خادم سے کہا کہ ''اس سے سارا پودینہ خرید لو۔ اللہ اس شخص کی زبان کو سچا کرے۔'' یہ آپ کا سرکار دو عالم ﷺ سے عقیدت ومحبت کا ایک انداز تھا۔ آپ کو مدینہ منورہ کی ہر چیز غرضیکہ مٹی تک سے محبت تھی۔ آپ مدینہ منورہ سے مختلف سبزیوں کے بیج علی پور لا کر اپنی خانقاہ کے باغیچوں میں بوتے اور ان سبزیوں کو ترکاری میں استعمال کرتے اور فرماتے کہ مجھے اس کھانے سے مدینۃ النبی ﷺ کی خوشبو آ رہی ہے۔ آپ ہمیشہ مدینہ منورہ سے لایا ہوا کپڑا استعمال کرتے اور فرماتے یہ میرے آقا کے شہر کا کپڑا ہے۔ ایک دفعہ آپ مدینہ منورہ سے لائے ہوئے کھدر کا سوٹ پہنے بیٹھے تھے کہ نواب افتخار حسین خان ممدوٹ آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ خادم نے کہا ''حضرت! دوسرا لباس پہن لیجئے۔ نواب صاحب کیا سوچیں گے کہ آپ کھدر پہنتے ہیں۔'' آپ نے جواب دیا'' یہ کھدر مدینہ منورہ کا ہے نوابی اور ممدوٹی سب یہاں دھری رہ جائے گی۔ یہ کھدر صرف نصیب والوں کو ملتا ہے۔'' ایک دفعہ آپ کے مخالفین نے کہا کہ ''جماعت علی! آپ سید نہیں ہیں سیدوں کو آگ نہیں جلاتی اگر تم سید ہو تو آگ میں جل کر دکھاؤ۔'' پیر جماعت علی شاہ صاحب نے یہ چیلنج قبول کر لیا۔ ایک وسیع جگہ پر ایک بڑی آگ جلائی گئی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے دوزخ دہک رہا ہے۔ آگ کی تپش کی وجہ سے لوگ دور دور کھڑے تھے عاشقِ رسول پیر جماعت علی شاہ صاحب بے خطر جوتے اتار کر آگ میں کود پڑے اور فرمایا'' جس کا دل چاہتا ہے میرا دامن پکڑ کر آگ میں چلا آئے۔'' آپ کے ساتھ بارہ باہمت نوجوان بھی

آگ میں داخل ہو گئے مگر آگ نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا۔ یہ خدا کا کرم تھا جو اس نے اپنے خاص بندے اور سچے عاشق رسول پر کیا ہوا تھا۔

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

جب انگریزوں کی ہندوستان پر حکومت تھی اس وقت انگریزوں کو یہ بات معلوم تھی کہ تحریک آزادی کا ایک اہم مرکز سیال شریف بھی ہے۔ چنانچہ انگریزوں نے اس مرکز کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے شاطرانہ چال چلی اور حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کو ہز ہولی نیس یعنی ''تقدس مآب'' کا خطاب دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ اعزاز اس زمانے میں بہت بڑا مذہبی اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ اس خطاب کی عطا کا پروانہ جب حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس پروانے کو پرزے پرزے کر کے نذر آتش کر دیا اور فرمایا کہ ''حضور اکرم ﷺ کی غلامی میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے اس کے ہوتے ہوئے دنیا کا ہر اعزاز میری نظر میں بے وقعت' بے معنی اور کم تر ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنے کرم و احسان سے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی محبت پیدا کر دے اور شب و روز ہمیں کثرت سے درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الٰہی عشق محمد ﷺ میں میرا دل معمور ہو جائے
پڑھتا ہوں جو درود وہ مقبول ہو جائے

عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے چند ایمان افروز واقعات

عاشقانِ رسول ﷺ کے چند ایمان افروز واقعات تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں سرکار دو عالم ﷺ کی محبت میں مزید اضافہ ہو سکے۔

(1) حضرت سید پیر جماعت علی شاہ صاحب ہر سال حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے جاتے اور اپنا زیادہ وقت مدینہ طیبہ میں گزارتے تھے۔ آپ کو مدینہ منورہ کی ہر چیز سے عقیدت ومحبت تھی۔ وہاں کے پرند چرند حیوانوں اور جانوروں تک سے پیار تھا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ آپ کے رگ وپے میں بسا ہوا تھا۔ نبی مکرم ﷺ کا اسم گرامی سنتے ہی آپ کی آنکھیں پرنم ہو جایا کرتی تھیں اور طبیعت میں وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں باب السلام کے نزدیک چند کتے لیٹے ہوئے تھے۔ ایک ناسمجھ نے جاتے جاتے ایک کتے کو لاٹھی ماری جس کی وجہ سے وہ کتا لنگڑاتا اور درد کے مارے چیختا چلاتا جارہا تھا کہ آپ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ فوراً اس کتے کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور اس شخص سے کہا "اے ظالم! تو نے یہ کیا کر دیا۔ یہ کوئی معمولی کتا نہیں ہے بلکہ یہ مدینہ طیبہ کا کتا ہے۔" پھر آپ نے اپنا عمامہ مبارک پھاڑ کر کتے کی زخمی ٹانگ پر پٹی باندھی اور اسے پیار کیا اور بازار سے کھانا منگوا کر اس کتے کو کھلایا۔

(2) حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ جب باہر سے مدینہ منورہ آتے تھے تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ادب واحترام کی وجہ سے سواری سے اتر جاتے تھے اور گریبان کے بٹن بھی کھول دیتے تھے کہ شاید نقش پائے نبوی ﷺ کا کوئی ذرہ ان کے سینہ دل کو چھو جائے۔ آپ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ "اے اللہ تعالیٰ! تو نے مجھے مدینہ کی جس خاک سے اٹھایا ہے اسی خاک میں ہی مجھے ملا دے۔" ایک دفعہ خلیفہ مہدی نے اپنے ایک خاص مصاحب ربیع کو تین ہزار اشرفیاں دے کر امام مالک کی خدمت میں بھیجا۔ امام صاحب نے یہ نذرانہ قبول فرمالیا لیکن ربیع نے رخصت ہونے سے پہلے امام مالک سے کہا کہ "خلیفہ کی یہ خواہش ہے کہ آپ ان کے ہمراہ بغداد شریف تشریف لے چلیں۔" امام مالک نے فرمایا "اگر مجھے ایک دن بھی سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اطہر نظر نہ آئے تو دل پر قیامت سی گزر جاتی ہے۔" امام مالک نے مزید فرمایا "ربیع میں نور کے اس حصار سے نکل کر بھلا کہاں جا سکتا ہوں میں تو پہچانا ہی اسی کی ذات کے حوالے سے جاتا ہوں اگر اس کا دامن چھوٹا تو یہ مالک

بے نشان ہو جائے گا۔" یہ کہتے ہوئے امام مالک نے ربیع کو تین ہزار اشرفیوں کی وہ تھیلی واپس لوٹا دی جو خلیفہ نے انہیں نذرانے کے طور پر بھجوائی تھی اور فرمانے لگے۔ "ربیع! اپنے امیر المومنین سے کہہ دینا کہ مالک مدینہ کی خاک کے ایک ذرے کے بدلے میں ساری دنیا کی دولت ٹھکرا دینے کا جذبہ رکھتا ہے۔" مدینہ منورہ میں انتقال کے وقت امام مالک کے مریدوں نے آپ کی زبان مبارک سے جو آخری الفاظ سنے ان کا مفہوم یہ تھا۔

"اے جہانوں کے پالنے والے! تیرا مجھ پر یہ احسان عظیم ہے کہ تو نے اپنے عاجز اور گناہ گار بندے مالک بن انس کو مدینہ کی خاک سے اٹھایا اور آج خاک مدینہ میں ہی ملا دیا۔"

(3) حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب 1916ء میں لاہور میں مقیم تھے۔ حج کے دن آنے والے تھے۔ مگر آپ کو سردی سے اتنا سخت بخار آ گیا تھا کہ لوگ حیران تھے کہ آپ زندہ کیسے ہیں۔ ایک دن آپ کو 104 ڈگری بخار تھا۔ کسی دوا سے کوئی آرام نہیں آ رہا تھا۔ سردی کی وجہ سے آپ کے جسم میں ایک ایسی کپکپی طاری تھی کہ آپ کے اوپر کئی لحاف ڈالنے کے باوجود سردی دور نہیں ہو رہی تھی۔ اس وقت ایک نعت گو شاعر حافظ پیلی بھیت والے آ گئے۔ آپ نے ان کو دیکھا تو فرمایا "حافظ صاحب! میں اتنا علیل ہوں کہ مجھ سے اٹھا نہیں جاتا ورنہ میں اٹھ کر آپ کے استقبال کو آتا۔ آپ میرے آقا سرکار دو عالم ﷺ کی تعریف میں شاعری کرتے ہیں۔ اس بیماری کے عالم میں آپ مجھے کوئی تازہ نعت سنائیں۔" حافظ صاحب دو زانو آپ کے پاس بیٹھ گئے اور درد بھرے لہجے میں نعت سنائی۔ نعت سننے کی دیر تھی کہ شاہ صاحب نے تمام لحاف اوپر سے پھینک دیے اور اٹھ کر جوتے پہنے اور خادم کو حکم دیا کہ ابھی اسٹیشن کو چلو میں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے اور سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دینے کیلئے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ لوگوں نے آپ کو روکنے کی بہت کوشش کی عرض کی۔ "حضرت! آپ کو نمونیا ہو جائے گا لہٰذا لحاف میں لیٹے رہیے۔" مگر آپ نے ایک نہ سنی اور دیار حرم کو جانے کیلئے مصر رہے۔ کچھ لوگوں کو خیال ہوا کہ بخار اور سردی کی وجہ سے آپ کو سرسام ہو گیا ہے۔ آپ کو کشف کے ذریعے لوگوں کے

خیال کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا ”میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے نہ سرسام ہوا ہے اور نہ ہی میری دماغی حالت خراب ہے بے شک میری نبض دیکھ لو“ لوگوں نے جب نبض دیکھی تو حیران رہ گئے کہ آپ بالکل ٹھیک تھے۔ بخار کا نام ونشان نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا ”یہ میرے آقا نبی رحمت ﷺ کے ذکر کا اعجاز ہے جس نے تمام تکلیف دور فرمادی اور اب میرے آقا نے مجھے اپنی طرف ازخود بلایا ہے۔ آپ اسی روز حج کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔

(4) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم ﷺ سے والہانہ عشق تھا۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ اس قدر ملول اور شکستہ دل ہوئے کہ عمر بھر نہ کوئی مکان بنایا اور نہ کوئی باغ لگایا۔ جب بھی حضور ﷺ کی یاد آتی تھی تو بے قابو ہو کر رونے لگتے تھے۔ جب بھی حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی زبان پر آتا آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ کوئی آپ کے سامنے حضور ﷺ کا ذکر کرتا تو بے قابو ہو کر رونے لگتے۔ جب غزوات رسول کے مقامات سے گزر ہوتا آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ بعض لوگ ان کے عشق رسول کی کیفیت دیکھ کر انہیں مجنون تک کہنے لگے تھے۔ سفر وحضر میں حضور ﷺ نے جہاں کبھی نماز ادا فرمائی آپ بھی وہاں نماز ادا کرتے۔ جہاں حضور ﷺ نے آرام فرمایا آپ بھی وہاں آرام فرماتے۔ جن درختوں کے سائے میں حضور ﷺ نے کبھی آرام فرمایا تھا آپ ان کو پانی دیتے رہتے تھے تا کہ یہ خشک نہ ہو جائیں اور آپ بھی ان درختوں کے سایہ میں آرام کر کے سنت کی پیروی کرتے۔ جب سفر میں واپس لوٹتے تو سب سے پہلے روضہ اطہر پر حاضری دیتے اور درود وسلام پیش کرتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ساٹھ (60) حج کئے اور ایک ہزار عمرے کیے۔ مناسک حج کی ادائیگی کے دوران جہاں جہاں حضور ﷺ نے طہارت کی تھی۔ آپ بھی وہاں ضرور طہارت کرتے تھے۔ حج کے سفر میں وہی راستہ اختیار کرتے جو حضور ﷺ نے اختیار کیا تھا۔ جن مقامات پر حضور ﷺ نے منزل کی تھی آپ بھی وہاں منزل کرتے تھے۔ حضور ﷺ مسجد قبا میں کبھی پا پیادہ اور کبھی سواری پر تشریف لے جاتے تھے۔ آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ مدینہ منورہ سے اتنی محبت تھی کہ کسی حالت

میں بھی وہاں سے نکلنا گوارہ نہ تھا۔ ایک مرتبہ ایک غلام نے تنگدستی کی بناء پر مدینہ چھوڑنے کی اجازت چاہی فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ''جو شخص مدینہ کے مصائب پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

(5) حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جب تشریف فرما تھے تو آپ کو ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی نعلین مبارک دیکھنے کا موقع ملا۔ تو آپ نے بے اختیار نعلین مبارک کو چوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ آپ کو سرکار دو عالم ﷺ کی سنت سے اس قدر عقیدت تھی کہ آپ پیروی سنت میں ایندھن بھی خود چن کر لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے ایک مرید نے آپ کو نعلین کا جوڑا پیش کیا آپ نے خوش ہو کر قبول فرمالیا کہ نعلین پہننا سنت ہے۔

(6) ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں حیات النبی ﷺ پر بحث چھڑ گئی۔ ایک بدو جو سلطان بہاؤالدین قادری کا مرید اور عاشق رسول تھا اس نے بحث کرنے والوں سے کہا کہ میری کمر کے گرد چادر لپیٹ دو۔ چادر لپیٹ دی گئی تو پھر اس بدو نے کہا اب اس چادر کو زور لگا کر دونوں طرف سے دو آدمی کھینچیں۔ دو آدمیوں نے زور سے چادر کو کھینچا تو یہ چادر اس بدو کی کمر کو چیرتی ہوئی پار ہو گئی لوگ حیران رہ گئے۔ بدو مسکرایا اور بولا میں اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کا ایک ادنیٰ سا غلام ہوں چادر تلوار کی طرح میرے جسم سے پار ہو گئی ہے مگر میں اب بھی زندہ ہوں اور حضور اکرم ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور حبیب ہیں ان کی حیات کس طرح مشتبہ ہو سکتی ہے۔ مخالفین نہایت شرمندہ ہوئے۔

(7) ایک یہودی شیخ عبدالنبی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بتایئے کہ سرکار دو عالم ﷺ کو معراج روحانی ہوئی یا جسمانی میں سوچتا ہوں کہ آپ سات آسمانوں کی سیر کر کے جب واپس تشریف لائے تو رات کا وقت تھا بستر گرم تھا اور وضو کا پانی بھی رواں

تھا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ آپ اس وقت عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی آپ نے یہودی کی بات سن کر فرمایا کہ ''تم میرا کرتہ لے جاؤ اور دھوبی سے دھلوا کر واپس لاؤ''۔ اس یہودی نے کہا ''حضرت! رات ہوگئی ہے باہر بارش ہو رہی ہے۔ اس وقت دھوبی کہاں ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا ''میں نے جو کہا ہے اس پر عمل کرو۔'' چنانچہ وہ یہودی مجبور ہو کر کرتہ لے کر باہر نکلا جب اس نے مسجد سے باہر قدم رکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ دوپہر کا وقت ہے۔ تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ وہ حیران اور پریشان ندی کے کنارے پہنچا تو دھوبی کپڑے دھو رہا تھا۔ اس یہودی نے دھوبی کو کرتہ دھونے کے لیے دیا۔ چنانچہ کرتہ دھلوانے کے بعد اس کو سوکھا کر واپس مسجد میں آ گیا جب اس نے مسجد میں قدم رکھا تو دیکھا وہی رات کا وقت ہے۔ بارش ہو رہی ہے اس شخص کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی آپ نے اس یہودی کو بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ادنیٰ اور ناچیز بندے اور حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام کو اس قدر قدرت عطا فرمائی ہے کہ رات کو دن اور دن کو رات دکھا سکتا ہوں۔ تو کیا اس حاکم الحاکمین اور رب العالمین کو یہ قوت نہیں کہ وہ اپنے پیارے محبوب کو معہ جسم کے آسمانوں کی سیر ایک لمحے میں کرا دے۔ کیا تو ''کن فیکون'' کو بھول گیا ہے یہ بات سن کر یہودی اس قدر متاثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور آپ کی بیعت کر لی۔

(8) حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ زبردست عاشق رسول تھے۔ آپ کے بارے میں ''فیضان سنت'' میں یہ واقعہ تحریر ہے کہ ایک دفعہ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئے۔ آپ نے جب مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دی تو دیکھا کہ مولانا سید نعیم الدین بھی روضہ اطہر پر حاضری کیلئے موجود ہیں۔ ملاقات کی اس وقت جرأت نہ ہو سکی کیوں کہ روضہ اطہر کی سنہری جالیوں کے سامنے بات چیت کرنا بھی بے ادبی ہے۔ درود و سلام سے فارغ ہونے کے بعد باہر بہت تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ آپ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اکثر حضرت ضیاء الدین احمد قادری رضوی کے پاس حاضری دیا کرتے

تھے۔ وہاں گیا مگر وہاں بھی آپ کے متعلق کچھ پتہ نہ چل سکا۔ حیران تھے کہ آپ اگر مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو کہاں چلے گئے۔ دریں اثناء مراد آباد (بھارت) سے ٹیلی گرام حضرت شیخ ضیاء الدین قادری صاحب کے پاس آیا کہ فلاں دن فلاں وقت حضرت مولانا نعیم الدین صاحب کا مراد آباد میں وصال ہو گیا ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان نے جب وقت ملایا تو وہی وقت تھا۔ جس وقت مولانا نعیم الدین مراد آبادی روضہ اطہر کی سنہری جالیوں کے سامنے درود و سلام پیش کرتے ہوئے دکھائی دیے تھے۔ فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی آپ نے انتقال فرمایا فوراً بارگاہ رسالت میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے حاضر ہو گئے۔

تمنا ہے کہ جا بیٹھوں تیرے روضہ کی شاخوں پر
قفس جس وقت کہ ٹوٹے طائر روح مقید کا

(9) یہ ایمان افروز واقعہ میں (مؤلف) نے ایک عالم دین سے سنا ہے کہ پاکستان سے ایک عالم دین حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب گئے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ایک دن وہ مسجد نبوی سے نکل کر جنت البقیع کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ مدینہ منورہ میں دو جنتیں ہیں ایک ریاض الجنت اور دوسری جنت البقیع۔ وہ عالم دین دل میں یہ خیال کرتے ہوئے جنت البقیع کی طرف جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک بزرگ آتے دکھائی دیئے۔ جب وہ بزرگ ان کے قریب آئے تو یک لخت رک گئے اور اس عالم دین کے چہرے کو غور سے دیکھا اور فرمانے لگے۔ ”دل سے یہ خیال نکال دے کہ مدینے میں دو جنتیں ہیں۔ مدینے میں دو جنتیں نہیں بلکہ سارا مدینہ ہی جنت ہے۔“

(10) شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں روضہ رسول پر حاضری دی۔ یہاں آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ

گئی۔ روضۂ اطہر پر زور و کر آپ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کی زیارت کے دوران جس وقت آپ روضہ اطہر سے کچھ دور کھڑے درود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہے تھے تو روضہ اطہر سے چند گز کے فاصلے پر روضہ مبارک کا خادم ہاتھوں میں سیاہ دستانے پہنے کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک دستار تھی۔ چند لمحے وہ شیخ احمد کو انتہائی توجہ سے دیکھتا رہا۔ پھر آپ کی طرف دستار بڑھاتے ہوئے بولا ''یہ دستار اپنے سر پر باندھ لو۔'' آپ نے فرمایا ''میں یہ کیسے پہن سکتا ہوں جب کہ میرے پیر و مرشد بابا اسحاق مغربی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔'' اس پر خادم نے جواب دیا ''بابا! یہ دستار آپ کو کالی کملی والے کی طرف سے عطا ہوئی ہے اور حکم ہوا ہے کہ آپ اسے اپنے سر پر باندھ لیں اور تبلیغ اسلام کا نیک کام شروع کر دیں۔'' یہ سن کر آپ دیوانگی اور عقیدت کے جذبے سے سرشار آگے بڑھے اور دستار مبارک کو بوسہ دیا اور جیسے ہی اس دستار مبارک کو سر پر رکھا تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے دنیا بھر کے علم کے خزانے ان کے دماغ میں سما گئے ہوں۔

(11) حضرت خواجہ اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کو قرب رسول اور دیدار مصطفیٰ کا بڑا اشتیاق تھا۔ ایک مرتبہ دیدار حبیب کا اشتیاق آپ پر اس قدر غالب آ گیا کہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا قصد فرما لیا۔ ادھر آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کیا دوسری طرف سرکار دو عالم ﷺ کو کسی غزوہ میں شرکت کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے باہر جانا پڑا۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میرے جانے کے بعد شاید کوئی مہمان آئے۔ اگر کوئی مہمان آئے اس کی خوب خاطر مدارت کرنا اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا اور میرے آنے تک اس کو روکنے کی کوشش کرنا لیکن اگر وہ نہ رکنا چاہے تو اس کو مجبور بھی نہ کرنا۔ یہ ارشادات فرما کر رسالت مآب ﷺ خود تو غزوہ میں شرکت کیلئے روانہ ہو گئے۔ لیکن بعد میں اویس قرنی مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ میں اس وقت موجود نہیں ہیں تو فوراً واپسی کا ارادہ کیا ان کو روکنے کی کوشش کی گئی مگر وہ نہ رکے اور نہ ہی کسی قسم کی خاطر کروائی۔

جب نبی کریم ﷺ واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو آتے ہی آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ "کیا کوئی مہمان آیا تھا؟" ام المومنین نے عرض کی "اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص یمن سے آیا تھا۔ اس کی شکل وصورت چرواہوں جیسی تھی۔ آپ کو نہ پاکر وہ ایک لمحہ بھی یہاں نہ ٹھہرا اور واپس چلا گیا۔ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "عائشہؓ پتہ ہے وہ کون تھا؟ عرض کی "حضور ﷺ میں بالکل نہیں جانتی" فرمایا "وہ اویس قرنیؒ تھا۔ جو میرے دیدار کیلئے یہاں آیا تھا اور دیدار کی حسرت دل میں ہی لے کر واپس چلا گیا اور وہ ٹھہر بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کی والدہ بوڑھی اور آنکھوں سے معذور ہے اور اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ شخص خدا اور اس کے رسول کا سچا چاہنے والا ہے۔ اویس قرنی میرا عاشق ہے اور خدا اس سے محبت کرتا ہے۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب حضور ﷺ کی زبان مبارک سے اویس قرنی کی تعریف سنی تو ان کو اویس کے مقام پر رشک آنے لگا۔

اویس قرنی جب تک زندہ رہے وہ حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجتے رہے اور دوسروں کو بھی درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ ایک روز سرکار دوعالم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔ "عرب میں دو قبیلے مفر اور ربعہ تھے۔ ان کی بھیڑوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کا شمار کرنا مشکل تھا اور میری امت میں اویس قرنی وہ مرد بزرگ ہے جس کی شفاعت سے مذکورہ لاتعداد بھیڑوں کے بالوں کے برابر لوگ بخشے جائیں گے۔"

(12) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر صحابہ کرام کی طرح حضور اکرم ﷺ سے بڑی عقیدت ومحبت تھی۔ آپ جب کبھی حضور ﷺ کی قبر مبارک کے پاس سے گزرتے تو روتے روتے داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ آپ نے جس ہاتھ سے حضور اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کی تھی اس ہاتھ کو عمر بھر ناپاک نہ ہونے دیا۔ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا تو آپ نے ملک شام سے ایک ہزار اونٹ غلہ اور گندم سے بھرے ہوئے منگوائے اور مدینہ منورہ کے غریبوں میں فی سبیل اللہ تقسیم کر دیے۔

(13) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔ آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سلوائے تھے اور اس ٹوپی کو پہن کر آپ میدان جنگ میں جایا کرتے تھے۔ جنگ یرموک میں یہ ٹوپی گم ہو گئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بہت پریشان ہوئے اور اس ٹوپی کو بڑا تلاش کیا آخر کار بڑی تلاش و جستجو کے بعد یہ ٹوپی مل گئی۔

(14) حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر حضور اکرم ﷺ کی محبت کا اس قدر غلبہ تھا کہ ایک دن جب کہ آپ کے حجرے میں درویشوں اور فقیروں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا کہ "میں اللہ تعالیٰ کو اس لیے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد ﷺ کا رب ہے۔" 27 رمضان المبارک 1010 ہجری سوموار کے دن آپ نماز ظہر کے بعد مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ نے خود کو ایک خلعتِ نورانی میں لپٹے ہوئے پایا۔ اسی اثناء میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے حضرت مجدد الف ثانی کے سر پر دستار باندھی اور منصب قیومیت کی مبارک باد دی۔

(15) پیر جماعت علی شاہ لاثانی حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جب مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے تو ابھی شہر مدینہ منورہ بارہ کوس کے فاصلے پر تھا کہ آپ سواری سے اتر کر پا پیادہ ہو گئے۔ جوں جوں منزل مقصود قریب آ رہی تھی۔ منزل جاناں کا ادب ایسی ایسی ادائیں اپنا رہا تھا جو دوسروں کیلئے سبق آموز ضرور تھیں۔ مگر ان کے استعداد عمل سے بالاتر تھیں۔ آپ پرنم آنکھوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے مدینہ منورہ سے واپسی پر آپ نے جو لباس مدینہ منورہ کے قیام کے دوران زیب تن کیا تھا اسے آتے ہی اتار کر بطور تبرک رکھ لیا۔

(16) حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ عاشق رسول تھے۔ آپ داڑھی

منڈوانے والوں کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ایک دفعہ علامہ اقبال آپ کی خدمت حاضر ہوئے چونکہ علامہ اقبال نے عاشق رسول ہونے کے باوجود داڑھی منڈوائی ہوئی تھی اس لیے آپ نے داڑھی منڈوانے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ علامہ اقبال فوراً بولے "حضرت گناہوں سے تو بے شک نفرت کی جاتی ہے لیکن گنہگاروں سے نہیں۔" حضور اکرم ﷺ رحمتہ العالمین ہیں۔ آپ ﷺ بھی گنہگاروں سے نفرت نہیں فرماتے بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے "اچھے لوگ خدا کے ہیں اور برے لوگ میرے" میاں شیر محمد شرقپوری عاشق رسول تھے۔ علامہ اقبال کی زبان سے حضور ﷺ کا اسم گرامی سن کر بے تاب ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر علامہ اقبال کو سینے سے لگایا اور بہت دعائیں دیں۔

(قصے اللہ والوں کے صفحہ نمبر 154)

(17) مولانا محمد احتشام الحسن صاحب کاندھلوی "تجلیات مدینہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت مولانا محب الدین رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ لیکن اس پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود ہر سال پیادہ حج کرتے تھے اور پیدل جا کر مدینہ منورہ میں روضہ اطہر پر حاضری دیتے تھے۔ آخری سال بڑھاپے کی وجہ سے مدینہ منورہ پیدل سفر کر کے نہ جا سکے تو ایک رات خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "محب الدین! ہمیں ملنے کیلئے نہیں آؤ گے" میں نے عرض کیا "حضور! اب پیدل چلنے کی طاقت نہیں رہی۔ کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔" صبح کو اشراق سے فارغ ہو کر جب حرم سے نکلے تو ایک واقف کار ملا اور کہنے لگا کہ میرا مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہے میرا جی چاہتا ہے کہ آپ بھی ساتھ چلیں۔ سواری کا میں خود انتظام کروں گا۔ میں سمجھ گیا کہ سرکار نے کرایہ بھیج دیا ہے اسلئے اس آدمی کے ہمراہ مدینہ منورہ چلا گیا۔ مولانا احتشام الحسن لکھتے ہیں کہ ایک دن میں مسجد نبوی میں بیٹھا قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ تشریف لائے اور قرآن مجید مجھ سے لے کر الماری میں رکھ دیا اور فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت مکہ مکرمہ

میں کرتے ہیں یہاں درود شریف پڑھو'' میں نے کہا کونسا درود شریف پڑھوں؟ فرمایا حضور اقدس ﷺ کو یہ درود بہت پسند ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

(18) حضرت شیخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عراق کے قصبہ سہرورد میں اوائل رمضان المبارک 536 ہجری میں پیدا ہوئے اور یکم محرم الحرام 632 ہجری میں بغداد میں وصال فرمایا۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد گرامی کے فیض سے جو نعت کہی وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں بے حد مقبول ہوئی۔ خواب میں حضور اکرم ﷺ نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ'' جو نعت تم نے کہی ہے مجھے بھی سناؤ'' حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے دست بستہ عرض کیا کہ سرکار ابھی صرف تین مصرع مکمل ہوئے ہیں۔ چوتھا نہیں ہورہا۔ اگر وہ ہو جائے تو رباعی مکمل ہو جائے گی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تین مصرع ہی سنا دو۔ تب شیخ سعدیؒ نے عرض کیا۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

یہ تین مصرع سنانے کے بعد شیخ سعدیؒ خاموش ہو گئے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سعدیؒ آگے کیوں نہیں کہتے۔ '' صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ ''۔ (سبحان اللہ)

(دربار نبوی ﷺ صفحہ نمبر 119۔ سیرت النبی بعد از وصال النبی جلد سوم)

مندرجہ بالا نعتیہ اشعار کا اردو ترجمہ یہ ہے

'' پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے۔ آپ کے جمال نے اندھیرے کو روشن کر دیا۔ آپ ﷺ کے تمام خصائل نیک حسین اور پاکیزہ ہیں۔ درود بھیجو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر''۔

(19) حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ عاشق رسول تھے۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپ کو مرید کرنے کے بعد حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے اور حج کی ادائیگی کا حکم دیا۔ آپ بلا چون و چرا حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ آپ نے مسجد الحرام میں بڑی عبادت و ریاضت کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کھول کر دعائیں مانگیں۔ جب دل پر سکون ہوا تو آپ نے اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جمعہ کے روز آپ دہلی واپس تشریف لائے۔ تو اس وقت آپ کے مرشد حضرت محبوب الٰہیؒ آرام فرما رہے تھے۔ آپ نے دل میں خیال کیا کہ حضرت آرام فرما لیں لہٰذا بعد از نماز جمعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اس سے پہلے کسی کو نہیں ملوں گا۔ اس لیے آپ مسجد کے ایک کونے میں اپنے جسم کو مستوار کر کے بیٹھ گئے۔

چاشت کی نماز کے بعد حضرت محبوب الٰہیؒ اٹھے اور خادم مسجد سے کہا کہ ''مسجد میں شیخ عثمان آ چکے ہیں ان کو فوراً میرے پاس لاؤ''۔ خادم مسجد نے ساری مسجد تلاش کی سوائے ایک پردہ پوش کے ساری مسجد خالی تھی۔ آخر وہ ان کے پاس گئے اور کہا ''اے چادر میں چھپے ہوئے شخص! تو یقیناً شیخ عثمان ہے کیونکہ حضرت محبوب الٰہی نے کبھی غلط نہیں فرمایا۔ اسلئے آپ فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔'' یہ سن کر شیخ عثمان فوراً اٹھے اور پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''عثمان تم نے اپنے آپ کو ہم سے کیوں چھپا لیا؟'' شیخ عثمان نے معجوب تبسم سے عرض کیا ''یا حضرت! میں آپ کو اچانک مل کر حیران کر دینا چاہتا تھا۔'' آپ مسکرا دیئے اور خانہ کعبہ کی زیارت اور عبادت و ریاضت کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا کہ ''مدینہ منورہ بھی گئے تھے یا کہ نہیں؟'' شیخ عثمان نے نفی میں جواب دیا۔ آپ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ''حج کے بعد مدینہ منورہ جانا ایک طفیلی عمل ہے اور ایسے عمل سے عشق کی توہین ہوتی ہے۔ عشق کا جذبہ اس بات کا متقاضی ہے کہ حج کے بغیر

مدینہ منورہ جا کر آقا کے در پر حاضری دی جائے'' اس کے بعد آپ نے شیخ عثمان کو فرمایا'' تم آج ہی مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہو جاؤ اور سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضری دو اور آقا ﷺ کو میرا اسلام بھی عرض کرنا'' شیخ عثمان نے فوراً مدینہ منورہ کا مقدس سفر شروع کر دیا اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے راستے کی تکالیف پریشانیوں اور مشکلات کی پروا کئے بغیر آپ اپنی منزل کی طرف گامزن رہے۔ آپ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد جب نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے روضہ اطہر پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے مرشد حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر موجود ہیں۔ ان کو دیکھ کر شیخ عثمان نے کہا'' پیر ومرشد گواہ رہنا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے درِ اقدس پر طفیلی حاضری نہیں دی بلکہ میں خصوصی اہتمام کے ساتھ مدینہ منورہ حاضر ہوا ہوں۔''

شیخ عثمان کئی ماہ تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر پر درود وسلام کثرت سے پڑھتے رہے۔ جب دہلی واپس جانے لگے تو دل بے قرار ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ مگر بادل ناخواستہ واپس ہوئے اور سیدھے دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ علیہ اللہ کی خدمت حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ میں آقا ﷺ کے درِ اقدس پر گزرے ہوئے ایام کا تذکرہ کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے کہ آقا ﷺ کے درِ اقدس سے واپس آنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ طبیعت اسی وجہ سے نہایت آزردہ اور بے قرار ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے حضور اکرم ﷺ کی محبت سے سرشار اپنے روتے ہوئے مرید کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور آپ کو حسام الدین کا لقب عطا فرمایا۔

نعت شریف

میرے قلب و نظر میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ یوں مچل جائے
تصور میں مدینہ ہو بدن سے جان نکل جائے

کرم کی وہ نظر ڈالیں تو میں قسمت پر اتراؤں
کہ مجھ سا کھوٹا سکہ بھی سرِ بازار چل جائے

درود پاک کو جو حرزِ جاں کر لے عقیدت سے
یقیناً ہر کوئی گرنے سے پہلے ہی سنبھل جائے

مزہ جب ہے سفر زائر کا ہو یوں جانب طیبہ
ہتھیلی پر لئے جان و جگر وہ سر کے بل جائے

مری فردِ عمل گر وہ چھپا لیں کالی کملی میں
سیاہی میرے عصیاں کی اجالے میں بدل جائے

توجہ رحمتِ عالم ﷺ کی جس جانب بھی ہو جائے
اگر وہ سنگ دل ہو موم کی صورت پگھل جائے

بسے ہوں گے خیالوں میں مرے جو شافعِ محشر
نہیں ممکن کہ پل صراط سے پاؤں تائب کا پھسل جائے

(عبدالغنی تائب)

ART THINKERS 051-517975